

سلسلہ تصوف نمبر ۹

ترجمہ منظوم زبان پنجابی

کتاب کبریا

جس میں

حالاتِ تدکی، مقالاتِ ارشادات، ملفوظات، کرامات مع حالاتِ مُردان باخلاص و خفا کے مدار
مع اسمائے اولاد پاک حضرت قدوة السالکین بیدۃ العارفين عاشقِ جلالِ قادریہ یا مک سلسلہ عالیہ نیشاپوریہ
حضرت خواجہ عالی مقام حضورِ نورِ حاجی محمد حمزہ علیہ لقب حضرت حاجی نوشہ نور اللہ مرقدہ

مصنف

مقبول درگاہ رب العالی و صاحبِ احوال شریف حضرت مولانا شاہ محمد اشرف قادری نیشاپوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

جسے

جناب حضرت مولانا مولوی محمد حمید اللہ صاحبِ خفی نقشبندی قادری مصنفِ اکرامِ مصطفیٰ فی تفسیر سورہ و الصفا
و خطباتِ ہمامی نے نہایت موثر پیرایہ میں نظم فارسی سے پنجابی میں منظوم کیا

اور

ہم فضل الدین چغتای الدین تاج الدین گلے کی تاجران کتب قومی

منزل نقشبندیہ

بازار کشمیری

کوٹلی کے زریں

لاہور

نے بھر زر کثیر ترجمہ کے تمام حقوق ترجمہ کے ضابطہ خرید کر

نوائے کشور سنہ ۱۳۱۷ ہجری میں لاہور میں چھپوایا

او عبد اللہ چلدی واری بن عبد اللہ پورا تو

دم دم کرتوں ذکر الہی نعمت لامتناہی

التماس مصنف

لوں لوں تھیں نت حمد الہی نعمت رسول حضوری
ہے اک عجب کتاب نیاری عبد غریب بنائی
وسیلہ نام تجات بذكر الموت حیات پیار
غزلاں عجب بیان انوکھا مار چمک زالی
جس دم فضلوں فضلان والا کرم کمال کھاسی

یو سلاموں سن لو بھایو عرض غریب فر
جسوچہ موت حیاتی ذکروں پسند نصیحت
ذکر بیانون نور ایمانوں حمت ٹھاٹھ
واہ وا خدمت بھایاں رکھی ذکر نصیحت
چھاپے تھیں پابستی بھایاں آن جمال دکھا

غزل تاریخ از فقیر محمد عمر تخلص محمد کاتب بڈ ساکن اجٹکے

حق ایہ گلزار توحید کھڑیا خوش سنتی سد بہار ہو گئی	۸
ذکر خالی بیان توحید پائی عقلمت دنوں پسند مزیدار ہو گئی	۷۰۰
حرف حرف لو لو مر جان وحدت خلق مخلصی دی خریدار ہو گئی	۸
یاد مولیٰ دی لے ایمان سودا جنہوں وحدت بازار دی سہار ہو گئی	۱۰
خوش مصرع رنگین محمد اکھوسن بحیری تاریخ درکار ہو گئی	۶۰۰
واہ وا وحدت الہی نال سن نبوی اک چھپ گلزار بہار ہو گئی	۶

۳۳ سنہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

تصوف کی سرپرستی بنظرِ قائل دید کتابوں کا اجواب سلسلہ

دیوانِ باہو

یہ دیوان حضرت سلطان باہو قدس سرہ - نہایت محنت سے ہم پہنچا کر صحیح اور خوش قلم طبع کیا گیا ہے۔ حضرت سلطان صاحب نے ان غزلیات میں جس زور و شور سے مسائلِ تصوف کا ذکر فرمایا ہے۔ وہ احواط تحریر سے باہر ہے۔ توجید و معرفت کے سابق مصوفیوں کا ایمان - قوالوں کی جان - غرضیکہ ہر ایک غزل نورِ عرفان سے ملبوس ہے۔ قیمت .. - - - ۱۲

عقل بیدار

یہ کتاب حضرت سلطان العارفین باہو کی اعلیٰ تصنیفات میں سے ہے حضرت نے ہم مسائلِ تصوف کے علاوہ اسماء الحسنیٰ اور اسماء النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل اور مفصل شرح فرمائی ہے۔ جو طالبِ رازِ خدا کے لئے خضر کا کام دیتی ہے۔ قابل دید ہے۔ قیمت .. - - - ۱۴

رسالہ رُوحی

یہ کتاب بھی حضرت سلطان باہو کی تصنیف میں سے ہے اس مختصر رسالہ میں حضرت نے روحانی بحث فرمائی ہے قیمت .. - - - ۱۳

قصیدہ بردہ ترجمہ اردو و پنجابی

اس کتاب میں قصیدہ بردہ کا نہایت مؤثر طریق سے منظوم پنجابی ترجمہ کیا گیا ہے۔ قیمت .. - - - ۱۳

مجموعہ گرانمایہ مشنویات

اس مجموعہ میں چار وکٹ مشنویات بزبان فارسی درج ہیں۔ اور ان کے کمال مصنفین و مؤلفین کا تذکرہ اردو زبان میں ہے :-
 (۱) لب لباب مشنوی شریف از حضرت خواجہ محمود ریش نقشبندی (۲) مشنوی شریف حضرت خواجہ باقی باللہ نقشبندی رح
 (۳) مشنوی سعد فیض از حضرت شاہ محمد حسن اشرف قادری (۴) مشنوی غریب از حضرت شاہ غلام احمد قادری رحمۃ اللہ علیہم
 اجمعین قیمت باختلاف کاغذ و روپے آٹھ آنے (۵) عیار .. - - - ۱۳

اردو ترجمہ کتاب کے صاوال العباد

یہ کتاب علم تصوف میں بنظیر ہے جو حضرت نجم الدین رازی کی تصنیف سے ہے مسائل تصوف کو نہایت عمدہ طریقہ سے بیان فرما کر طالبانِ مولیٰ کے لئے احسانِ عظیم فرمایا ہے۔ قیمت .. - - - ۱۳

دلیل العارفین اردو

ملفوظات حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ مرتبہ حضرت خواجہ معین الدین اجسیری قیمت .. - - - ۱۴

سوانح عمری منصوص ابن صلاح علیہ الرحمہ

اس کتاب میں حضرت حسین ابن منصور کے حالات اور آپ کے سولی جئے جانے کے واقعات درد آئیز الفاظ میں لکھے ہیں قیمت ۲

سرگذشت بوعلی سینا

یعنی شیخ الرئیس حکیم بوعلی سینا کی زندگی کے علم حالات مع فہرست آرزو کی تمام تصنیفات کے درج ہے قیمت .. - - - ۱۴

ترجمہ خیالی کلمہ الکریم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
نَحْمَدُكَ وَنُصَلِّيْ عَلٰی رَسُوْلِكَ الْكَرِیْمِ

ہر جامد نول روزی اس می واہ و اجرت باری
حمد خدا تر نامہ چیزاں دیکھو نال صفا یاں
حامل عرش مقدرس ہر دم ایہو کرن آوازہ
حشر شہد ایمان بلا شک خالص حمد سچچانی
کامل مرواں حمد خداوں عزت تون سوانی
محبوبان سے ناز کرشمے پاروں حمد الہی
گاون گیت محاد والے پاؤں راحت ساری
سبح الرعد بحمده و ابردم ورد کم اون
سبح قند سورت صف چہ و صنف پچچان شہاں
میرے ورگے حمد الہوں پے حبیب سداون
ہر جامد سے منہ خوشبوئی بیشک حمد آئی
بروا کرنے ذکر محاد کر کے لطف اٹھایا
حمدوں دولت حمدوں ثروت برکت حمد ضرری
صقل زنگار قلوب محاد آسے خوب صفائی
سینے و چوں کنسہ سپاہی استیصال کرائی
جگت منور ہو یا حمدوں حامد سے نہ خالی
جو حق دار انعام تیریے انہاں جو فرمائی

چشمے نقیب عنفسان فوارہ حمد الہی جاری
حمد مقدمہ کتب الہامی جو نبیاں پر آیاں
شہر فتح و احمد الہی جانوں سے دروازہ
بھی عرفان صحیفے دانشیرازہ حمد ربانی
دل عارف کے ہر دم لذت حمد الہوں پائی
عاشق لوکاں حمد ربانیوں باری دولت پائی
حامل عرش عظیم الہی نال آواز پیاری
رعہ سمیت موکل باراں حمد حضور الاون
ہر شے ہر دم حمد الہی و چہ زمین آسمانان
نات تر بکل کر فانی حمدوں راحت پاؤں
ہر شکل دی کنجی ہوئی حمد حضور الہی
ہر و اصف نے نشان نیارا حمد الہوں پایا
حمدوں لذت حمدوں راحت حمدوں عزت پوری
حمد کنوں ہر جامد و اصف منزل اچھی پائی +
ہوئے دوزناری کی لدی پاروں حمد الہی
دل اندر روشنائی حمدوں مشعل وحدت پائی
سے کولوں حمد خدا یا کر منظور او تائی

حمد رسول الی اللہ جو خود لایق تیرے
 حمد و لیاں والی بیٹھوں کر منظور الہی
 حصے و چہ خدا یا میرے حمد او ہو فرمائیں
 ہمت بخش ذہانت عالی برکت حمد حضور
 ہے تو فیق خدا یا مینوں فضل کرم دی یاری
 مفلس عاجز بندہ تیرا نام حبیب رکھا ہے
 حمد خدا جس خلقت ساری موجودات و دو عالم
 حمد کریم کریموں والی اصل کریم آہلی
 حمد مکمل منعم والی منعم حق ادا مائی
 حمد غفاری بخشہ ناری موجب رحمت باری
 حمد محمد عزیزی والی نالے حمد حبیبان

او ہو حمد قبول خدا یا بیٹھوں شام سویرے
 غوثان قطبان ہی تحمیدوں و حصہ میں کائی
 جو منظور ہوئے و تیرے گوہر لایق تائیں
 تائیں کنز الرحمت والا ترجمہ لکھاں ضروری
 ایس رسالے دا دیا چہ تا ہو حمد غفاری
 شامل فضل ہوئے تا قدرے حمد سبحانیاں
 حمد اللہ جو لایق اُسے ہوئے پوری سالم
 حمد رحیم رحیموں والی ذات رحیم اس آئی
 ہر اک اُسے ہی نعمت پاوے خالی رہیا نہ کائی
 حمد عزیز تمیز دہا ہے نالے شان نیاری
 کر منظور قبول خدا یا طرفوں اسان غریبان

نعت رسول عربی امی نبی ہاشمی تہامی صلی اللہ علیہ وسلم

صفت مبارک نعت محمد شان جہد لولا کی
 کنگرہ عرش عظیم نبی دی کردا جبہ سائی
 جس لبیک خلوصوں کہیا ملدی اوس رہائی
 پیراں تے سر رکھن والے دل دی سیل گوائی
 جو جھکلیا دربار محمد اچی منزل پائی
 جو انکاری نبی غفاری عقل گوائی ساری
 پاک نبی دے منکر تائیں کتے نہ ملدی ڈھوئی
 دست دار محمد عربی جنت دی سرداری
 جو محبوب محمد سندا اوہ محبوب آہلی
 جو مقہور نبی دے دردا اوہ مقہور آہلی
 جو مشغول بذکر محمد اوہ خود یاد آہلی
 تابع دار محمد عربی جو منگے سو پاوے

نور جہد مسجود ملائک واہ وار تہہ خاکی
 قیصر کسری پیریں ڈکا حاضر کردے شاہی
 دھون بلند اٹھاون والے اٹھی مندی کھائی
 دعویٰ کرے غلامی جہیرا آخر پاوے شاہی
 جو ڈگا در پاک محمد نعمت اُس نے پائی
 اوہ دوزخ دا بالن ہو یا عقل جہناندی ماری
 پاک نبی دے تابع داراں رحمت ربدی ہوئی
 دشمن پاک محمد عربی مویاناں خواری
 جس مردود محمد کیتا اُس نے ذلت پائی
 جو مقبول نبی دے گھر و اعزبت اوس دوہائی
 جو غافل از ذکر محمد اس رسوائی پائی
 نافرمان محمد عربی در در دھکے کھاوے

ہر شان محمد عربی عالی درجے پاوے
 حکم الہوں پیرے آجبرائیل حنوری
 چاہے براق لیجاے قضیٰ اتھ امام بنایا
 آکو گام براق محمد قدم فلک جا دھروا
 جو ڈٹھا اوہ ڈٹھا سوہنے قدم اگا ہاں دھروا
 پنجویں چھویں ستویں اوپر قدم مبارک دھروا
 لنگھ گیا سب پرے نوری سدرہ رہی کچھ پڑی
 رفق آیا اسدے اوپر قدم رسول رکھا یا
 رہیا اکلا عربی اُمّی قدم اگا ہاں دھروا
 بلا تلفظ صوت حروف اداں غیب ندائیں
 اک آوازوں اتنا پیڑا سرور اگے جاوے
 ایسے وانگ ندائیں آون طرفوں ذات الہی
 غرض گیا خود کولوں گذریا گذر ہو یا سرکے
 لامکان اندر جا سرور صفایا خلوص چھپایا
 راز اسراروں واقف ہو کے مڑ واپس گھر آیا
 اولوئی دیاں گھلیاں وچوں سیر کناں مڑ آیا
 جنت دوزخ دے دروازے مڑ محمد لائی
 اول پاک محمد کولوں بلدا ہے پروا نہ
 تابع ناجی طالع ناری پاک نبی سرور دا
 واہ و اشان محمد عربی رحمت رب جہاناں
 نال خلوص نیاز ولی میں صفت رسول سنائی
 پاک محمد پاک محمد پاک محمد یاری
 احمد مرسل ختم نبیاں صفت رسول ایہائی
 بعد خدا خود رتبہ اسدا صلی گل سنائی
 تنہا وحدت و بیچ گذاری جس نے عمراں ساری

منکر شان محمد عربی پرے پرے جاوے
 اٹھ محمد رب بلاوے تینوں اج ضروری
 موتم بنے تمام پیغمبر مزہ امامت آیا
 خبر ہوئی دربان اول لول کُنڈا کھولے وردا
 دو جے تیجے چوتھے جاوے اللہ حامی بھروا
 کرسی لوح محفوظ محمد عرش عظیم گذروا
 جبرائیل براق دوہاں نے اوتھے ہمت پاری
 آخر اوہ بھی تھاک کھلو یا ہر چند زور لگایا
 آخر اس دروازہ پایا خاص خداے گھروا
 آجا آجا آجا سرور طرف اسڈے آئیں
 جتنا ہن تاک فرشتوں تر کے پینڈ انبی مکاؤ
 نہ معین گنتی جہناں حد حساب نہ کاٹی
 یار ملے محبوب ملے خود مولائے درباے
 مولاناں کرینڈا گلاں سُنیاں اتے سُنایاں
 ماہ نطق مازاغ بصر و عالی رتبہ پایا
 ما اوحی دے کوچے وچوں فیض تکلم پایا
 باسجہ اجازت احمد عربی جاوے اتھ نہ کالی
 ہر کوئی جنت دوزخ طرفے ہوئے پھیروانہ
 معطی اللہ قاسم احمد لیکھا ہے ہر ہر دا
 کل دربان فرشتے نوری دیکھو شان شہانا
 شافع روز حشر تا ہووے پاک رسول الہی
 صلی اللہ علیہ وسلم کرسی مدو گاری
 صلی اللہ علیہ وسلم گل حبیب سنائی
 صلی اللہ علیہ وسلم و اصف آپ الہی
 وحدت کم نہ آوے تنہا بلکہ ذلت بھاری

سرور عالم دی درگاہوں ملی جدول راہداری
 منکر بنی موجد بھارا سی شیطان رزالی
 نہ توحید مجرود مسنون دوزخ کنوں بچا یا
 جے مروود ابلیس کدائیں وحدت نال ملاندا
 فضل خدا تھیں بخشیا جاندا آپے درجے پاندا
 پر سکی توحید مجرود گھر بر باد کر آیا
 من تطیع الرسول فقد اطاع اللہ اس مزو کو رسالی
 اکثر وڈے کافر قرشی ابو جہل دے بھائی
 اس انکار نبوت ولوں ملدی کتے نہ ڈھوئی
 نال توحید رسالت والا جد تک جڈا ناپیں
 نال محبت مولا جد تک حب محمد ناپیں
 نال اطاعت مولا جد تک حب محمد ناپیں
 تابعداری مولا والی جنت کھڑدی ناپیں
 تابعداری رب نبی دی جنت کھڑدی ناپیں
 جد تک حب مکمل ناپیں دل اند چونہ یاراں
 خاص محبت آل نبی دی جد تک کامل ناپیں
 باراں چار امام شریعت ظاہر باطن والے
 پیر جیلانی عبد القادر جد تک متئن ناپیں
 رضی اللہ تعالیٰ عنہم سخن اوہناں حق جاری
 راضی رب انہاں پر ہو یا اک تھیں پاک سوا
 تابعدار حبیب انہاندا ہر دم شام صبا صیں

ایسا شخص موجد مومن جنت دی سروری
 پر توحید گھرانہ اسدانا لے عزت گالی
 کم نہ آئی وحدت اسدے عزت بھرم گویا
 شان رسالت پاک نبی دا اوہ اقرار کراندا
 نال نبیاں جنت اندر اوہ دوسل ہو جاندا
 تیک قیامت لعنت دا حقدار سُنوں فرمایا
 صرف اطاعت اک خدا دی کم کسے نہ آئی
 آہے کل موجد ایمپر سنکر نبی آملی
 وحدت انہاں کم نہ آئی بلکہ ذلت ہوئی
 قسم خدا دی بخشش پلے نہ قیامت تائیں
 قسم خدا دی کوئی مومن جنت جاوے ناپیں
 پاک محمد عربی والی بخشیا جاوے ناپیں
 جد تک پاک محمد دے اتباعوں لذت ناپیں
 حب صحاباں آل مکرم والی جد تک ناپیں
 قسم خدا دی پوہشتاں نہ پاوون اک وارل
 قسم خدا دی پوہشتاں ہرگز پاوون ناپیں
 جد تک حب نہ ہووے سبھناں چٹے ہون گھالے
 قسم خدا دی پوہشتاں ہرگز سٹگھن ناپیں
 تیک قیامت مولا ولوں ہووے رحمت طاری
 خوش ولی سب تابعدارل رحمت رب گھلائے
 رضی اللہ تعالیٰ عنہم پلے سخن سدا میں

باعث تنظیم کتاب ہذا

فضل الدین محب پیارا تاجر کتب ربانی
 کنز الرحمۃ اک رسالہ بہت مبارک آیا

اک دن میں لاہور گیا مضمون بنا نعمانی
 بعد سلام علیک دو طرفی مینوں اس فرمایا

شاہ محمد اشرف اسنوں فارسی وچ بنا یا
 حضرت نوشہ والا اس نے واہ و احال سُنا یا
 نوشہ دی اولاد تاملی اس وچ حال لکھا یا
 صوفی عالم ایس کتابوں مطلب سارا پایا
 جیکر ایہہ پنجابی اندر ہووے نظم بنایا
 پس منظوم پنجابی اندر اسنوں کراک واری
 رکھ بھروسہ اللہ اوپر ہاں تدوں فرمائی
 بہت ادق خواص بھریا کنز الرحمۃ سائی
 پر اللہ آسان کیتا میں سارا نظم بنایا
 اپنی طرفوں اسدے اندر گل نہ کوئی پائی
 جو جو حال بزرگاں اندر کنز الرحمۃ آبا
 مثلاً بعض کرامت ایسی اندر اس لکھوائی
 یا کلمات خلاف شریعت بعضے اوہ فرماون
 پر جہ غور مناسب اندر اسدے کیتا جاوے
 سطحی تے کم عقلاں تائیں اسدی سمجھ نہ آوے
 نہ سمجھے کلمات اُنہاندے خرق عادات کیائی
 اسدراک علاج بتاواں فائدہ پاوون بھائی
 مرشد کمال عالم شرعی اول ڈھونڈھ کدائیں
 کہیں درست عقیدہ اپنا جیون حضرت دیار
 نہ گنجائش چون چرادی ہو مرشد دی کاسے
 کریں ریاضت محنت پوری جیوں مرشد فرماوے
 کھانا کھا حلال ہمیشہ ترک معاصی کرنا
 ایسے طرح گذاریں مدت جلدی نہ فرمانا
 تن تے روح سپرد کریں اس اپنا جان نہ کوئی
 ہر حرکت ہو تاج مرشد مرضی رب ایہائی

شان محمد حاجی اندر اسدے واہ و آبا
 کر تفصیل غریب مکمل سارا حال سُنا یا
 اسدے پیراں اتے مریدیاں دانڈ کور سُنا یا
 پر عامان لڑوں خبر نہ کوئی اس وچ کی کجھ آبا
 فائدہ عام ہو جاوے اسدواہ واسخن سُنا یا
 چھاپے وچ چھپاواں اسنوں ہو ورحمت باری
 پڑھ بسم اللہ قلم اٹھائی کیتی شروع لکھائی
 رمز اشاکے راز اسراروں تمیت ایس سوائی
 وچ زبان پنجابی اسدترجمہ خوب لکھایا
 پر اک مشکل اسدے اندر مینوں نظریں آئی
 بعض بیان خلاف شریعت ظاہر وچ سبایا
 شرح اجازت نہ اس دیوے منی جاوے بھائی
 شرعی بندہ منکر ہووے جدوں معارض پاوون
 نہیں خلاف شریعت کوئی عین مطابق آوے
 ولیموں دے احوال مدارج نہ کوئی عامی پاوے
 ظاہر مین ہو جاوون منکر دور کنوں دانائی
 اول نال خلوص محبت پھڑتوں مرشد کائی
 کمال دیکھ اتے بانہہ اپنی اسدہتھ پھڑائیں
 جو فرماوے مرشد تینوں مین لوں ہر واروں
 حکم خدا رسول چھپائی حکم اسدہر وارے
 نفس لیا وچ قابو اپنے فضل خدا فرماوے
 خوف اُمید اندر دل اپنے وانگ مریدیاں دھرنا
 مرشد دے فرمان حکم تھیں باہر قدم نہ پانا
 مال اولاد حوالے مرشد بھی ہر شے جو ہونی
 چوں چیرا نہ کرنی آئی دل وچ رکھ صفائی

مدت پچھوں پھر سب گلاں ہو جاوے آئینہ
دیکھ بھلاوچ ششوی حضرت مولوی جو فرماو
صحبت بد بد کرسی تینوں مولوی نے فرمایا
جاں بدن پر ڈنگ چلاوے جبکہ سب تپائیں
مار برے تھیں یار بر جودین ایمان لیجاوے
اک سو سال عبادت کولوں بھی بہتر فرمائی
تیر قضا و اچھا ہو یا سڑ واپس فرمرون
صحبت ولی کنوں اک ساعت جے ہو جاوے دور
مُشد باجھ نجات نہ ہووے خواہ عابد ہو کوئی
مُشد باجھ نہ جنت ملدی سچ حبیب سناو
جاں طریقت حکم شرع تھیں ہرگز باہرنا ہیں
فرق سمجھ داوچ انہا ندے سمجھن والا جانے
بس حبیب ایہی نہیں منزق نہیں پنچن والے

کنز اندر حالات جو لکھے کھولن تیرا سینہ
صحبت نیگاں مرواں تینوں آخر نیک بناو
صحبت یار برے دی بدتر مار کنوں بتلایا
دین ایمان او پر ڈنگ ملے یار بر ہر جاں
اک زمانہ صحبت ولیاں مولوی خود فرماوے
ولیاں پائی طاقت پوری طرفوں ذات الہی
لا یورد القضاء الا اللہ علو خود پیغمبر بتلاو
اصل اندر ادوہ دور خدا تھیں ہووے شخص ضروری
راہبر باجھ نہ رستہ ملدا خواہ زاہد ہو سوئی
دو رخ کنوں بچاوے راہبر راہ شرع بتلاو
شرع حقیقت راہ طریقت اکو چیس نہ بتائیں
بے سمجھاں لوں کتے نہ ٹھوئی جو نہ رمز بچھانے
شقی ازلی منکر رہن منہ جنہا ندے کالے

نوٹ

قومی کتب فروش پیارا دلبر دوست بھارا
کتب تصوف مشکل عربی فارسی وچ زبانے
ارو و اتے پنجابی اندر ترجمے اوہ کرو اوے
مسلماناں دی خاطر اس نے ایہ سوگن اٹھائی
صدہا کتب تصوف مشکل ترجمے اس کروائے
کل رسالے حضرت باہو ترجمہ کر چھپوائے
قدر دانی ہتھ مسلماناں دے خرچن مال پیارے
بھی تفسیر نعمانی میری چھپدی پاکے پاسے
ہور کتاباں دینی کئی اک خاص حبیب بنایا

فضل الدین محبت والا وچ تصوف تارا
عرب مصر تھیں اوہ منگوائے خرچے مال خزانے
دولت صرف کرے اوہ وافر چھاپے وچ چھپاوے
جدتاں جان جسے وچ مسدے ایہو کرے کمائی
خاطر مسلماناں دے اس نے چھاپے وچ چھپائے
ایسے طرح تمام کتاباں حد حساب نہ آئے
لین خرید کتاباں سیکھے پاوے لطف نیاں
جسٹوں لوڑ منگاوے سیکھیں پاوے لطف نیارے
جسٹوں لوڑ منگاوے بیشک خاطر نیک کماپ

طلب کرے فہرست کتاباں لکھ مکتوب گرامی
حق الامر ہوویگا ظاہر فائدہ ملے متسامی

پنجابی ترجمہ کتاب کفر الحتمہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مُحَمَّدًا وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ

حمد خدا جس رحمت والا خوان و چھپایا ہو یا
پہنچے سدا مقدر ہر اک بخت لکھا یا ہو یا

سلسلہ مناقب خاندان نوشاہی

غزل

اندر بجز ندامت و بیاں کلیاں عیب انساناں
شعلے اتے شراے دوزخ اک جدائی جاناں
درد تیرے کو دار و نحفی سوڈ بہ در ماناں
مست پیالے و حدت والے لہجے ہور میداناں

تیرے ابر کرم تھیں تازہ گل گلشن ایاناں
وصل بہار تیرے بختیں تازہ گلشن جنت والی
غیر اللہ تھیں دُوری تیرا قرب حضور می والا
عارف و اراہ روکن دو نوں کعبے تے ہتھانہ

اندر راہ وصال تیرے سامان نہ دو جا کوئی
با جھول رحمت اک سجن جو صاحب کل جہاناں

در بیان توحید خدا تعالیٰ

رحمت والا تاج پہنا اوہ بخشے سرفرازی
رحمت داور یا جدول اوہ اندر جوش لیاے
رحمت داور یا اجہیا انت حساب نہ آوے
زند شرابی لؤل اوہ بخشے بخشہ ہمار آہلی
رخ اسدے تھیں باغ بہشتی جاں کھل بہار
الانسان سوی والی جدول خطاب سنایا
مخفی لہجہ خوانہ کوئی کنت کنتوا والہ
آینما تو کو والی عینک راہ بنائیں
راہ تفکر تھیں اے اشرف نہ غافل ہو جائیں
اے ساتی دے آب مصفا یا قوتی رنگ بھریا
غفلت دور ہو و از سینہ چڑھکے سان صفائی

شروع کراں لے نام اوہ جس صفت غیب تواری
وجد ہووے تدعاصی لوکاں شور باند ہو جاوے
گھیر لیا رب ہر شے تائیں نام مجیہ رکھاے
ایسپر بکڑنہارا پکڑے زاہد شخص ریائی
جس پھل دی خوشبوئی اوپر عاشق خلقت مساری
ڈھونڈھندوں ہر آنابہرہ والا زم لطف اٹھایا
راہی و جھکت و جھکی کورا غیراں ہو مجھ کسالہ
پھر تہم و جدہ اللہ کو لوں ل آگاہ رکھائیں
کریں شناخت مصنوعاتوں اس صانع و تائیں
میل گناہ آئینے دل تھیں دور ہو جاوے اڑیا
غیض غضب تے کینہ جاوے رحمت نال آہلی

اظہار اشتیاق مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات

اے مولیٰ دل اجہیا ذوق تیرے تھیں بھریا
دل اوہ بخش جو غیریت دی گردن توڑ مروٹے
دل اوہ بخش جو غیراں لوں ہو جاوے سب خالی
یاوتیری بیچ شاد رہے جو دل اللہ بخشائیں
دل اوہ بخش جو اسدے اندر ہوون دروہناراں
دل اوہ بخش شراب تیری واپوئے شوق پیالہ
عشق تیرے تھیں جاگن والا دل اوہ بخش خدایا
اندر راہ وصال تیرے میں رکھاں قدم آہلی
جامہ خودی بدن واپاراں ننگ ناموس گواواں
بے ریائی وادروازہ دل تھیں کھولاں سارا

شوق تیرے واجام اچھلے مست ہو جاوے اڑیا
تیرے باجھوں غم اغیاراں والی گردن توڑے
کعبے تے بت خانے دلوں ملے بریت عالی
قید خودی تھیں ملے رہائی تاس دل دے تائیں
خاراں تھیں پر بخش خدایا رویت باغ بہاراں
غنچے دانگوں کھڑیا ہو یا ہستے جیوں گل لالہ
رات اتے دن عشقوں ہووے اوہ ہر شہار خدایا
دوہاں جہاناں دا غم جاوے سودا بے پرواہی
نقطہ مامنی وادل تھیں دھوکے صاف ہو جاوے
غیرت والا کورا کرکٹ دل تھیں ہو تیاں سارا

دے تو فنیق جو غفلت خانوں باہر قدم کھال
شام صبح ایہہ خواہش میری پیشہ ہو در بانی
بیجانے تھیں رحمت والے پیراں شام صبا
ہو مجھور اتے جا پہنچاں میں بغداد کدائیں

غم فوزخ امید بہشتاں دو نویں تھوک بہلاواں
اوپر روئے سرور عالم تار کھاں پیشانی
نام خدا دے بخش پیالہ ساتی میرے تائیں
یاد خدا دے خمخانہ تھیں دو ساغر بخشائیں

بیچ دربار محمد عربی نال خلوص صفائی

بعد محامد طلب شفاعت لازم کرنی آئی

غزل

خاص شفاعت دے دروازے توں کھولے ہر حالے
کراں گناہاں دا پھر شکوہ لوڑ شکایت تائیں
گر وغبار گناہاں والی باقی رہے نہ کوئی
تاب تو سین او ادنیٰ والی پائی رمز ضروری
مشکل حل ہو جائے ساری خوف ہانوں تائیں

بہت امید عنایت والی آنتیتھوں پیرب والے
ذات تیری جبر رحمت عالم کی پرواہ ہائیں
روز حشر توں سب و اشافی کل مسلم ہوئی
شب معراج نویدیاں آیاں حال قرب حضوری
رحمت تیری کرے حمایت اندر روز جزائیں

بیان محبت رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم

قد آسمان جھکے تعظیموں آگے لوز کمالوں
خط تقدیر آہا ایہہ پہلا واہ و احسن نگاری
مخفی رمزاں کرے ودیعت مزہ سخن دا آیا
باوصبا پھر اس تے وگدی حدت دی گلزاروں
پھر آگے اوہیں پیغمبر شوکت شان ووصایا
اسما عیل نبی لڑوں ملیا مسئلہ ایہہ منقولی
پچھوں حضرت آمنہ تائیں ملیا شرف نیارا
بانجھ رہی نہ عورت کوئی برکت نبی آہی
پس معراج مبارک ہو یا ایہہ جانے ہر کوئی

احمد نام محمد عربی مہم نکال وپسالوں
نام محمد عرش اوپر جد لکھیا قلم پیاری
ذاتی لوز قدیم آہی اندر اوس ٹکایا
لوز محمدی صلب آدم بیچ رکھے قدم پیاروں
آدم کو لوں لوز محمدی شیت نبی نے پایا
اسد سے بعد خلیل ربانے پایا لوز رسولی
پشت پشت لیا عبد اللہ اوہو لوز پیارا
جس شب لوز محمدی پایا حضرت آمنہ مائی
سال بونجہ عمر مبارک جدوں محمد ہوئی

۱۔ اصل شعر فارسی ہے۔ چو شد آں بر چارہ چارہ۔ دل شب بکچھ بریں برورہ۔ معراج اول میں دو دفعہ چارہ آہا ہے جسکے عدد پنجابی
ہوئے۔ معراج ثانی میں لفظ دل آیا ہے۔ دل کے عدد چونتیس ہیں۔ لہذا ۲۴ + ۲۴ = ۴۸ ہوئے۔ اور یہی سال معراج کا ہے۔ ناظم محمد حبیب اللہ عربی

دوری تے غیریت والا پردہ چاک ہو جاوے
جا مقام دنیافتدنی صفات خلوص چچایاں
پھر آیا پھر آیا سوہنا رحمت خوان و چچایا
آساتی ہن تیری واری باوہ سُرخ لیا میں
تاہیری وچ عیش بہاراں گزر جاوے زندگانی

لا مکان مقام حضوری قدم مبارک پاوے
اندرخانے اوحی زائے گلخان خاص کرایاں
فیض نبوت فیض سیاحت چنگے مندے پایا
بھردو جام محبت والے رتا آب پلا میں
یاراں نال بہاراں ہوں رحمت دی از رانی

دو جہاناں دی ڈیانی نعت محمد آئی

قاب قوسین او ادنی والی قربت اس نے پائی

حق حیات النبی محمد شافی روز حشر دا
سبحان الذی اسری بعبدہ جان خطاب کبروا
لا ظل قامت دو جہاناں والی پشت پناہی
دور حجاب نقاب کرو بھی سُرخ انور دکھلاؤ
نال جمال کمال تیرے کو اہستہ چشماں بستھے
چہرہ انور باہر لیا میں وچوں بر دمیسانی
طاقت تاب جدائی والی باقی رہی نہ مینوں
گندے عمل نہ دیکھ اساتے شفقت کرم کمال
جھنڈا ہتھ شفاعت والا جدوں خدا کپڑا سے
روز جزا دا غم نہ مینوں لے سرور سلطاناں
یوم یقر المرء والہ روز جزا جد آوے
آساتی ہے جام شرابوں جبارنگ گلانی
زہد ہورانے تن دا خرقتہ تا پاڑاں اکواری

خاص امام ہدایت والا دوست ربے گھر دا
فاوحی الی عبدہ ما اوحی محرم ربے گھر دا
روز حشر دے برکت سایہ دور ہووے رسوائی
خاص جہاں مبارک رحمت اتوں گھنگٹ چاؤ
ذکر تیرے بن ہو رکھے نون جاورد نہ بستھے
نال عنایت جھاتی پاد کھلا انور پیشانی
زرگس دانگ وچ چشماں تگن میریاں ہر دم تینوں
نال محبت رحمت دیکھو میرے ہر احوالوں
میں بدکار تیری درکاہوں نہ محروم رہ جاوے
تیرے ورگا سید را بہر ہو محبوب رباتاں
بے شک تیری بخشش رحمت مینوں بھی بخشاؤ
پرینغاں دے مسخا نے تھیں ہووے دور خرابی
تا دیکھاں رخ پر تہانوں زنداندی سرداری

مع اے تعریف کراں صحابندی ہن واری

حیدر ذوالنورین عمر تے ابو بکر سرداری

غزل

گل ریکان سرور تے لالہ سرور دی گلزارے

ابوبکر عثمان عمر بھی علی بھسا در چارے

اوپر فلک ولایت روشن ایٹو نیر ما بھاسے
چار دیواراں چار خلیفے واہ و اشان نیا سے
نور ایمان اسلام شریعت ہوئے خوب نثار کے
وودود وہی تے مسکر روغن چارے یار پیارے
دامن جریب گریباں مٹن صدف کے چارے
ابوبکر فاروق علی عثمان غنی ایسہ چارے

ہر درختاں ماہ منور مشتری نیر چارے
راج انزل دے دینی گھرنوں جد تعمیر کرایا
مسجد تے محراب ہوئے بھی منبر دیوار چارے
بلغ اندر عرفانی پتہ بڑھ پھل شاخاں چارے
سُرمہ چشم یقین اوہ سٹھکے رامبر کمال بھاسے
صدق یقین نذا چو ہاں تھیں کرو حلیب پیارے

مناقب چار باریکباری اللہ عنہم

ابوبکر عثمان علی فاروق رضاقبجولی
شہر علم پیغمبر عربی دیکھ حدیث پیارے
اک دو جے تھیں جدا نہ ہوون شکر شیر پیارے
شک شبہ نہ مچ چو ہاندے منزل اچی پائی
پہنچ گئے ازراہ فضل دے بام اوپر عرفانی
حکم خدا تھیں نال صلاح لوکاں آپ نثار کے
ذرا برابر ظلم کسے پرا یہ نہاں نہ سرمایا
آل اولاد تماں شامل روز قیامت تائیں
دل اوپر روزہ فرحت دیوے کھول کدائیں
حق انہاں تظہیر اتے ازواج رسول بانی

خفی جلی اسراروں واقف چارے یار رسولی
دروازہ تھم سقف اتے دیوار برابر چارے
پانی اگ ہواتے مٹی غصہ ہوئے چارے
بدن جدا پر جان چو ہاندی اکورب بنائی
قدم انہاں ناپختہ آہا اوپر راہ خفستانی
حرص خلافت نہ اوہ کرے چارے یار پیارے
شرع شریفوں باہر جہاں ہرگز قدم نہ پایا
پاک درود خداوی طرفوں لوپر روح انہاں
وہرت دے خم وچوں ساتی بھر کے جام پائیں
آل نبی اولاد علی دی حسب ایمان نشانی

پیر جہانی قطب بانی غوث و دایزدانی

صفت ثنائیں مدح و پریش حق اندر گیلانی

جو کتا در جہانی دا اوہ محبوب آہلی
سلسلے قادری اندر دال جو کوئی ہو جاوے
نظر کرم وی را کو جھاتی چوروں قطب بناوے
بیٹھ بیٹھ لے سر شاہاں دے کروا پیر جہانی
بھگت عیسق خرق جو ہوئی واہ تیری اولیائی

کل دنیا دے شیراں اوپر اوس فضیلت پائی
تاج اوپر اسکندر رومی نخر بجا رکھاوے
نال محبت مس عیباں واکندن زر فرماوے
تبع غضب ہی جدول نیالوں کچھ پیر گیلانی
شفقت کرے زن بیوہ پڑوئی چنچ کدھانی

دین دوبارہ زندہ ہو یا برکت سپر جہانی
اسے دردی خاکوں عالم وافر فیض اٹھائے
لہندے چڑھدے تیک برابر لوک ارادت والے
قدم مبارک ولیاں دے سر سپر جہانی دھروا
جو کوئی خواہش ایماں رکھے اس فرض ضرور پائی
کنوں فسلاڑے جیکر خوف کھیں توں بھائی
اے ساتی محبوب آہلی والا جام لیا میں
اس دنیا دے غم خاتمے تھیں بخشے اسان لائی

نام محی الدین مبارک ایسے خاطر جہانی
حضرت خضر کرے جاروی فیض دلی تھیں پاو
سلسلے قادری وچ پڑتے نیک نصیبانوالے
خاک پیراندی شرمہ کرے فضل خدا اکبر وا
بنے غلام سگ گاہی نال خلوص صفائی
پشت پناہ کر غوث اعظم نوں غم ہونے نہ کائی
غم ماسبق بھلاون والی سرخ شراب پلا میں
لوپرزخم جرات والے ہو مرہم موسیائی

غزل

برج عرفانوں سوچ قادری اندھا پاک چڑھایا
پیر جہانی والی خمروں جس اک جام چڑھایا
اوپر آب حیات خضر نوں دسو فخر کیائی
حق اندر محبوب ربانی شرب معراج آہلی
جھنڈا پیر جہانی محشر دیکھے جدوں لو کائی
اندر علم سلوک تصوف جو چودہ خالوا دے

دوہاں جہانوں می روشنائی قادری چتد بنایا
اسدے ہر اک وال اتا الحق سوواری فرمایا
چشمے وچوں پیر جہانی جسے اک قطرہ پایا
کرے خطاب جو عبد القادر اسان حبیب بنایا
آکھے خاک نہ ہونے اسدی جتے ربد اسایا
وانگوں حضرت عبد القادر رتبہ کسے نہ پایا

عرض حال مولف جناب غوث الاعظم رضی اللہ عنہ

خستہ حال اساڈا دیکھو آکے سپر جہانی
رب بنی دے بعد تساوی مینوں پشت پناہی
نہ ہر ای نہ کوئی راہبر رستہ دستن ہارا
میں مسکن بغداد تیرے تھیں تن من ساراواراں
دوہاں جہانوں اندر ہارس مینوں تیری ہوئی
دل تے بیان فلانی تیرے دور ازنا فرمائی
خواہ میں لائق نارو لیکن لطف تیریدی یاری

نظر کرم الطاف عنایت کر حضرت ارزانی
زہد ریاضت شان عبادت میرے وچ نہ کائی
ایسر لطف کرم واپسیر میں پر کریں نظارا
لطف کلام تیرے تھیں زندہ دل میرا صدورانا
تابع ناجی منگرناری تیرے سہاے ہر کوئی
راہ خدا دکھلا اتنے کر ہر مشکل آسانی
میں گناہ حلقہ خدمت گروں عمر ان ساری

اپنے درد اسائل عاجز شاہنشاہ بناؤ
عشق نشان بتاؤے جہیز اور وہوے یکسارا
اشرف و اہم تھہ دوہیں جہانیں محکم پھڑا کواری
جو در کھول دیوے عرفانی دل میسے دے تائیں
عارف ذات خدا فرماوے ساتی دیکھ پیاروں

شفقت نظر کرم تھیں جبکہ میں دل جھاتی پاؤ
کر و عطا دل دردا کراموں جدا نہ ہو و نہارا
لوکاں ورگا درد نہ ہووے میں کتا و رباری
صفت حیاتی والا پانی ساتی بخش اسائیں
دور کرے بیماری دل ہی لطف کرم دے پاروں

وجہ تالیف رسالہ ہذا و پتہ مسکن مؤلف

چھوٹی عمر میں اشرف سدن اللہ شرم کھائیں
محنت ریح مشقت کوئی مینوں نظر نہ آوے
نہ کوئی غم و دنیا والا ہر نادان سیانے
ہر اک پاسے دینی جھنڈے گڈے رب غفاری
ثبیت دل و اگر دکلاموں کرد اصناف آہلی
مثلاً اک غلام محمد تابع غوث پیار سے
کافراں کو لوں جام شہادت آخر نوش کرے
نام غلام محمد مینوں بہت پیسا رسائی
طوطی وار شستہ باہم اک تھیں اک سوائی
باو خزاں ویران کرے جو ہوں جدا ضروری
نوشہ لزل میں مرشد پھڑیا فینش جدا چہیرے
ایہر دوہاں جہاناں اندر نوشہ کرسی یاری
عزم محکم میرا ہویا اک کتاب بسنا و اس
داسن پھڑیا نوشہ والا ہوئی بخت رسائی
نام مبارک نوشہ اوپر میں قربان کرائیں
بے امید نہ جرتے کو لوں میں ہاں عبدلہادی
تا محبوب اپنے واپرہ دیکھے منت سوالی

نام عزیز الدین بلاون اشرف میرے تائیں
میرا وطن مبارک پنجر ملک پنجاب سدائے
چائے طرف بہار گلاں ہی تحفی بھرے خزانے
مثل گلاں دل کھڑیا لوکاں حاصل نعمت ساری
جدوں مؤذن بانگ صبح دی وقت فجر فرمائی
بھرے خزانے علم ہر قسموں عالم کامل بھاسے
عبدالقادر و اشیدائی ہر دم پیر و صیاوے
بخشنے اللہ اسدے تائیں محشر وچ رہائی
غرض اندر ہر کوچے پنجر و لبر نیک ادائی
غنجے وانگوں اوہ لب بستہ جیوں خشنے بگوری
صرصر باو جھاتی ہر طرف فتنہ یار نکھڑے
زہد ریاضت تقویٰ دلوں گوئیں ہویا عاری
مدت تھیں یہ نہ خواہش میری صفت شناساؤں
سخن بیوہ لکھاں نہ کوئی ایسے وچ بھائیانی
اے مولائیں ایسے سستے آخر وقت اٹھائیں
راہ سدے تھیں نہ نہ پھیریں میرا بار الہی
رحمت والا آب مصفا ساتی بخش پیالی

۱۔ موعظ پنجر مغل گوجرانہ میں ہے۔ جہاں سے ہر جاری ہوئی ہے۔

دل دا دیوار روشن ہووے فضل کریم دے دیوار
ملے جیاتی رحمت رب تھیں بھی مرضات الہی

شجرہ طیبہ حضرت نوشاہ حاجی قدس اللہ سرہ

غزل

نام ضیاء اللہ دے نوروں جھڑیا رنگ گناہوں
اسم ضیاء اللہ دی برکت پر میرا جو سائی
رحمت والے جھڑیاں لایاں کھلے راز معانی
شاہ سلیمان ولیاں اندر عرفانی لاشانی
حضرت سید نام مبارک سرور وہیں جماتی
سید شمس الدین پیارا دیوار نور عرفانوں
سید علی سی جد نہا ندا باطن نور صفائی
بھی سید سعود ہدایت والی شمع جسمانی
برکت نام مبارک اسدے بندی مرضی کائی
صوفی الدین گناہاں والے رنگ اتارے جاناں
سید عبدوہاب مبارک رنگیا رنگ ربانی
سردقتر ابرار ولیاں کامل فرو حقانی
ابوالحسن ولایت والی اچی منزل پائی
محرّم راز اسرار ربانی ابوالفضل بچھانی
پھر جنید ولی بغدادی عارف کامل جانی
پھر کرخی معروف خدا نے عالی شان بنایا
خاص مرید حبیب عجمی و اتابع خلقت ساری
دوہاں جاناں اندر اسد ہو یا شان نیارا
جسے حق و حیل اتی اپس کھلے راز نہانی
صلی اللہ علیہ وسلم مرشد کل ابرار

اشرف پیر اپنے و اتابع ہو یا صدق صفاؤں
پیر اپنے تھیں صدق صفائی عاجز شرف پائی
پیر محمد اسد مرشد گنج اسرار نہانی
نوشہ حاجی پیر مکمل منظر نور ربانی
پھر حضرت معروف پیارا چشتی نور حقانی
سید محمد غوث مبارک اچی حلیمی جانوں
اگے سید میراں ہوئے صاحب نیک کائی
جن انساناں کے دل قابو سید علی فرمائے
سید احمد شہباز اندر میدان عرفان آہلی
سید صوفی احمد مرجع اہل یقین ایماناں
سید ابونصر جو کمال سورج راہ عرفانی
پھر حضرت محبوب سبحانی منبع فیض روحانی
ابوسعید اوہ ابن مبارک منبع فیض آہلی
حاجت گاہ خالق طوطوسی ابوالفرح حقانی
حضرت شبلی ابوبکر سی گنج اسرار نہانی
شمع کمال الوار ربانی سڑی سقطی آیا
پھر طائی داؤد پیارا ولیاں دی سرداری
ساقی جام شراب طہارت بصری جن پیارا
سردقتر ابرار ولیاں حیدر علی حقانی
ختم نمبیاں ختم رسولاں سردقتر ابرار

ظاہر باطن سب داتلج اشرف جان پرہائے
 اشرف پھر یا مرشد اپنا راہبر دو ہاں جہانوں
 اس نے پیر محمد اپنا قبلہ خاص بتایا
 نور وجود اوہدے تھیں عالم فیض تمام اٹھایا
 دانگ ستارے نیر روشن شاہ سلیمان ہو یا
 پہنچ گیا عرفان اندر معروت جو یں عرفانی
 سید علی سے نوروں روشن ہو یا جلگت تمامی
 پھر سید مسعود مبارک جو فرستہ نامی
 سید صوفی احمد جہماں در فیضان کھلایا
 صوفی الدین بزرگ کنوں پھر ملیا راہ صفائی
 نور عرفان دلاں چچ دہا یا ابو نصر کے پاروں
 پیر حنی الدین گیلانی صاحب شرف نیاسے
 جھلک عنایت ابو سعیدوں جڈل مریدوں پائی
 شاہنشاہ دو عالم اندر ابو الحسن پیارا
 ابو الفرح کمالوں فائق محکم ربیبی یاری
 جام قدم تھیں مستی پائی ابو الفضل ربانی
 سدرہ اوپر حضرت شبلی جگہ انوکھی پائی
 پھر حضرت جنید مبارک دلیاں چچ بیگانہ
 اللہ با جھوں شغل نہ دو جا سری سقطی تائیں
 کرخی شاہ معروف سر پا کرم فضل داسایا
 پھر طائی و اود کرم بخشش خوان و چھایا
 نام حبیب عجم داسا کن لطف عنایت پاروں
 بصری حسن امام ربانہ جیکر لطف کماو سے
 و لدل و اسوار بہادر علی ولی رحمانی
 سرور عالم رحمت والا جیکر کرم کماو سے

رضی اللہ تعالیٰ عنہم واہ وا اور وہمار سے
 یعنی پر ضیاء اللہ جو راہبر جن انسانوں
 بحر عرفان اندر جو تریا اچا ورحب پایا
 حق تعالیٰ نوشہ حاجی خاص خطاب بلایا
 کناں رچ فرشتیاں اس نے حلقہ خوب پر یا
 حضرت سید مبارک مسند پائی لامکانی
 خفی جلی اسراروں واقف ہو یا مرد گرامی
 اینہاں کنوں مرادوں پایاں یعنی خلق تمامی
 قلب مریداں انوں زروا سے عرفانی پہنچایا
 اندر بحر حقیقت تاری اس نے بہت بوکلی
 سید عبد وہاب موران نے شرف ایسا سرور
 واہ سید سرور دو عالم دو نویں عالم تاسے
 خوشی نوید دو عمید عرفانی گھریں مریداں آئی
 دل زخمی پر وار و چھڑکے واہ واکرم نیارا
 لی مع اللہ والی منزل طے کریند اساری
 بحر علم واکواری پی جاندا اس عرفانی
 دو جاگ می سرواری حاصل واہ واپشت پناہی
 مرغ عرفان شکار کریندا اللہ نالی پرانہ
 کال سی عرفان اندر اوہ شان بند وراثیں
 کنوں شراب قدم سے ساغر بھر بھراوس پلایا
 کرے رہا میں خودی کنوں رب اس ممتاز بنایا
 دور کرے غم دل میرے دانال نگاہ پیاروں
 کنت کنزاً مخفیاً و اظہاراً راز کراو سے
 کفر دلاں و اودور کرے جد نظر ہو سے از رانی
 ولدیاں اگھاں کھول دیو سے بھئی یقین دساو

حضرت سید علی ہمدانی جسٹی شاہ جفانی

شاہ مبارک اویہ والد سرد فر عرفانی

غزل

سید علی والطف خزانہ و گڑے کم سوارے
علم عرفان اک نقطے اندر حل تمام کراڑے
اس دُنیا مُردار او پر نہ حرص ذرا فرماندے
مثل اودے عرفان اندر کوئی پیدا ہو یا نہیں
خاک او ہے دروازے دی لے شرف کھتیں پائیں

کرے ہمیشہ عجز نوازی اسدے کم نیارے
زلف سخن نون کنگھی پھیرے دورے ول سارے
بے پروائی مُستغنائی اسدے کم نیارے
ترک تازی میدان حقیقت اندر کرن سہارے
تار حمت دا چکارا تینوں ہتھ آڑے اکوارے

حسب نسب خاندانی

بہت مبارک سید علی و احسب نسب سب ہمایا
سی فرزند مبارک اسدا عالی شان گھرانا
اسدے مثل کرامت والا دو جا شخص نہ کوئی
علم اندر معقول اتے منقول تمام آگا ہی
جامع علم ہنردا حضرت سیر کریندا آیا
پھر ملتان اندر آشیراں تائیں تابع کردا
شاہ زمانہ خیر مئے جد نال ارادے آڑے
ولدیاں کل مرواں پاڑے صاف کرے سہینہ
شوخ گلانی رنگ پیارہ ساقی بخش اسائیں
تائیں غمی نہ دیکھاں کوئی بخش شراب ظہوری

پیر جیلاں دی نسل مبارک اللہ شان و دہایا
پیر محی الدین انہاندا آہا جسدر بانا
جذب کرے دل عالم والے ایدی رحمت ہوئی
حسب نسب تھیں راہبر راہ دا بندہ خاص الہی
وہج خراساں روموں ترکے عالی رتیبہ پایا
اُج اندر آڈیرہ کیا فضل خدا اکبر ودا
صدق ارادت نال مریاں اندر قدم ٹکڑے
زنگ نہ رہیاد دل وچ کوئی صاف ہو یا ہن سینہ
غم جاسے پر فرحت آڑے دُور اندوہ کرائیں
سرس نفس نہ ہووے میرا جاسے خودی ضروری

سید مبارک سید مبارک صفت وراثتیں

اندر سبکت وان موتی موتی سخن تدا میں

غزل

سید مبارک نظر کر موی جداک جھاتی پاڑے

تن انسان والے مس نون خالص زرد فرماڑے

دو جگہ اندر ثانی اسدا نظر نہ کوئی آئے
گوشہ چشم ولی دا اسنوں کمال بدر بناوے
اثر نمایاں ذات خدا دا فوراً نظر آئے
نظر فقر پر سرور عالم پاک نبی فرماوے

اندر علم کمال فقر اس اچی منزل پائی
مثل ہلال اگر کوئی ہووے کیسا ضعف نہاتا
اسدی نور پیشانی کو لوں جدوجہ چمکارا
عجز فقر تھیں جدا نہ ہونا اے شرف ہر حالے

ولہ

حکم بزرگاں ہندو لایستادیرہ آن لگایا
موندہ نیاز اندر کیرنگی رنگیا اوسس کما ہی
کینہ بغض نہ رہیا سینے بھی خواہش جسمانی
سیر کریندا پاس خوشابے ڈیرہ کسے کھپانی
نام نشان آبادی دا تدا تھے نظر نہ آیا
کھاوون گھاہ تے برگ درختاں رحمت بدیئی
یڑے دور انہاں پر عاشق ہندی خلق ربانی
دوہاں جہاناں تھیں بیخبری ہر عاشق نے پائی
اٹکی رہے نہ حاجت کوئی ہر اک فیض اٹھاوے
نال اشارت لے بشارت ہر کوئی مطلب پاوے
ہر مجلس ہر محل اندر ذکر ولی ہر کارے
عالیشان گہرانہ اس دانسل فرید حقانی
خواہش کریندے بلے اسنوں کوچہ خواہش رکھاندے
اپنا حال ڈٹھا کجھ دوجا ہوئی توجہ فانی
سلسلے قادری الی خواہش چوں قلب ہٹاوے
پر معروف کریندا ہمت دیوے دل خاں کاسے
شاہ مبارک نے فرمایا ہوئے ختم بہانے
ناحق جان عزیز گواوین باڈوین لے بھائی
نال زبان مبارک اپنی چشتی سخن الاٹے

سید مبارک قدم مبارک جد بعد اول چایا
شروع اندر جذبات الہوں گردن توڑنا ہی
توڑے کل علائق دنیا بھی و ہندے نفسانی
زرت سیاحت دوجی واری بدھا ولی ربانی
دور کنوں آبادی ڈیرہ باراں کوہ لگایا
ہفتے پچھوں روزہ کھولن خوب یاضت ہوئی
واہویا کشف ولی پر کشف قلوب پچھانی
عشق مجرت والے اثروں خلق ہوئی شیدائی
آن دیدار کرے جو بندہ کل مرزاں پاوے
عام ہوئی جد شہرت اسدی خلقت آوے جاوے
چھوٹے وڈے ایہو گھاں گھر گھر کرے سارے
جد معروف ملی نے سنیا جو چشتی رحمانی
زہد ریاضت چہرے لگانہ سالک بیعت کراندے
قصید یارت تھیں ٹریندے جد معروف لگانی
جس لذت دی خواہش سنوں دل تھیں دور ہو جاوے
جرت نہ کر سکے کوئی یعنی ایسے بارے
جدوں مقابل نوویں حضرت ہندے ولی ربانی
بچہ شیراں نال نہ پھرتے ورنہ شامت آئی
سنیا جد معروف مکر ثابت قدم رکھاوے

خواہ خطاب غائب ہووے میں ڈالی کشتی پانی
 شاہ مبارک سن ایہ نگلاں شاہنشاہ ویسے بری
 تاج ایدے سر قادیبہ داتشاہ مبارک دھریا
 شان کمال عروج او پر اس اوج ہمسادا آیا
 مدت خدمت پوری ہوئی عام اجازت پائی
 نال توجہ شاہ مبارک اتنا شوق و دھیابا
 مستی گئی اقامت پائی جد معروف حقانی
 حکم ہو یا پھر بی بی جیونی تائیں جام پلائیں
 پھر اندر دربار گوندل دے پختہ قدم جمائیں
 ہر حالت رکھیا دخترا نون غفلت کرتا ناہیں
 پچھوں اُس دے شاہ مبارک ایہ نیا چھڑ جاوے
 اے ساتی اوہ آپ پلا جو منہ یاراں دکھلاوے
 وانگوں سوئے سرخ میرا تن کندن زر فرماوے

ایس ارادیوں پازنہ آواں سن سید رحمانی
 گنج اسرار و چوں کچھ حصہ دتی بر خورداری
 نور و نور ہو یا اوہ چستی چند خوشی اچڑھیبا
 جام وصالوں محویت دامزہ بہوشی پایا
 کرے ہدایت خلق اللہ نون معیت عام لوکائی
 بند بند جدا ہو جائے اُسدا غرہ جدوں لگایا
 دتا پایا دکھا اوہ موجود دکھلایا جانی
 جام فقر و لذت والا سنوں نوش کرائیں
 حق داراں نون حق برابر اے معروف پنجائیں
 پس چستی شاہ رخصت ہو یا لیکے اذن تہ ہیں
 اچہ شریف گیلانیاں مدفن اُسدا خلق بناوے
 باہر دماغ کرے سر غم تھیں ایدانشہ لیاوے
 اسدے نوروں دل میریدا سورج تپش کھاوے

صفت معروفی درازہ جیب سناوے

چستی قادیبہ اندراہر شان بلند رو کھاوے

غزل

او ادنی ادا تاج مبارک سر معروف رکھاوے
 دو دریا محیط اندر غواصی اوہ فرماوے
 مثل مسجدمزہ دلنوا اوہ زندہ فرماوے
 مستی جام است کنوں محویت ہر دم ہوئی
 اہل یقیناں دا اوہ راہر نالے شاہ عرفانی
 ستودل کالا روشن کردانور خدائے پاروں

خلعت نجت قنادی نیا او پر بدن پہناوے
 عرش عظیموں گزریا اگے لطف کمالوں پاوے
 یاد الاہوں شیریں نقاب کوثر منہ آوے
 ساتی وحدت ہر دم اسنوں بھر بھر جام پلاوے
 عالم بالا زیر حکومت ملک لاجوت رکھاوے
 عین عنایت مولیٰ والی چستی فیض کھاوے

جو خانوادے قادیبان داتا بیج ہو یا بھالی
 راہ خدا ہر قدم اہداج اکبر شان رکھاوے

ولہ

ولی خدا در خصت ہو یا خلق تمام فدائی
 سر ہمہ چشم کریندی خلقت مٹی پیراں والی
 طرفے غار ارادہ کرے دروازہ کھل جاوے
 جداواز سنی حضرت دی بی بی خوش ہو جاوے
 حالت بی بی ڈٹھی حضرت بہت رفاقت پائی
 دو تن قطرے دودھ اُٹھے منہ جسم حضرت پاوے
 لذت شان فقیری والی بی بی نون بخشائی
 مدت تیک ہی ایہ حالت چچہ دودھ اک کھاوے
 جو کچھ کرے زبانوں ہر رب منظور لیاوے
 جیویں ندرسی شاہ محمد بی بی پیت بنایا
 باراں کوہ خوشابوں باہر دفن اوہ بی بی ہوئی
 شاہ معروف روانہ ہو کے پھر گوندل چائے
 پیر جاگہ شہرت ہووے خلقت آوے جاوے
 اپنی طرفوں لکدے پھر دے کوشش بیوہری
 ملے دو امر بیضاں تائیں روح تازہ فرماون
 پھر پہلو وال گئے اوہ حضرت کریندیے سارے
 ہر اک اوپر نظر کر م تھیں اوہ سایہ سارون
 غرض اندر پہلو وال کریندیے سیر اوہ ولی الہی
 شوق زیارت لوکیں کھن حضرت کروٹکانا
 عرض کریندیے گھر منگو یا حضرت لائق تیرے
 پس منگو گھر ویرہ لایا اوہ خادم ہو جاوے
 دن قے رات کریندا خدمت منگو پوری پوری
 پس حضرت بھی شفقت کرے منگو نوں وڈیا

قدم مبارک جہڑی جاگہ رکھے ولی الہی
 کل پرند و زرد چرنیے تابع شان کمالی
 حضرت بی بی وچہ مراقب نظر ولی نوں آوے
 ویکھہ طبیب بیماری جان دی ہوش مڑاوے
 اندروں لپیٹے حضرت بی بی باہر آئی
 ہوش درست ہوئی تابی بی شکر خدا فرماوے
 رابعہ وانگوں کامل ہوئی شیریشہ زیبائی
 کرے کلام جو استھیں کوئی طاقت مول نہ پاوے
 ایس گھرانے دے رشتے نیک خدا فرماوے
 ملک الموت حکم خدا روح بی بی باہر لیا یا
 فیض لوے اس مرقد کولوں ہر خلقت ہر کوئی
 دور آبادیوں چہ جنگل دے ڈیرہ آن لگائے
 جدں ہجوم زیادہ ہووے نقل مکان کرے
 پرنہ لوکیں پچھا چھڈن خاطر فیض کباری
 کرن زیارت قے خوش ہوں لطف حیاتی پوان
 پرتنہانہ سا تھی کوئی فیض پہنچا و نہارے
 اندر ملک قدم شاہنشاہ شان عجیب کھاون
 ہر کوچے بازار اندر پس ملدی آن لوکائی
 لائق ساٹے جگہ نہ کوئی کہندا ولی ربانا
 کرو آرام کرانگے خدمت منگو دے گھرینے
 شرف زیارت پایا اسنے پس خدمت فرماوے
 خواب آرام تیاگے سارا رہندا وچہ حضوری
 اُٹھدے ہندے نظر کر م تھیں سدا شان سوایا

شاہ سلیمان چھوٹی عمر کے اک دن حضرت تیس
نظر مبارک آستے پیندی جیوں سوج چکاری
جانیا حضرت ہو سی کامل ایہ اک مرد الہی
پس حضرت سد شاہ سلیمان اپنے پاس بٹھایا
ساڈی ایہ امانت جانی کریں حفاظت پوری
جے مد ہوشی ہووے سنوں خوف نہ کرنا کوئی
وقت ضرورت فوراً آواں خاطر اسدے بھائی
صرف ایہ لڑکا دکھین خاطر آیا ایس دیاے
ساتی جلد بلا اوہ ساغر بھر بھر جام صراحی
تیز ہووے اک خواہش والی عشق محبت والی

بازی کردا نظریں آیا اندر صحن تدا میں
نورا نوار بنایا اسنوں حضرت پہلی داری
شاہ مبارک اسدی خاطر گھلیا میں سجائی
منہ سر چھپیا منگو تائیں پھر حضرت فرمایا
مرد فیاض ہووے چہ دنیا نالے خاص حضوی
میں غافل نہ اسدے حالوں حجت پوی ہوئی
میں آیا خود اسدی خاطر پہلی وار سجائی
کراں سپرد امانت تیرے کرتا کید پیاسے
مست الست ہوواں اوہ پیکے باقی فکر نہ کائی
مجھے پیاس فرقت والی بخش شراب پیالی

شاہ سلیمان صفت و ثناء عالی مرتبہ پایا

منظر نور الہی جانو مزرہ سخن آ آیا

غزل

وہل کامل لوکان ارب مرشد اوس بتایا
شہراں پٹداں اندر فایق شاہ سلیمان پڑوں
گویا جنت چہ زمیں دے اوہ بہلوال بنائی
رب ہب لی من لذتک رحمتہ نعرہ مارے
قیصر شاہ غفور ابدے دراو پر سگ در بانی
سرمہ چشم دلاندا ہوئی خاک ابدے در والی
لطف کرم دی نظر کرے غم سارا دلدا جاوے
کتر سگ در گاہ ابدی اشرف خود نیوں جائے

نام سلیمان انگ سلیمان عالی مرتبہ پایا
قصہ اوہ بہلوال منور جس ایہ مرتبہ پایا
عوض فرشتیاں شاہ سلیمان مسکن خاص بنایا
عین نقین داتا ج حضوی سر پرولی کھایا
خضر میسج اسدے ہدم اید ا مرتبہ پایا
مثل میسج گلاں سجھے دل زندہ فرمایا
جن پری سب تابع اسدے شان اجہا پایا
صدق ارادت دل چہ صادق خاص حلیم پایا

ولہ

جد حضرت معروف گیا دوبارہ وطن پیاسے

شاہ سلیمان عشق محبت والے ملے ہو لاسے

اکثر اوہ بیوشی پائے اندر در در جبرائی
 کم خمیدہ رہنے حضرت اید اشوق و دمایا
 شاہ معروف دوبارہ آئے پاس سلیمان بھائی
 شاہ سلیمان فضل الہوں جڈں جوانی پائی
 جیوں لیلی پر محبتوں عاشق حضرت ہن فدائی
 شاہ سلیمان آگے رکھدے جیوں آگے آئینہ
 لطف کرم دی نگاہ رکھیندے حضرت ولی بانی
 اندر قلب توجہ پوری شاہ سلیمان والی
 ہر لحظہ ہر ساعت ہر بل شاہ سلیمان تائیں
 اصل مطالب پاؤں آخر و آخر لطف کمالوں
 جد معروف ملاحظہ کرے شاہ سلیمان تائیں
 اسان امانت تیری جو کچھ آہی اج بخشائی
 پس خصت ہو جاؤ ایتھوں جاؤ اوس دبارے
 اُسے نال سیاحت کرنا اندر ملک الہی
 پس ہن کچھو سچی طرفے اے فرزند یگانے
 اک جوان کھلوتا ڈٹھا چمکے نور پیشانی
 عرض کرے سلیمان تڈں یہ بندہ س کیائی
 راہ عالم سنوں کیتا اللہ شان و دہاوسے
 جڈں ملے ایہ تینوں یوں ایہ امانت میری
 شاہ سلیمان عرض کسے ہے خوف اسان کہنا
 یا غیرت یا غضب لچھیا ماسے حال فقراں
 اسدی غیرت فلون حضرت مینوں خوف پیائی
 پس حضرت معروف کھیگل سچی تده سنائی
 اسدی غیرت تیرے اندر اثر نہ کرسی کوئی
 جیکر بنوں مطلب ہوئے اسدے نال رسائی

منہ مبارک تھیس کف جاری عاشق جیوں فدائی
 باوسکر و اصا غری پی بنجو و حال بسنا یا
 نزد خو شباب اقامت کرے خبر گری فرمائی
 استغراق انہا نون ہو یا وچہ جذبات الہی
 طرف جنگل دے جانے حضرت جانیہ عشق الہی
 نال عشق جنگل بچر و صاف دو ہاند اسینہ
 اک پل جڈانہ کرے اسنوں ہون ختم بہانے
 نال عنایت نگاہ رکھیندے اوہ حضرت ہرالی
 نعرہ شوق لگاؤں ہر دم ہل من مزید سائیں
 بلا زوال ملی اس شاہی و دیدے بعضاں نالوں
 شان بلند خدا فرمایا کرے پسند تدا میں
 دو تلواراں اک میاںے کدیں آون بھائی
 جتھے شاہ محمد ہندا وچہ شیر از پیاسے
 کم تمام آسان ہو جاؤں حاصل نشت پناہی
 شاہ سلیمان ٹھا سچے ہونور سندربانے
 شعلہ طور جیوں ہو روشن صاحب حسن جوانی
 حضرت کہے مبارک بندہ تیرے وقت ہو یا بی
 ہند خراساں لوک غلاماں انگوں بیر رکھاوسے
 جو بخشی میں تینوں پہلے ہو سی بس لیری
 شاہ محمد طرفوں مینوں افرخوف نیارا
 حالوں قالوں کرے بیگانہ رکھے حال جیراں
 کس لوعے نہ دولت میری ہے اوہ فرد الہی
 نال تیرے اسن زور نہ چلے بدی نشت پناہی
 خوف نہ تینوں اسدے کولوں حجت پوی بی
 چابک میرا سنوں مینا بھی کہنا سجا بی

میرا کہ سلام نہانوں پھر کچھ خوف نہ آئے
طرف خوشاب گئے تو حضرت طبعی عمر گذاری
بادہ شوق لقا الہی ساتی بخش اسائیں
دو رخ سر کرے وہ پانی وحدت دیاؤں

جاہ ہن کران حوالے رہدے شاہ معروف سناوے
وچہ کھرولی فوت ہوئے بھی مرقد نور انواری
نفس امارہ آگ ہوائیں سوئے سرد تائیں
رحمت داد روازہ کھلے حصہ پاواں راہوں

منہ بلا پاپ پز جیونی شاہ محب مدنی

شاہ سلیمان سر کرے ہن نال بھائی

شاہ سلیمان اوہ خوشابوں شاہ پور جہدم آئے
راہ اندر پس ڈاکو پنیے سمجھ امیر امیراں
جڈں مبارک نظر آتھانے شاہ سلیمان پائی
ڈاکو گھوٹیاں تھیں ہو تھلے قدم ڈگن آسارے
پس متوجہ ہوئے حضرت اوہ تو پینے لڑوں
شاہ سلیمان شاہ پور آئے کرے خوب بہانہ
حضرت شاہ محمد تھیں چورائے احوالوں
پر چاہک ہتھ شاہ سلیمان دشمن رن مارا
پھر گھپیا کی میرے باسے شاہ معروف سنایا
شاہ سلیمان سب کچھ دسیا جو مرشد فرمایا
پھر نریا جس جاگہ ہو خواہش تیری بھائی
شاہ سلیمان کیا اس جاگہ اک مکان بنانا
پس فرمایا شاہ محمد حجرہ اک بنایا
یاد خدا وچہ خوب گزارن دن رات سدائیں
سی باغیرت شاہ محمد سلب احوال کرانے
شاہ سلیمان حجرے اندر جڈں نشت لگائی
اسدے بعد نہ شاہ محمد جذب احوال کرانے
ایسے خاطر مرشد ولوں خصت ہوئی ساتی
حجرے اندر شاہ سلیمان جد پائی تنہائی

نال لباس امیری خلقت نہ پہچان کرانے
نال بدی کرن ارادہ لٹاں کر تندی راں
لٹن والا قصد گیا دل چوراں چوں بھائی
عذر کر نیے عفو کرو یا حضرت اوگنہاے
ترک کر نیے پیشہ چوری کتاں ہتہ لگاؤں
خدمت حضرت شاہ محمد چاہک کرن روانہ
جو آپے بدخواہ ارادہ لٹن مال مسالوں
کی طاقت جو راہ اندر کچھ ضرر پہنچاؤں بہارا
کیونکر درالطاف کریم حق میرے دافر بایا
خوش ہوئے ند شاہ محمد و تھیں رنج گویا
کران تیار مکان رہائش رکھیں یاد الہی
پاس اسان جتھ نہ کوئی آئے جاگہ جڈر کھانا
شاہ سلیمان اندر اسدے پیرہ آن لگایا
جام لقا تھیں ہوش کوئی رہندے مست ہیں
حال احوال فقیراں کس ترس نہ ہرگز کھاندے
شاہ محمد دا اوہ رستہ بند کر نیے بھائی
برکت شاہ سلیمان ہوئی کنی اوہ کترانے
شاہ محمد تھیں جا صحبت رکھے ہو ہمراہی
نور عین مشاہدہ کتیا اندر یاد الہی

غالب خوف خدا دار بنداجد کہ اسدے تائیں
 شاہ محمد دے وچہ مطنج جو کچھ پکے کھانا
 سری کھڑے حضرت اگے اور ویش کھاون
 شاہ سلیمان نرس بھکے لگدی دے وقت کدیں
 اندر دیگ طعام پکاون من کھاون دوواری
 عجب فقیری عجب غذا میں شاہ سلیمان کھاوے
 پر جو فقر کنوں بے بہرہ اوہ اعترض کراندے
 نفس پر پی کار فقیراں جے حاجت راج کھانا
 شاہ سلیمان اگوں کہندے سنو کلام ہمارا
 ایہ یہ طعام اسادا لائق نہیں تائیں
 شاہ محمد اگے پھراوہ کرے شکایت جاری
 حضرت شاہ محمد اگوں سنے شکایت تاپیں
 اوہ بدخواہ شکایت کرداد نوپوں وقت تاپیں
 پر آخر بشریت پاروں شاہ محمد تائیں
 اتفاقاً اک و زخلاق جہت زیارت آئی
 اندر خدمت شاہ محمد آن سلام سنایا
 مطلب صل اسان جدوے لوں مراد اگوار کی
 اگے شاہ محمد ڈھوواں نذر اپنی لوہ گائیں
 جدادیاں میں سمجھناں نالوں عجز نیاز کمالوں
 حکم خدا تھیں حاجت اسدی پہلے پوئی پوئی
 فرج کیتی وچہ دیگ شالی عمدہ طرح پکائی
 ویکھ فقیر تعجب کرے ہاسا کرے سائے
 گایاں بہت فرج سن ہویاں پس حضور فرماوے
 اسیں غریب اسادا کھانا خاص غریب نوالا
 چغلی خوراگ بالن والے آہے وہ ناکارے

دو تن روزاندر مدہوشی ہندے شام صبا میں
 شاہ سلیمان پس رکھادن کر فقرا بھانا
 رکھ مکا نے سری کھڑوے پھراوہ ہراون
 سری کھڑے کھاون خوش ہو ویلے شام صبا میں
 پر درویش تعجب کرے ختم ہوئی سرداری
 کرے لوب آداب فقیراں سیدہ صاف بناوے
 کرن مزاحاں ٹھٹھے بازی حضرت بہتا کھاندے
 بھکے لگی تاج راج کھاوے یہ نہ صفت شہانہ
 تسیں بلاشک اپنا کھانا کھا کے کرو گزارہ
 اسیں کتوں پھیریں کراؤں اک جا کھاوان تاپیں
 شاہ سلیمان فر کھاوے چھڈے دیکت ساری
 اثر شکایت نہ کچھ سووے کرداشام صبا میں
 اسدی عرض فساد ہمیشہ پیش آئی تاپیں
 دل دے وچہ کڈرت ہندی ظاہر کرے تاپیں
 شہر کسے تھیں ہواک ٹولہ کرن سلام آجھائی
 ہراکے اینریت بدی جہڑا فتانہ آیا
 اک اک فریگاں دیاں اندر نذر پیاری
 پر اک شخص نذر ایہ سکھی بگری دیاں تداپیں
 تابعداری شاہ محمد وویکے سمجھناں نالوں
 ودھیانیک عنق اسدا بگری اندی کوئی
 شاہ سلیمان ایک تمام مال مزیدے کھائی
 بھی کہندے کیوں تنہا کھاواسان پو اگوے
 لذت دار تھانے کھانے ہر کوئی خود کھاوے
 کون غریباں والا کھانا کھاوے سخت نوالہ
 اک حسد داند زنگے جاہل اوگنہا سے

حضرت شاہ محمد نون اوہ گلاں کر اگسا ندے
 جن انساناں وچوں کوئی ادب یادے رہیوں
 پر ایہ شخص فقیر جیسا بدگوئی دے رہیوں
 اک بکری بہت آئی اُس دے آپ اکلے کھائی
 اک رویش گھلایا جلدی آکھیں اکواری
 ونگی چال چلو حضرت بہت ہوئی بریائی
 وہم نہ کرتوں میری طرفوں ہک فقیر تھائی
 شاہ محمد نے جد سنیاسخت جواب تداہیں
 زہر آلود نگاہ اک سٹی اوپر ولی رہا نے
 دل اندر خوش ہو یا احمق کار ہووے آسانی
 شاہ سلیمان نے جد ٹھاندر غضب تداہیں
 دو ہتھ بٹھ کھلووے حضرت کی تقصیر تداہیں
 جیوں جیوں حضرت عجز کسے پر تریں گونہ آوے
 تاہم اثر نہ ہو یا کوئی اوپر شاہ رہا بانی
 نال غضب د نظر کرینا ایہ اثر نہ کوئی
 شاہ کیلے مروضہ ایس سخت اذیت پائی
 اک لکیر میں پر کھچی چاقو نال انھماہیں
 ورنہ نفع نہ پاویں کوئی حاصل ہون خطاہیں
 طرفے شاہ معروف لی متوجہ ہو فرماوے
 سچی طرف کھاویا آکے پیر اہد ارحمسانی
 شاہ محمد اوس لکیروں اگے قدم رکھایا
 حضرت جیونی جد اس حالوں خوب ہوئی آگاہی
 پاس سلیمان عرض کریندی کروفت تداہیں
 گو بے دلی استھیں ہوئی پر امید اساہیں
 کرم فضل تھیں کرونگاہیں بر فرزند اساہیں

نال فریب بکری سہنوں اندر جال کھنساندے
 ایسے کلے مول نہ کہند اباہر حکم الہیوں
 تینوں سانوں برا کسے نہ ڈردا اید گناہوں
 حضرت شاہ محمد سنیاسخت غضب جلدائی
 کرے معاف آساڈتے تائیں ایہو گل سپاہی
 شاہ سلیمان جد ایہ سنیایا یہ گل اس فریائی
 کرن تمسخر ٹھٹھے بانہی ہر دم نال اساہیں
 اک غضب دی بھڑکی او فرجے پاس انہماہیں
 سی ہمراہ او ہو بدخواہ جو غیبت خود ہنگامے
 نظر قہراج شاہ محمد کرے مسافرتانی
 سی معلوم جو سلب کرے احوال فقیران تداہیں
 ایس غریب تھے در بیٹھے غضب او پر تداہیں
 بلکہ تیزی اندر آوے غصہ بہت و دماوے
 شاہ محمد تہچھے ہو یا خاطر ضرر رسانی
 چند اک قدم بچھا ہاں سہداواہ داستھری ہوئی
 طاقت صبر ہی نہ کوئی گل عجیب سنیائی
 استھیں اگے قدم تہ رکھیں میں تینوں سمجھاییں
 ایہ گل کیلے شاہ سلیمان کردار جو ع تداہیں
 عجز کنناں احوال تمامی چہ حضور سناوے
 مددگاری کرن تداہیں خوب حفاظت جانی
 منہ پنے ڈگ پیندا او نویں مرشد رحم کمایا
 دور جگہ تھیں پہنچی او تھیل وچہ حاضر آئی
 ایہ اہلی احوال تسادیوں ہرگز واقف تداہیں
 رحم بزرگ ہمیشہ کرے بخشو اس د تداہیں
 رہے غلام ہمیشہ شاہ خادم شام صباہیں

سنگے شاہ سلیمان خرقہ اوپر زین سٹاٹھے
 نیز کہا اس پتیرے ایڈا ظلم کما یا
 بی بی کہیا پت میرا ناواقف تیرے حالوں
 سنگے حضرت کوئے والا پانی چا چھڑکایا
 ہوش آئی تا شاہ محمد کردا شکر گذاری
 حضرت شاہ کہیا جو بیشک کار فقیر بہائی
 عجز اتے تسلیم رضائیں خرقہ فقر فقیراں
 لطف حسان کرومن پیشہ چھڑوغضبہ گانے
 بعد نصیحت شاہ سلیمان ڈیرا کوچ کرایا
 دوچے روزا گالاں جانے جگل شب بیداری

تن تلوار وچوں اس خرقے زین اوپر جھڑکاوے
 عذر تحمل ہر چند کیستا ایپر باز نہ آیا
 ورنہ کدیں خطانہ کردا بخشوا میں خیالوں
 حضرت بی بی حیونی خاطر رحم ولی نول آیا
 عذر کریندا عاجز ہو کے بخش خطا ہماری
 جہل جنفائیں حکم رضا دانتے مرد الہی
 لائق شان لایت ایہو ترک کرن تعزیراں
 جو آزار ایہ پیشہ گندہ کریو ترک بہلے نے
 سیر کریندے ٹرے اگالاں کتے لگاؤن ڈیرا
 یاد خدا وچہ روز چڑھتے تیز کرن اسواری

وچہ سیرت نول ملنگاں سلیمانہ کدائیں

سیرت نال انہاندے حضرت شاہ ایس

اندرا حال سیاحت اک دن ملے ملنگ کدائیں
 چنداک روز ہے ہمراہی نول ملنگاں والا
 نور کرامت وچہ پیشانی جڈن ملنگاں پایا
 ڈھٹی صفت قیاسون باہر حضرت اندر تیرے
 لائق اسان نہیں جو پاوان اس تسان ستراری
 خدمت کراں ہمیشہ تیری سانوں فرق نہ کوئی
 پھرجس مجلس جان سارے عاشق ہووے لکانی
 ایہتھوں تیک جو ست سو پور ہوئے ملنگ نامی
 نفس پوری سی کسب انہاندہ ہونہ کوئی کراں
 باطن والے فیض لول بے بہرہ آہے سارے
 جتھے جاؤن بھیڈاں کھڑکے کر کرن پکاؤن
 طرح طرح دیکھانے پینے تباہ کر دے سارے
 اک دن گذرے پندرے پر لکے ظلم کساؤن

ٹرے حضرت چہ سفرے یعنی نال انہائیں
 نور انوار بنایا عالم شاہ صاحب ہر حال
 عرض کریندے حضرت اگے عجب مشاہد آیا
 تیرے وانگول نظر نہ آیا سانوں جا چوہیے
 تون سترار اسادا بلکہ اندر خمران ساری
 سیر حبان کرو دن اتیں ملے سان ڈھوئی
 جو دیکھے گرویدہ ہوئے نال خلوص صنفائی
 جو رتعدی کسب انہاندہ ہوئے نہنگ بہامی
 کھاؤن بیون ظلم جنفائیں ٹولہ ایہ اشتراراں
 ظلم تعدی کار انہاندی ودرے اوکناہے
 خوش ہون خوش ہون حشوق مال حراموں کھان
 ایہ شاہ سلیمان لول رکھن خوف نکاہے
 ڈھٹی گالاں اک کھڑی وکھائیں جو چوہیے

گرگان انگ لون کر قابو کر کے فرج پکا و ن
 سی اوہ گاں اک ملل سندی کسے سپر والہی
 حکم ہووے تا عرض کراں میں مطلب اصل اختیار
 حضرت حکم دتا لے ملاں کرتوں عرض گزاری
 عرض کریندا عاجز ملاں مشکل کرو آسانی
 کیتا ظلم ملنگاں حضرت لقمہ تمام بناون
 اہل عیال گزارہ کرے ایسے بند ہو جاوے
 باد عنایت باغ ایلے پر جیل پی درباروں
 نمبر اربلایا پند دا بھی اُسوں فرمایا
 نمبر وارو دو گائیں فریہ اُسے کرے حوالے
 جد حضرت نے ظلم ملنگاں ڈٹھا بہت رائیں
 رات پی دن آخر ہو یا خواہ باندر سب جانے
 ستے سے ملنگ تمامی حضرت ہوئے روانہ
 صبح ہوئی اوہ اٹھے سارے حضرت نظر نہ آیا
 دوڑے ہو یا یوس چوٹے اوہ منجوس نکا سے
 وچہ جیرانی چاروں طرفے دوڑے اہو اہی
 چند اک روز تلاش جنگل دی اوہ اہل فرماون
 بچیاں سنگ ل سبق پھنڈے پرستاد نہ کوئی
 ہس ہس شاہ تھیں گلاں کرے بھی گتاخی کرد
 لڑکے حضرت نوں فرماون کر کرنا زیاروں
 اک لڑکا ہتھ پھر دینچی دم سفال لیاوے
 نال چھری وچیلن سرنوں تیز سفال تداہیں
 دل حضرت دانر من زیادہ جنبش ذرہ نہ کرے
 نلاں شخص کریم آنا اس ڈٹھا آن تماشا
 جھڑک ہٹایا منع کرایا سبحان بچیاں تداہیں

وانگ خراں اوہ بھردے پٹیاں راج سار کھٹا
 پاس سیلماں عرض شکایت کرو اتال صفائی
 خادم ہاں میں تیرے دا بخشواؤن اسائیں
 تاہو حاجت پوری تیری چہ درگاہ ہماری
 ایہوسی اک گائیں میری ہوئی فرج کچھپانی
 گذر اوقات میری شیریں اسپر فرج کراون
 حضرت سن احوال تمامی نظر عنایت پاوے
 لطف سخاوت کرن توجہ حضرت شاہ پیارو
 دو گائیں توں یوس اُسوں حکم حضوروں آیا
 کیسے دعا اوہ ملاں عاجز خوش ہو کے ہر حالے
 نال انہاں دے رہنا چنگا ہرگز نہ گزناہیں
 وانگ خراں دے بند کر کے حضرت قدم اکھٹا دے
 راتورات گئے وچہ جنگل ہو یا ختم یا رانہ
 کرن تلاش نئے سب کچھ ظلم لساں فرمایا
 کوئی سرغ نہ ملیا انہاں حضرت دا اکو لے
 بخت سیاہ بیدین تمامی ٹولہ اوہ بدر اہی
 پنڈاک کالی مسجد اندر آخر شاہ نوں پاون
 گردنبار لباس اوپر شاہ واہ واسٹھری ہوئی
 شوخی کر کر چسپاں ہندے نہ تداہندے در دے
 وال دراز دیاں کٹ جیکر حکم ہووے سرکاروں
 چوب لوے ہتھ تیا لڑکا سرنوں تر فرماوے
 تیز کریندے وانگ چھری دے لڑکے ڈر دے تداہیں
 بلکہ نال الطاف شہانے سرنوں گئے ہر دے
 جھڑک کیا اے نامعقولو ایہ کی ہو یا ہاسا
 دیکھ مبارک چہرہ ملاں چمے قدم تداہیں

نگاں او پر نظر کرم دی جد حضرت فرمائی
 صدق ارادت نال خلوص اوہ قدم مبارک پھر ڈا
 حضرت کیسا نال اسان ہو موضع سیر کر ایس
 اگے پچھے ہو کے دونوں موضع اندر آئے
 گھر والا اک نمسک آنا ظالم بد کرداری
 باقی کل برادر اسدے با اقبال تم نامی
 روٹی دا اوہ ٹکڑہ پھر کے حضرت اس کھلایا
 روٹی نیم لیاوں تخصا ہوئی عنایت باری
 جیکر قسمت چنلی ہوندی سالم نان لیا ندا
 پھر حضرت خود سیر بندے بلا بندے گھر آئے
 نال خلوص نیاز دلی اوہ ملاں خدمت کردا
 ایسے طرح کسی اک بندے پنڈ والے سن آئے
 کل دیہات اندر یہ خبراں جد لوکان نے پایاں
 جد انبوہ خلق دا ڈکھا نقل مکان کر اندرے
 نعل بنداندے گھر وچہ حضرت چند اک فرزندار
 اک دن اسنوں شاہ فرمایا کہ تقلید اسائیں
 یا وہ گو بافندہ آہاپس کردا تقلید راں
 چھ جٹ حسام اک نامی نال ارادت آیا
 عرض کینی وچہ کوچے میرے قدم رنجہ فرمانا
 عورت اسدی روٹی لیکے اوپر کہوہ دجاوے
 تداں حسام چنگیر اٹھاوے روٹیاں نظریریاں
 شاہ کیسا تن پستان پچھوں پاویں سرداری
 پہلی روٹی تھیں سرداری تینوں بخشی باری
 تیجی تھیں سرداری کامل چھیاں اندر آوے
 علی شہاری ہند ایتھے صاحب نشان کمالی

بدل گئی سب حالت اسدی آئی قلب صفائی
 اندر قلب محبت شاہ دی چڑھیا چند اجردا
 موضع کالی پنڈ تساڈا کرساں سیر سائیں
 اک گھر دونوں داخل ہوئے قدرت رب کھائے
 مفلس پتھر قلب اجیہا بدتر حال خواری
 ادھی روٹی ہدیہ لیا یا خدمت شاہ گرامی
 اسان کیتا سردار اس پنڈ داتینوں شاہ فرمایا
 ادھے پنڈ دی بخشی تینوں شخصہاں سرداری
 ہن بھی خالی مول نہ ہوں شاہ صاحب فرماندا
 رخت اقامت اوہ سے جاگہ حضرت ڈیرہ لائے
 دانہ فقر زمین وچہ دلے حضرت ملاں دہردا
 فائز ہوں یارت کر کے ہر اک مقصد پائے
 اون لوک یارت خاطر نال خلوص صفایاں
 منچر چھپے جاگہ آبی اس جاگہ حضرت اندرے
 اک بد بخت جو لانا ہندا قسمت اسدی ہائے
 امر محال اگر چہ ہوسی دساں تیرے تائیں
 سر منہ پیریاں رنج ہوئی رلیاسنگ پلیداں
 چھے قدم مبارک آکے لوں خلوص ودھایا
 لطف عنایت کر پو حضرت کھایو میرا کھانا
 پچھے اسدے گھر وچہ اسدے شاہ سیماں آوے
 اتلیاں وچھڈ تھلے الیاں گے شاہ لکایاں
 سکے نام تیرید چلے پنڈ اندر اک واری
 دو جی تھیں فرزند تیرینوں مل جاو سرداری
 طرف جلال روانہ ہوئے حضرت قدم کھائے
 اوس میں انہا ندی شہرت رکھن پل نرالی

جڈں فقیر ویا اس جاوے سلب فقیری کردے
 علی شہاری کرے نگاہ اک خاطر جذب احوالی
 جاتا علی شہاری اسنوں ہے شہ زور تو اتانا
 علی شہاری باہاں چکے نعل گیری می خاطر
 مڑکے باہاں مڑن دونوں ہر چند زور لگایا
 پھٹن لگا جد سینہ اسدا کینہ دور ہو جاوے
 اسدے نال مقابل ہونا مشکل نظر میں آوے
 عفو کردر گذر و حضرت میں تھیں غلطی ہوئی
 شفقت پاروں بخشیا اسنوں جم کرم فرمایا
 او تھوں طرف ہزارہ جاوے دیکھن عجب نظارے
 وچہ نجاست ڈگا ہو یا عاشق ذات الہی
 نال ادب تعظیم کھلوتے حضرت جا کناکے
 سر مجذوب اتا ہاں چکے بھی موموں فرمایا
 کھڑی اڈیکے اندر راہ دچھڑ سیاحت ساری
 یاد خدا کر گوشے بہکے حکم ہدایت جاری
 دور بلا شک گھر ہے تیرا پر امید اسائیں
 مست کنوں سن شاہ سلیمان واپس گھرنوں جاوے
 ماں اپنی تھیں اگے جاوے گھر اپنے رحمانی
 وچہ بہلوال سکونت کیتی چھڑیا سیر جہانی

شاہ سلیمان اس جگہ جد قدم مبارک دہرے
 اثر نہ ہو یا حضرت او پر مدہم ہوئی خوشحالی
 زور آواریہ میسے نالوں ہوئی دلی رہا نا
 شاہ سلیمان اس لٹھا کھڑیاں ہیاں برابر
 دور ہو یا سب کینہ دل رصاف خدا فرمایا
 جان لیا ایہ کمال کوئی ہمسر نظر نہ آوے
 پیریں ڈگا کرے فریادیاں حضرت رحم کھاوے
 لطف کرم تھیں کرونگا ہین گچھ پوان ہوئی
 طرفے جنگ سیال روانہ حضرت قدم اٹھایا
 اک مجذوب ٹھاوچہ خندق حال تباہ خواہے
 بحر عمیق محبت اندر کرے خواہی بھائی
 کرن سلام زیارت پاوے حضرت ولی سہارے
 خیرہ تینوں مائی والی مست سخن فرمایا
 صبر کر و گھر بیٹھو جا کے سفر نہ کر اوارہی
 پاوے فیض تمامی خلقت ہے امید پاری
 ماں کنوں توں اگے جاوے رہ رکاوٹ ناہیں
 طے الارض ہوئی اک پل وچہ خدا فرماوے
 پچھوں ہاں گئی گھر اپنے قدم چمے پیشانی
 آون لوک محبت والے پاوے فیض رحمانی

منافق

اک دن اندر قلب مبارک حضرت نے ایہ آیا
 شخص کسینوں کیا حضرت کیا ایہ خواہش تیری
 عرض کیتی جے کرو توجہ دیکھاں سورج تائیں
 جد اس کھاں بند کرایاں سورج دیکھے سارا

شوق ہو یا جو کیوں سورج عالم اوس تپایا
 دیکھیں گے سورج والی دل دی اوس دلیری
 شاہ کیا بند کرتوں حشمان دیکھیں نہ درکھائیں
 اصلی صوت سورج والی دیکھے شخص سہارا

ہیبت و عیب ہی دل اسے جس طرح دس آیا
شاہ کیا ہن کھو لو کھین سے تعبیل کرائی
عذر کتنا چہ پیرا گیا سائل نیکو کاری

خوف کتنا پھر دامن حضرت ناری کر چلایا
دل اسداوچہ قابو آیا خوف ہراس نہ کالی
کرے اور نماز صبح دی صاحب نخت نیاری

قحط و بال فقیری فاتک اندر سی ہایا

اندر وقت سلیمان چاہاں کر سنایا

تاج محمد وافر زنداک عبد وہاب گرامی
حد حسابوں باہر فاقہ کنگی ہتہ نہ آوے
سربی بی نون کنگی ناپیش روغن جولائے
اک وہاں تھیں و ل بی بی ذاکر نام الہی
کنگنی تیل بیسہ ہووے ال درست کرائیں
شاہ کیا تصدیق وافر قوم فقیر تائیں
وال نہ ہوں بہترینوں ہوگ فرغت پوی
کنوں نہاں لایق تھے اندر حال فقیراں
تا اٹھ فخرے گھاہ چمڑے الاں نال کدائیں
خواب کیاں شب دونوں جنیاں ال سرانہ کوئی
کال پیاسی حد فریراک نالال سائی
ملک اسادے قحط پیازن ہر وال کے ہزاراں
بے امید ہوں سبائل جو جو منگتا آوے
خواہش ہوگر دنیا والی سونا کل بناواں
ہاں ہے خواہش بہت تسالوں اک علاج بتائیں
اسدے ہڈیوں جتنی حاجت روز نکالو دوائے
دونوں نیکناں پھر یوں کیتا جیوں فرمایا
پھر حد قحط گیا سی ٹکوں برتن منگلاو
اس وقت پر عادت حضرت گھر مسجد مندی
رات پوچے جس جنگل اندر او تھے کرن سیرا

قحط پیاسی وقت زمانے شاہ سلیمان نامی
جس تھیں ال سوار جے بون خلقت رنج اٹھاوے
دو خاتون آہیاں گھر شاہ دے لڈ شرم و دہاو
عرض گزارے اک دن شاہا خواہش دل اندر ہی
ایسے پاس آسائے دونوں چیزاں ہرگز ناپیر
سر دوالاں تھیں کچھ اور جانوں شان نہائیں
تیل لہوں ہو خالی دیواواہ واامن ضروری
خوش ہو سون اوپر گھاہ و خالی بہتہ زجیراں
جدا کرن ہی فرصت اتنی حال سانوں ناپیں
اکٹھ فخریوں کھین دونوں راہ و استھری ہوئی
اک دن دونوں پاس ولی آتنگی کل سنائی
خالی جاوون کل سوالی ہر وچوں ہزاراں
فقر اسادھی زینت بی بی شاہ اکوں فرمائے
در دیوار اتنے سب چیزاں سونا سرخ کراواں
چھہ سیر کنک لکھو چہ برتن منہاں بند رکھائیں
ختم نہ ہوں حکم خدا تھیں بے بھری خزانے
دلت تیک ہی او تارا خوب گزارا آیا
چھہ سیر کنک دم وچوں نکلی نسر خدا فرماون
بلکہ پھرے جنگل اندر وچہ چھڑے ہندے
زاہدے متوکل بھارے پھرے ملک بہتیرا

اٹھ صبح نول گلاں کر دے باہم لوکیں ساکے
 دو جا کے جو پاس میرے شب بانش ہیا رحمانی
 فاضل اک شریعت والے سن اعتبار نہ کریا
 اک شب نال لوے شاگرداں پاس لیدے او
 دشت اتے صحراندر جاو کھوولی ربانا
 جد شاگرد کے وچہ جنگل شاہ پنچے اس جائے
 وقت صبح شاگرد گیا جد مسجدے وچکے
 بعد فراغت مشونمازوں و نوین جد اہو جانے
 سن استاد تعجب کردا ایہ کی سخن سننایا
 کہے شاگرد جو نال میرے شاہ ساری ات گزارے
 کرے درست عقیدہ اپنا حق کمر مت جانے
 اسے پھول شاہ سلیمان فوت ہوئے دفنائے
 ساتی بخش شراب لائو توں بھکے اک پیالی
 اندر حلق گرا اک قطرہ ساغرے رحمانی

کون سا کھانہ کھاو گلاں کل کھانے
 کس یا تھا تمام گلاں کل کھانے
 کس یا تھا تمام گلاں کل کھانے
 کس یا تھا تمام گلاں کل کھانے

اک آکھے شاہ پاس میرے شب تیکر فجر پیائے
 بسضائ چہ مسافت ہندی پنج ست کوہ کچھانی
 جتناک آزماواں ہرگز نہ مناں میں اڑیا
 بلٹھا آپ شاگرد روانہ چاروں طرف کرانے
 ہر جاگہ جاو کھوکیوں ہووے ختم بھانا
 ہنتہ پھر کے اس سیر کرانے سچ جلیپ سنائے
 وضو کرے ولی بھی گلاں نال استاد پیائے
 جا کھچھے شاگرد کنوں اوہ سارا حال بتانے
 تیک فجر سی نال آساڈے عالم نے فرمایا
 پس اعتبار کریندا عالم نالے تا بعداری
 ولیاں نوں توفیق خدا میں نڈن لطف خندانے
 وچہ بہلوال مزار مبارک خلق زیارت آئے
 وعدیاں الاٹال مثالانہ کرتنگ خیالی
 شوقانندی آگ تیزی یادے خود ہوئے ناخانی

اہل ایمان دا قبیلہ شاہ پیر جہانی

اسدے روضہ ناصیہ فی لوک کن کنی

غزل

حضرت نوشہ سر عالم صفت نہ کیتی جاوے
 حضرت عیسیٰ تن مردہ نوں از سر نو جو اوے
 نیلے تبارع اس دے بھی آسمان تمامی
 ان لوں ابد نیلے جو سووے باہر علموں ناپیں
 کن دا اثر نہ ہو یا پیدا چد اس صید کرایا
 غیر اللہ دی نفی کیتی پرتا بہت ذات الہی
 شرکان نال فتنے جہاں دورے فرمائے

جام انعام آبدے اجر عہست دریا کھپاوے
 پر نوشہ دکناموں ندرہ دل مردہ ہو جاوے
 تو سن گردوں ہٹھاں اسدے خلقت ہم بناوے
 شروع اخیر کھپانے سب کچھ فضل خدا فرماوے
 مرغ او ادنی انشاخ توحیدیں قابو وچہ لیاوے
 وال بدن انگشت شہادت حدت گیت سناوے
 گرد مزار احرام فلک ات خوب طواف کرانے

جام ابدی پر باقی عالم پر محمودی پائے
خوان اکراموں پر بزمہ چینی لفظ سجا کر دے
قاب تو سین بلا شک استھیں فخر ہمیش کھا
لی مع اللہ الا صدرہ نوشہ نت وجا دے
ہر خطہ ہر پیلے نوشہ اپنی و در و کھا وے

نہ جانناں سرستی چشماں ساقی اپنے والی
نظر الطاف اکیہ لاندی مس طلا فر دے
پایہ فعت ذات ابدی نوش حاجت معراجا
صفت بلند ابدی خود سدرہ اچی منزل پائی
موسیٰ نول کوہ طور او پر رب لن ترانی کبیا

مثنوی

تاج عرفان لایت دا چند زوشہ شاہ عرفانی
ید بیضا میساجد م محبوب ہو یا حق تعالیٰ
اگلیاں اندر قایق رتیبہ بانسی جنت لیجا دے
اندر پیرے ذات خدایے مخفی جان ضروری
مات ہوئے فرخ تاباں گئے حجت سی از رانی
حکم قضا قدر و ابدہ نوشہ شان نیبا سے
کل جہان ہو یا اس تابع فیضوں ہیانہ خالی
در وائے پرمتھا گھسے ملک ابدی و ربانی
گلگونی واکسب کر نیے بلدے خوب بہانے
عاشق ہوئے لڑکی او پر حب مجاہدی ہوئی
ذات انہاندی جالب کھو کھ شرف کھول سناے
تاج عنایت سر چہرے ات کسب ڈہوئی

ولیاں چہرے یگانہ صاحب سند لامکانی
مطلع شمس انوار غیوبی چہرہ نوشہ والا
مخزن راز اسرار الہی سینہ پاک کھا دے
جدانہ آذات خدا تھیں ملی معیت پوری
آبجیات کلام ابدی بھی چند سورج تابانی
نام ابدی اور دکھاون لوک قدسی سارے
آبجیات خضر و اجانوں نوشہ الب عالی
لوح محفوظ اسرار الہی دل اسد انورانی
نوشہ حاجی ولی زمانہ پنتالا مکا سے
اک گھمیاں بٹھایا نوشہ کسب سکھے گلگونی
عشق اندر گھمیاں حضرت خود گھمیاں سداے
پیوے دے تھیں بزرگ آسے ذات نہیں گونی

حکایت

اک دن کہے برادر تائیں میں معلوم کر دیا
قطب مانہ کر سہی سنوں اچا شان کھا دے
عالی رتیبہ ہر اک نالوں رب ممتاز بنا دے
اندر حال محاسن اسدے اک کتاب بناواں

شیخ رحیم اک چاچا اسد بزرگ رب بنایا
گھر تیرے اک نور نہفتہ رب پتر بختا دے
دوہاں جہاناندی سراری رب سنوں بختا دے
شیخ رحیم بزرگ آہا جے ذکر تمام لکھاواں

وقت وصال وصیت کیتی آسنے پرتائیں
 قبر بناو اسے جاگہ مرقد اسان کچھپانوں
 ہوں غناب برآمد تازہ ریدے پھرے خزانے
 یاد خدا تھے زہد ریاضت سے تقویٰ و صرف ضروری
 متقیانندی چھی منزل اسد اس بخشائے
 اندر خلق خمیر اسدے جرعہ سٹ ستاری
 ذکر مبارک نوشتہ والا صبح مسافر اسے
 وچوں نسل بزرگاں بیشک اشرف کھول سنایا
 دور آہا بہلوال اتھاؤں سچی گل سنائی

بہت کرمت استھیں ظاہر پیں لکھان نہیں
 ہوں غناب برآمد تازہ جہری جگہ مکانون
 غرض بنائی قبر مبارک جہری جگہ مکانے
 باپ نوشتہ داوولی زمانہ ریدی اس حضور
 ست واری حج کیتا آسنے درجے عالی پائے
 نوشتہ الاجام پلا میں اساقی اک واری
 تادل اشرف یاد خدا وچہ محویت خود پائے
 ماں اہری نام مبارک بی بی جیونی آیا
 کہہا نوالی وطن مبارک پینڈا کوہ ستائی

شام صبح کرو پڑھو مطلب ضروری

کرسی بی نوشتہ حاجی اتھم لکھان پوری

کرسی نامہ

وحدت دہستانوں بنیاد و دھس حق تعالیٰ
 اوہ ہویا گھر ہوئے پیدا جیونکر روشن تارا
 گل محمد گل عرفانی وچہ بستان صفائی
 ہوندا کولوں رفیق ہوئی اندر باغ عرفانی
 کان ہدایت جان اویل اوہ مارک دنیا فانی
 اچھر شوق محبت اندر رنگیارنگ حضور
 مندوئے گھر پیدا ہویا جسدے شان گرامی
 بھرتہ نامی شخص موجد تابع عالم سارا
 ذی عزت سی ملک زیادہ دنیا دین و ساوے
 سچن باپ گرامی اسد اصوت بہت پیاری
 شاہ قطب آسمان عرفانے آہا قطب حقانی
 داؤن شاہ سخاوت والا قایق وچہ امیراں

پوری

نام علاؤ الدین آہا پیو حاجی نوشتہ والا
 نور الہی اوہ منظر باپ جلال سہارا
 ہو ہویا گھر ساہن پیدا مخزن نور الہی
 نور شمع عرفان الہی موج الدین ربانی
 نام اویل اوہ سبل کرم دا بحر وچوں عرفانی
 جالب اسد باپ مبارک فہک جیویں کستوری
 بھی سلطان ولایت والا اوہ سلطان گرامی
 صاحب لطف الہی آہا نامی ساند سہارا
 کوڑ آہا پیو اسد کامل دشمن کوڑ کراوے
 کوڑ روشن نام مبارک رجبویں انواری
 کھو کھو نام پیارا کامل آہا مرد ربانی
 آئین شاہ بزرگ آہا جو سر سالار فقیراں

نام لطیف مبارک بندہ لطف کمال و دایا
صاف سینہ زنگ ہو یا ہو یا عم منافق مبارک
ایہ سب نام لکھے میں صدی حضرت نوشہ والے

شاہ گوراپو اسدا آہارب ممت از بنایا
برکت شاد علی حیدر دے چکیا عالم سارا
اشرف انگوں یاد کریں ایہ سبھے رحمت والے

عالی شان دولت نوشہ حاجی عزت والا

نام علاء الدین پسر مخلص خوش نعلی

مثنوی

اندر بطن مبارک مال دے حضرت نوشہ آیا
دین مبارک باد فشتے ہوز زناں گھر سبھے
عیش خوشی و چہ ہونے ستارے بندے نور انواری
سورج پر دے ظلمت و چوں جلدی باہر آیا
مشتتری خبر ہوئی جد ہندی یعنی نوشہ والی
خوشیاں اور واہ کھلا غمی نہ رہندی کوئی
دے جاوے یہ خاص بشارت اپنی بی بی تائیں
نام محمد حاجی اسدا میرے بعد رکھائیں
نال اعزاز کریں تربیت اوہ سرار الہی
کچھ دن گذرے نوشہ الاسوج رب چڑھایا
بی بی نون فرمایا حضرت لطف کرم دراہوں
گھر تیرے فرزند لگانہ پیدا رب فراٹھے
جد تیرے گھر پتر ہونے کرینوں آگاہی
روز مبارک وقت مبارک سورج چڑھیا توری
زہرہ مشتتری نعمہ خوانی نال خوشی دکاوں
شاہ سلیمان سنیاجسم دوڑے ہوئے آئے
پاڑ پوٹاک مبارک اپنی جامہ اوس بنایا
ہرم کرو حفاظت اسدی پالوشنقت پڑوں

مثل چراغ منور خست گھر ماں دا چکیا یا
زینت زریبا ندر آسمان اوہ واسبھے کھتے
فلک ملک چہ رحمت پھر خوش ہونے کواری
کے عطار و حرف سعادت نجت ازل فرمایا
سودا نقد سعادت والا لگا کرن خیالی
خاطر حج گیا پیو اسدا رحمت رب بری ہوئی
قطب زمانہ گھر و چہ پیدا ہووے بعد اسائیں
خلعت نوشہ والی دیوے اسدا سرتے تائیں
آپ گیا اول کئے اسپر رحمتاں سنے پائی
شاہ سلیمان قدم مبارک پنڈاں راس پایا
نور پشپانی چکے تیرے ہوسی فضل الہیوں
ہو ورنے لی جو اسدے کہ لوں نیا فیض چھٹھوے
وضع حمل دا ویلا آیا کیستہ فضل الہی
نوری تھال فرشتے جھاڑن او پر شاہ ضروری
مشکل حل حاجی ہوئی گل نخواست جاوں
لطف کرم تھیں نام مبارک حاجی اس رکھو آئے
پیرا بن کر نال حفاظت کھو شاہ فرمایا
نہ ہووے تکلیف کوئی اس حکم جیہیں سرکال

اک دن رُجھی کماں اندر نوشتہ مسندی مائی
 اُس دی غرض پنگوڑہ چوری کر کے نال لجاوے
 خوف کناں اوہ کچھے ہٹدی چتیا ڈگنہ مار
 سُن کیفیتاں سپاری دوری ہوئی آئی
 پھرنی بی نے حال چچیا یا سی ناپاک سمانی
 کچھ دن کچھوں بیٹھن لگانوشہ پیر جہانی
 اندر صحن مکان لگے مہن پھرنے پیر جہانی
 جس گھر حضرت رسندے آئے اندر صحن مکانے
 اک دن آئی آفت کوئی مہ جادون سبگیاں
 حضرت بی بی شاہ سلیمان نوں دیئے آن گامی
 پت تیرا جو کھینڈن لگا اندر صحن مکانے
 پت تیریاں نکھیاں جھلن بھی کر دے گمانی
 اسدے بعد نہ بچھے کوئی و پیرے اندر گایاں
 مدت کچھوں باپ لی دا جج کر کے آجاوے
 ماں کہیاں پت ستا ہویا قمر جیویں آسمانی
 باپ گیا خود پاس پترے ننگا اس فربایا
 صاحب شرف کمال پیرے فوراً سخن سنایا
 پس صورت اس صلی ہوئی باپ خوشی فرماوے
 اسماعیل مبارک اسدا پیونے نام رکھایا
 ہے ہجوم زیادہ لوکاں اس خاطر گھر سامی
 دو تن روز ہے وچہ گھرے ہووے سفر دا
 گھردی کاروں بی بی تائیں فرصت نامیں
 نور پشانی چمکے اسدے بھی اقبال روحانی
 نگرے طرف جوع زیادہ کردی اسدی مائی
 دتا چھہ خیال وڈے دا حضرت بی بی مائی

وچہ پنگوڑے آہاجی پس اک عورت آئی
 سپ وڈا اس نظر میں آیا جو حملہ فرماوے
 ماں اسدی ٹس کھول حقیقت جادے کوئی
 پتت پیارا ستا ہویا خبر نہ آسنوں کائی
 پس فرمایا وقت پلیدی نہ ہونہ روز نانی
 گو دیاں پنے ترفے لگا رحمت دی از زانی
 دن اتیں قدر دہا جاوے آئی جلد جوانی
 پنڈ دیاں گایاں اوتھے بیٹھن ویلے ات بیگانے
 مالک روں تے عم کھاوے دینے پھرن دیاں
 شاہ کیا ای نہیں تعجب سُن ہاجی ہی مائی
 آن اٹھاوے گو دی جگن اُسوں ملک ربانے
 گو پنے نال لباس نہاندا ہوئے بلوٹ پچھانی
 پس بہتات ہوئی وچہ مالان گایاں سونیاں
 جلد کھاوے پتر میرا بی بی نوں فرماوے
 خوش چہرہ خوش صورت بیجا جیوں نو کنعانی
 صورت پاک خاوند عالم اس ویلے بدلایا
 نہ تبدیل کریں توں صورت میں واقف خود آیا
 مدت کچھوں دو جا لکار ب سہوں بنجناوے
 خوشی ہوئی وچہ پنڈاں شہراں فضل خانو پایا
 رہے دام نہ اندر گھرے اسدا باپ گرامی
 دولت مال زیادہ آہا سہی اوہ سفر بہانہ
 حضرت حاجی یاران ساں ہوئی عمر جہاں میں
 اسماعیل عمر نہ ہوئی پنج چھہ سالن پچھانی
 اسدی تربیت اندر مصروفیت پائی
 اسماعیل بیمار رہے مہن غیرت حاجی سائی

دودھ و چوں جو مکھن نکالے اسماعیل اوہ کھاوے
 ورم ہو یا ہتھ بی بی سے اس کا رول ملن سزایں
 جد آزار زیادہ ڈٹھا حاجی نے فرمایا
 بیشک ہوگا آرام آزاروں رحمت رب و نوا
 دست مبارک نوں پھر ملیا صحت ان لفظی
 اسے بعد ڈرے مال اُسدی کمی مکھن پاوے
 سارا حال لکھاں جے طفلی لکھیا جانے نہیں
 وہیہ لاندی عمر مبارک جلد حضرت ہی ہوئی
 سرو آزاد آقا حضرت صفت نکیتی جاوے
 چھٹی مرداندی اس قوت اللہ لوں پائی
 جو کوئی ونی پھڑا اسدا دست بازوٹ جاوے
 جے اتفاقا اس پڈنوں گھیرے دشمن کاٹی
 تیرکمانوں دشمن اپنا حضرت مار ہجاون
 اک اسی اک دشمن گھیرا سا رہا پڈن گدا نہیں
 دو تن کس اک تیرن دشمن دشمن کھلویا
 سینو لو کو نسون نہیں بھج گیا پڈن سارا
 پس سب دشمن ہوئے اکٹھے لگی ہون لڑائی
 ایسے کئی اک جا کہ حضرت کرے لڑائی
 جس لشکر وچ حضرت شہدے دشمن جنگ کروا
 طرف جہاد کبیر ہو یا ہن کروا یاد الہی
 شوق محبت ذکر خدا جہاد وافر زور و کھاشے
 ڈیر جنگل وچ لگایا خوب ملی تنہائی
 پانی رولی اتھ نہ آئی صرف عناب صحرائی
 گھاہ کھاوون نرات ہمیشہ کرے ذکر الہی
 مدت بعد اک قوم چاندی اس جنگل چہ آئی

تھورا حاجی نوشتہ تائیں مال اُسدی بخشاوے
 دن انہیں بچپن ہوئی وافر دروایا نہیں
 اچ دا مکھن سارا اینوں جیکر تہہ بلایا
 پس مائی اس سارا مکھن حاجی ہتھ پھڑاوے
 مکھن وڈ فقیراں دتا نوشتہ حاجی بھائی
 نصف و نصف برابر لدا ماں انصاف کرے
 مجھ حال سناواں سارا ہون فضل نگاہیں
 عشرت عیش آرام زیادہ کھڑی لوندی سوتی
 غیرت بخش رشتہ شاداں شرم سفید کھاوے
 رستم زال بہادر دے پرا تھہ ریس کیائی
 شیر خمد و اکون مقابل پر جو جان گولے
 نس لوک لیکن حاجی کرے خوب لڑائی
 اک تیروں کمی تھہ مارن غلبہ پورا پاوون
 نس گئے سب لوکین حضرت پھڑے کمان نہیں
 پر سردار انہاں اٹھرا یا تھہ ہ مار کھلویا
 صرف اک لڑکا باقی رہیا اوہ بھی نس مارا
 آخر دشمن نسا اکوں کم ہوئی چستدائی
 دشمن چرہ یوزنگ دیو چھ فتح ولی ہتہ آئی
 ایہ جہاد صغیرا چھ دیو سے بن داسروا
 نال ریاضت ذکر خدا خود باطن ملی صفائی
 شیر خداد الوکال ولوں اپنا رجوع ٹھاوے
 چھ چھ کوہ ویرانہ آنا چاروں طرف سجائی
 کھا کھا کرن گزارہ جھوت چیز نہ دوجی کاٹی
 و نیا ولوں لگنا یا رب تھیں لو لنگائی
 پاس نہاں اک مرد پر ہتہ سر تھہ پیر آئی

تند بیکانہ خواہی لکھی او پریشانی
 سر دیکے وچہ زانو اپنے خوب نشست لگائی
 بحر تجلی حق اندر اوہ بندہ غرق ہو جاوے
 مرداں دیکھ حقیقت ساری اپنے گھڑوں جاوے
 روٹی دودھ پیالہ عورت لیکے فوراً آئی
 بحر تجلی تھیں سر باہر حضرت جدوں لیایا
 آپ گھڑے ہتہ بندہ کے دونوں حضرت نظر اٹھاوے
 دو تین گھٹ پتیا دودھ حضرت روٹی کھا رہی ہیں
 وقت اقطار اک جام ہمیشہ دودھ دا پیش لگان
 عام ہوئی مشہوری حضرت بھی سندی خود مانی
 ایسے شوق الی اللہ والا اپنا زور دکھاوے
 سنے نوشہرہ تارڑاں الاحضرت او دہر جاوے
 کرن سکوت اوتھے حضرت جگہ پسندوہ آئی
 جس حلاوت ذکر الہی جس وافر پائی
 جاگو تارڑ جگہ پیاری باپ اوتھے لیجاوے
 وچہ تعلیم قرآن مقدس مدت کچھہ ومانی
 اوہ قرآن پڑھاوے ان کے اندر خواب نسامی
 جد استاد تلفظ سندا مخرج خوب ادائی
 علم لہنی بلیا تینوں تیسے شان نیاسے
 خوش ہو کے پھر رخصت دتی اس ستا دحقانی
 اے ساتی دے جام صراحی عشق محبت والا
 رحمت الاجام پلا میں ساتی اشرف تائیں
 خرقہ عاصی لایا تو شروع بھائی

کرن روایت حاجی دے گھرو مجھاں کل آیاں

بدن برہنہ حبسہ ننگا خلوت کرے نہانی
 اوج فناہ پر شہر کھولے کر دایا دلہی
 استغراق اندر ریائے وحدت دے فرماوے
 عورت تائیں حال حقیقت ساری جا سمجھاوے
 پیر آواز سنی تہ حضرت سر چکے او سجائی
 عورت مرد پیالہ دودھ دال کے شاہ نکایا
 ڈٹھا دودھ جو مدت کچھوں نظروں لوں او
 مرد بڈھی یہ پیشہ پھر پیا حاضر ہوں سائیں
 ظاہر باطن کا سراروں دونوں رنگے جاوے
 منتاں کر کے نال لیجاوے اوہ صاحب دانائی
 مرشد پھڑنے دی ل خواہش حضرت دے تداوے
 خوب جگہ دریا کناسے بحر جناب دساوے
 یاد خدا وچہ قائم ہندے دل دی نال صفائی
 شوق ہو یا میں پڑھنے والا پڑھنے علم الہی
 اک قاری نے حافظہ کے زانوں قدم رکھاوے
 خواب اندر دو ملک کے اک دے دل خواہی
 کل علوم بیان معانی دسن آن گرامی
 نال تعجب کے معلم ختم علم ہو یا لی
 حاجی گل حقیقت دستی پیش استاد پیارے
 وچہ نوشہرہ تارڑاں آیا حضرت ولی ربانی
 بھر بھر دیویں مستی والا سووے کم سکھالا
 لطف عنایت داد رکھو میں تینوں ذکر سنائیں
 پہلے بیعت ن د کوئل پیر ن

پچھلی رات لیجاوے بیلے نو کر نال صفایاں

دونوں اسان بیلے چردیاں یاد خدا خود کر دے
 مہاں جٹ آہا جس مجھیں چو دیاں سن اک جاوے
 مثل کمان خمیدہ کمرں خدمت کے سادیں
 نال اسٹے چرن ہمیشہ ذن اگر ہو جاوے
 یاد خدا خود کر لو حضرت نال فراغت پوری
 بہت شریر و ڈاٹے ظالم سنوں بھاوے ناپیں
 عرض کیتی میں دو سو مجھیں جنگل و چہ چراواں
 وقت صبح ہمراہ کھڑاں پھر شام پی مڑاؤن
 اتفاقاً اس پہلے دن ہی مہاں پار ہو جاوے
 وچہ اھاٹے بیلے میرے کون چراو نہارا
 دہشت زدہ ہو یا اوہ نوکر لرزہ سنوں کھاوے
 اک غضب دی بھڑکی سنوں بار یا اسدے تاپیں
 حضرت کیا میں خود پہلے تینوں سی فرمایا
 کہے یا لی تیری خاطر میں چپ کران تداپیں
 خوف آہا جو کرے بے ادبی دیوے تندرہ ایذاپیں
 کی اس قدرت طرف اسٹے نال بے ادبی اوکے
 اس اتنا اندر اس مجھیں مویاں اک سو چالی
 مہاں کہے بے ادبی بنتھوں یہ دانستہ ہوئی
 چہ ہر ذات مرید اک آہا نام سلیمان بھائی
 عادت حضرت دی ایہ آئی رہن چناب کنارے
 رستے وچہ غریب اگر کوئی ملدا شاہ دیکھاپیں
 ملے اگر کوئی غنی ولی نول دولت مند کدیں

اوسے جاگے دو جے لو کیں گایاں مجھیاں چر دے
 نوکر اس دا سمجھ حقیقت خدمت اندر آئے
 عرض کر نیدا مجھیں دونوں کر ہمراہ اسائیں
 میں خود چاراں شام صبح دل میرے حضرت اوسے
 نوشتہ کندا میں ایہ سنیا مہاں جٹ ضروری
 اٹے کوئی پرندہ اوتھے دیوے تندرہ ایذاپیں
 خاطر طمع ہمیشہ حضرت تا کچھ فائدہ پاواں
 کدوں شناخت ہووے سنوں مجھیں کون چراو
 ویکھ کہے ایس دیاں مجھیں کہرا اٹھ چراوے
 کس تخصیص لی اجازت اسنے دس اسانوں یارا
 پتوچ حقیقت ساری سنوں اٹھ ستارے
 آن ایالی خدمت رویا کرے بیان ایذاپیں
 مہاں سخت شریر اذیت دیوے گا بد پایا
 ورنہ تن سر جدا کر نیدا چھڑا سنوں ناپیں
 حضرت کیا کی طاقت اس دیوے دکھ اسائیں
 ہاں البتہ برائیتجہ آگوں مہاں پاوے
 عورت سنے خاوند اگے ذکر کر نیدی غالی
 زیں اوپر جامتھا رگڑے حضرت دین ہوئی
 بد اعتقاد ہو یا جو بچھوں خدمت کرنے کا ئی
 کدیں کدیں طرف شہرے دن دی سہارے
 کرن توجہ شفقت افریالے کرن عطاپیں
 طرف امیراں حضرت حاجی کرے توجہ ناپیں

راہ اندراک جاگے دو نکھی خاص نشیبی آہی
 بیٹھن الی جگہ برابر صاف جیویں ہو کھائی

نقل

الکدن گزے اسے اہوں جاگہ نشیب امہ آئی
 سچے کھبے طرف وکھین سدیہ حضرت جادون
 اُسدی طرف ڈٹھا حضرت کون کوئی اسجائے
 چکلا در کسے تھیں چھپے کون کوئی ایہ جاوے
 کسے کہیا ایہ وضع فقیری پر متکبست زیاہیں
 وکھ لوانگا وضع فقیری نالے چال نرالی
 شخص کوئی اک مخلص آسا را حال سناوے
 روز ازل دے دہون فقیراں ب دست بنائی
 گردن ٹھیک نہ ہووے جسدی کون در ستاوے
 پس گردن خم ہوئی اُسدی تتر چھپے ہو جاوے
 اس معوی نوں گھرنوں کھڑے سخت اذیت پائی
 کرے دست عقیدہ اپنا دور خودی ہو جاوے

چکلا در اک بٹھا ڈٹھا حضرت ولی الہی
 نیویں نظر انا ندی آبی جھاتی کتے نہ پاون
 لااوبالی طبع نرالی نوشہ پاک رکھائے
 کبر غرور منگاروں اپنی دہون بلند رکھائے
 چکلا در کسے جے مرٹ کے آوے ایسے ایہیں
 کبر غرور گواواں اسدا گردن توڑ غوالی
 جو جو چکلا در سناوے عرض حضور کر اوے
 کون کوئی ہن سدا کر سی حضرت گل سنائی
 کرے ارادہ پھر جو اسدا بھارا بھارا اٹھاوے
 لڑکھک پیاسا اسدا چھپے بدعا ولی کر اوے
 چوہدری مہاں سدا ایہ کل آئی قلب صفائی
 ادب کرے بھی خدمت حضرت بھی اخلاص و دہاوی

نقل

نال مریداں مخلص حضرت اکدن سفر کرانے
 شاہ جہان شاہنشاہ عالم آہندش اتھا میں
 مسجد وچ فریدی آہے صاحب ذکر الہی
 رخصت ہو کے کرن ارادہ قبرائے دل جائیے
 عبد ہاب کھتے تدیاراں ہے ایہ مرد الہی
 زمین او پر اس قدم مبارک ہرگز ناہیں اون
 فارغ ہوئے زیارتاں کر کے وچا نونوں ڈویا
 کہن مرید جویں خود مرضی اسپس مطیع فرماناں
 سی پہلوان اک شاہ نے رکھیا کشتی جہر وادو

طرف لاہور سیاحت خاطر اوہ حضرت آجانے
 عبد ہاب اک شیخ مقدس آہا اتھ تدا میں
 نوشہ حضرت بنیا جا کے خوب کرامت پائی
 کراں بیارت ولیاں سندی فاتحہ جاوے
 عالی شان خدا دا بندہ فیض اس نامتناہی
 استخیں و دیکے اللہ و تون ایہ خود منزل پاون
 کون کوئی وچہ کسباں کامل پھر حضرت فرمایا
 حضرت کہیا مرضی ساڈی وکھیاں پہلواناں
 کشتی والے زور ہمیشہ روزہ طے رکھو اوے

روزے نال کریندا کشتی دشمن جلد اٹھاوے
حضرت گئے سمیت مریداں اسد پائس تائیں
جڈن نگاہ اس حضرت اوپر پئے جاندی کواری
کیا توں کرین نال اسدے کشتی شخص تائیں
نوشتہ کہیا کشتی کرہاں خوف سانوں کوئی
ہس سپاہیلوان کیا ڈرجے کشتی ہو کرنا
اپنا زور لگاویں سارا دیکھاں تیرے تائیں
حضرت ہتہ اپنے نوں پھڑکے زور فرہ کچھ لایا
ہر ناخن تھیں قطرے خونی ہنشا کے جاری
عاجز ہو کے غدر کنناں چہ پیراں شاہ سے آیا
بیس بھٹا میں بھلا حضرت عفو کرو میں تائیں
شاہ کیا مقبول ہو یوں توں لٹے چہ فقیراں
اک دو جہ تھیں دیکے طاقت مند خدا فرمائے
کرے خوار تکبر جس دم شیطان سی فرمایا
پس پہلوان کرنیا تو بہ اپنے استبکاروں
پھر جانے نوشتہ حضرت صاحب کنار
لے ساقی و جام صراحی جو مصبوح صفائی
نظر کر م کر اشرف اوپر جام مجست پاواں

ذکر ان میں بیعت انوشیروانی

سرخس کڈھڑیں داو نال آرام لکاوے
سی بیٹھا پہلوان اتھائیں وکھین ولی اتھائیں
بہت قوی تن قامت بالا رحمت ربدی ری
یا خود زور آزمائی کرہیں مینوں حال بتائیں
نال استاد پھڑاں میں پنجہ حجت پوری ہوئی
ہتہ اپنا کر میرا پنجہ قوت کر کے پھڑنا
زور کیا کچھ تیرے اندر مینوں زور دکھائیں
چور ہو جاوے ہڈیاں کچھ اوہ رو یا کچھ تیا
جان لیا پہلوان کرمت زور و ایت طاری
ہو شرمندہ پیراں اوپر سرد ہر کے تیا
کر مقبول نظر و چہ شناہا کراں بے ادبی تائیں
پر توں نہ متکبر ہو ویں لگے خاص امیراں
دعوئی خودی تکبر والا ہرگز پیش نہ جائے
لعنت خانے اندر اس نوں اللہ تیر کر آیا
شاہ عنایت افر کرے بھی منظور پیراں
آن زیارت کرے لیکیں نہیے وروں سادے
بخش شراب کہاں میں شائبش بازنیت زیبائی
تلخ داغ ہو یا شور آہوں شیریں کام بناواں

شاہ سلیمان شہد پھر باقیست بنائی

ذکر بیعت

خواہ اوہ رہد ریاضت اندر آہے طاق زمانہ
جس دا شیخ نہ ہوئے اسد اتین ابلین تیاں
علم حقانی سینہ سینہ کہندے لوک سیاہے

ایسے باجوں مرشد کوئی بہیمانہ مرد رہانہ
واقف سن میں حکموں حضرت طالب دیکھاں
باجمہ متری مرشد کائل نہ کوئی بندہ جانے

تخم اول جو بچیا جائے اشرفیہ بتلاوے
 رشتہ جذبے نے دل اسدا اپنی طرف کھچایا
 باہوں کیتیاں طلب ملدا پس مقصودا پہانی
 طلب کھڑے ریادی طرفے سیل ارادے میں
 طلب بکھڑے نوں وئی طرفے ہر کوئی جانے کھڑی
 جدوں قلابہ شوق اندر دل محکم جگہ بنائی
 اکدن اتفاق سنجو سنیاولی ربانی
 یا خدا وچہ حال اسنوں استغراق ورائیں
 ایہ خوشخبری سنے حضرت خواہش مکمل ہوئی
 کالی وچہ رہے اوہ ملاں پس جانے سن باریاں
 ملاں کل حقیقت دی شاہ سلیمان واپلی
 شوق دو بالا ہو یا زیارت ملاں نوں فریادے
 پس طرفے بہلوال وانہ جد ملاں ہو جاوے
 ملاں تے شاہ حاجی دونوں نال ارادت جانے
 ملاں کرے بیان حقیقت حضرت کرن نگاہیں
 نظر جدوں ل حاجی کیتی حال اس دا بدلیا
 پھر حضرت نے ملاں تائیں ایہ ارشاد سنایا
 کراں سپرد امانت اسدے جو میں پاس کھائی
 پس فرمایا آجا حاجی پاس اسدے آئیں
 نوشتہ حاجی اٹھ نشتابی قریاں پر سرد ہر دا
 قاضی رضی زبانوں کہند انظر ولی جد پائی
 اک پہلو پر نوشتہ رہند خواب خوش نہ کوئی
 اپنی خبر نہ غیباں کوئی جام سکر دا چڑھیا
 اک نظر تخصیص منتر لاں سچھے حاجی طے فرمایا
 عجب عجیب اوہ مرشد جسے اوجھاتی پائی

اندر کھیتی دل دے شاخاں اسدا پاک گارے
 آئی طلب گریباں چورشتہ جذب کرایا
 ڈھونڈو مقصد راہ طلباں تخصیص ایہوراہ صفائی
 طلب سایے نوں سپرانی بیشک کھڑے سدائیں
 طرف علاج لیجاوے بیشک جو زخمی تے دردی
 ہر اک طرف تلاش مرتی کر دا ولی الہی
 ملاں اک کریم مقدس ذکر کرے رحمانی
 شاہ سلیمان اوہ خادم جسے بہت عطا ہیں
 شاہ سلیمان اگے مینوں لیجاوے مہن کوئی
 ملاں نام کریم اول جا ملیا ٹول ابرار
 وچہ لایت ہند اسدے لائمانی ہے عالی
 خاص زیارت خاطر مینوں اوہ ہمراہ لیجاوے
 سد بلایا نوشتہ تائیں پس تشریف لیجاوے
 شاہ سلیمان اگے ونویں بعد سلاموں آنے
 وانگ کلی کھل پندرا حضرت رہی کاوٹاپیں
 نال عنایت لطف ملی نے نوشتہ نوں آزما یا
 بہت اڈیک اسانوں آہی اسدائیں گھلایا
 شکر خدا جو وچہ حیاتی اسان زیارت پائی
 غم اندوہ جدائی والا مہر دور کر آئیں
 حضرت سینے نال لگایا فضل خدا اکبر
 اک نظر تخصیص اشرفیہ سب تن ماہ ہوش نہ کائی
 نظر ولی اکسیر بنایا رحمت رب دی ہوئی
 قرب حضوروں تے سارے کرن عبودا اٹھیا
 پردے کل معانی کھلے رحمت جھڑیاں لایاں
 راہ عرفان تمانی دتا کسر نہ رہ گئی کائی

خاص محبان کے دحق اللہ نظر کر م فرمائیں
اندر راہ محبت کمالاں لطف کمال گمائیں
جس محمد حاجی نوشہ رتبہ عالی پایا

میں عزیزوں جنت والا سدہ راہ دکھائیں
کر اسخ اعتقاد الہی نالے ہو عطا میں
نال اجازت عالی مرشد گھر اپنے نوں آیا

نقل

وچہ دریائے شوق وصالاں موج اوچھا لاکار
پنج فرسنگ گیا جد نوشہ چور پئے وچہ ایسے
چور کس نہ خیر کے نوں رستہ اید ہرناہیں
خبر نہ شاہ نوں رستے والی مجبور آہمراہی
پچھوں شاہ سلیمان تائیں خبر خدا فرمائی
پہلے راہ روانہ ہوویں صلی راہ او ہائی
جد آواز سنی مرشدی نوشہ ولی ربانی
پہلے رستے مر کے پندے بازاں وانگوں جانے
دو تن میل آہا بہلوانوں مرشد نظریں آیا
موسی وانگ ڈٹھا گوہ طوے مرشد کاقل تائیں
شاہ کیلے حاجی تینوں چوراں خمب پھسایا
ایسے طرح ہمیشہ حاجی جد مرشد دل اون
کھڑے ہوون جاٹیلے اوپر چھائی نال گون
ڈاہنجی بھلاون حضرت اوپر حاجی تائیں
کرن تعجب نوکس استھیں اسدی جہ کیانی
کھانا بہت لذیذ لیاون نالے تر تر کاری
لطف کمال کنوں ڈیاون حضرت نوشہ تائیں
پھر ارشاد زبانون کر دے حاجی لایق آیا
حسد کر نییے یار قدیمی کیوں اس تہہ پایا
پہلیاں نالوں رتبہ عالی اس نووار دپایا

طرفے شاہ بہلوال سلیمان قدم اٹھے دربار
کر کر شیریں گلاں حضرت ہو جانے ہمراہے
پس مکار دوجے راہ پندے شاہ ہر اتہناہیں
چوراں نال روانہ ہوون صاحب شاہ ہنشاہی
پس آواز کرے یا نوشہ اید سر راہ نکائی
دین فریب تسانوں اہرن کے اسہ نکائی
چوراں کچھوں سٹے کچھا ہاں اوہ محبوبانی
اک ٹیلہ بہلوالاں لاکے حضرت نوشہ پاندے
اوپر اس ٹیلے دے حضرت نوشہ گل نفس لایا
نال نیاز خلوص گا وچہ پیریں شاہ تداہیں
پر کی طاقت مکر کرن جد حافظ رب کھایا
شاہ سلیمان اڈیکن آگوں رستے اندر ہون
دونوں رکے گلاں کر دے اپس گھر آون
اسدے اوپر چادر اپنی پاون شاہ تداہیں
الامرفوق الادب آکھے پھیر لوکائی
میوے طرح طرح داکے رکھن ولی غفاری
دست مبارک تھیں پھر لقمہ پاون مٹتے تداہیں
الامرفوق الادب مزہ اسان خود پایا
عالی شان مدارج نوشہ تائیں کیوں بخشایا
حالانکہ خود اسیں لیائے مزہ سخن دایا

نظر عنایت جو کچھ تھے ہو کر کسے پر نہیں
 مرد زناں کو دل ہی حالت شاہ سلیمان پانی
 کروا امت حضرت ملاں نام کریم جو سائی
 اس آگوں انکار سنایا اس وچہ راز کیائی
 جد ملاں انکار کیتا میں کراں امت نہیں
 پیش امام محمد حاجی اس ویلے ہو جائے
 فارغ جڈن نمازوں ہوئے حضرت ملی ربانی
 نوشتہ داہنتہ پھریا ورنی آگے نالوں
 ہولا بہت سبک تر آہنتہ اوہ آگے نالوں
 ریس کرین حاجی والی اسدا قدر گرانی
 ہر کالے ہوتا بیع حاجی کر یو جو فرماوے
 لفظ قدیم نہ مر کے کسنا گئی قدرت ساری
 حاجی اج سلیمان ہو یا شاہ نوشہ بن جاو
 جو حاجی و تابع ہو یا نے مقرب بھارا
 نافرمان ہو یا جو نوشتہ ور ہو یا دربار میں
 حضرت حاجی منزل آتی نال ادب جد پانی
 فضل خدا حق اسدے شامل کرم کرے شاہ بھارا
 اے حاجی میں تیرے کراں سپرد تائیں
 پت میسے تو دتیرے بیسے کرسن تابعداری
 اگر خطا انہاں تھیں ہووے اتے پردہ پائیں
 پھر فرمایا یا ابراہن تائیں کر یو تابعداری
 جسوں شوق خدا ہووے یا پس حلجی دے او
 اسان کنوں ہن رخصت ہونا حاجی یوں طابا
 طرف محمد حاجی جانا فیض طلب فرمانا
 حکم ہو یا جد یا ابراہن تائیں حاجی داہنتہ پھریا

حسد پیادل سبحان یاں خبر ہوئی شاہ تائیں
 تروں اذان مؤذن دتی کند اولی الہی
 دو تن واری حکم دتا ہوا گے مرد الہی
 کٹر ادھر فان کھلا اتھ ملاں عرض کیتائی
 حکم محمد حاجی ہو یا بنو امام اتھ تائیں
 الامرفوق الادب حق اسدے شاہ فرماوے
 ہنتہ مبارک آگے کرے نوشتہ ولی بچھپانی
 دوجے ہنتہ وچہ ہنتہ ملاں اچھڑ یا راز کمالوں
 فرمایا اج قدر تیرا کھٹ ہو یا فضل کمالوں
 ہنتہ تیرا اج ہلکا ہو یا حاجی کنوں بچھپانی
 جس راہ آکھے حاجی چلو اسے راہ چلاو
 اج مقدم حاجی ہو یا رحمت ہووے باری
 فرق تمیز دو ہائے اندر ذرہ نہ رہ جائے
 وچہ دربار سلیمان شاہ دے سنوں تہ سارا
 طوق پیانگل شیطان الارو ہو یا سرکاروں
 رخصت طلب کرینا الکرین حضرت نوشتہ بانی
 طلب کسے فرزند تمامی ہو یا کرم اکھارا
 کہ تیرے تہ طاہر باطن دو فرزند تائیں
 حال تیرے تھیں خبر انہاں پوری بہ کوری
 کریں عطا از کرم کمالوں بخشے رب نہائیں
 حکم نہ موڑو حاجی والا اندر عمر ان ساری
 راہ خدا وچہ حاجی ولوں نظر عنایت پاوے
 ہاں اتے نہ ساڈی طرفے بند اکھیں فرمانا
 راز الہی استھیں لہجہ دوجے راہ نہ جانانا
 بھی اے حاجی طالب او پر نظر عنایت کرنا

نور عرفان انہاں پر چھڑکین تا وہ فیض اٹھاون
 کرے محمد حاجی عرضاں شفقت دون سوانی
 کراں او اشکر یہ وافر پر چہ ملک ہمارے
 نام حسین لقب شاہ دولاو چہ کجرات پیارے
 شاہ رحمان چہ کھوکھر ہند صاحب تیرا لہری
 شاہ مسکین قلندر بھارا ابراہیم سہارا
 جاگو تار اندر رہندا مانا اسم گرامی
 لکھوال اک حوتار تیر میراں شریف پیارا
 جس موجود بزرگ لیجھے اندر ملک سائیں
 ایسے بزرگ ہندیاں سندیاں منیوں طاقت نہیں
 حضرت شاہ سلیمان کبیا گل سچی تندرہ ستیالی
 وقت صبح جد گھڑی سعادت دوجے دن دمیائی
 حاجی پاس گئے اکٹھ حضرت سدکے پاس بٹھایا
 رات گذشتہ ولی تمامی پاس تیرے سن آئے
 دوجی طرف میدان اندر بھر حاجی قدم جبار
 ہر دو طرف دو حد قائم سمبھناں فرمایاں
 سٹے گیند لگے ہن بازی نسن واہو واہی
 پہلی ضربوں ہند ولایت پتوں باہر جاوے
 ہو رکے نہ سبقت ہوئی تیرے اوپر بھائی
 تیک قیامت سلسلہ انہاں ہووے جاری ناہیں
 تیرے کنوں ولایت تیری ہتہ مریداں آئے

بادہ شوق وصال پلاوین خالی مول نہ جاون
 حق میرے منبول ہوئی جو طرفوں لی الہی
 ولی خدا دے صاحب عنایت اک درجے تخصیر بھارے
 کیلیاں اللہ بھی اک بندہ عبد السلام سہارا
 بھی چدر ہر سلیمان کے وجہ کھارہ مروری
 طاہر مہیاں ولی اک بداجسرا گرم اکھارا
 نام حسام ہزارے اندر زدا کر ذکر مداحی
 جھڑے ملک اندر ایہ بزرگ ہو یا دور انداز
 کی طاقت جو دچہ انہاں دے حاجی سے کدائیں
 کراں ہمیش چہ انہاں دے مسئلہ حل کر لیں
 انشا اللہ بھلکے سہارا دیاں جواب صفائی
 وگی ہوا اللطاف بانی عم کھیں ملی رہائی
 حل سوال کراں میں تیرا شاہ صاحب فرمایا
 وچہ میدان اک طرف کھلوئے شاہ صاحب فرمایا
 گیند اندر میدان شاوون سخن خصوصاً
 اک طرفے قندار ولایت دوجے ہند تیاں
 بازی جت لہی اک ضربوں فتح حاجی ہتائی
 دوجی ضرب خراساں پتوں گیند گذر و اجاوا
 جیا کوئی سبقت کرنا چاہے کرے خطا سجاوی
 صرف اک سلسلہ تیرا جاری و زقیامت نہیں
 دنیا و چہ اولاد تیری خود وافر علیہ پاسے

نقل دیگر

میں اک وزیر سلیمان شاہ نے نال ہوئے ہمراہی
 ہو رہے سی ہمراہی کوئی وجہ دربار لیا یا

سنوں وایت بھی اک درجے حاجی نے فرمائی
 پھر کے ہتہ ولی نے میرا سینہ پر رکھوایا

موقعہ دیکھ غنیمت خلوت میں اندر تنہائی
خواہش ملی رکھان میں حضرت کتلقین انجلیس
ایس شغل مشغول رہا تا آخر ویلے تا میں
بھی فرمایا اے بابا میں عاجز فقرنتانا
کی جانا تلقین کیانی رہے رستے والی
حالت ندوں کر گوں ہوئی بدلیا ہو روزمانہ
دل چاہے پھٹ جاوے دہرتی اندر اوس سماں
سخت جیران ہو یا اس سخنوں کھل گئی چترائی
تدے حضرت اگے اگے پر میں تیکھے جاواں
گھڑ پھنچے تدمر شدیے فیض لوکاں نے پایا

عرض کیتی جو کرم حضوی حدب نہ کافی
راہ الہی منزل اوکھی کر آسان اسائیں
حضرت غصے ہو کے میرا جھاڑیا ہمتہ تدا میں
شیخ بزرگ تلاش کریں جا جو ہو ولی ربانا
جا کوئی بزرگ بھارا پکڑیں شان ہون جس علی
شالا ہو رکھے نون ایسا نہ لگے تازیانہ
عرق ندامت تھیں میں پانی پانی ہو ہو واں
سخت ندمت شرم ہوئی کیوں کیتی ایگل سائی
عرق خجالت داغ پیشانی غم واں میں پاواں
اپر وچہ جیاتی میری ایسا وقت نہ آیا

مقولہ مؤلف

نہ اعتراض کرے کوئی بند لایق نہیں عواں
کیوں اس ایسا سخن سنایا جس مرشد گڑایا
سخن اجیبا کیہا اسنے جس تھیں راہبر بھارا
دیاں جواب جو برانہ آنا جو کچھ عرض کرایا
بخش زیارت مینوں اللہ آرتی سخن سنایا
ایسی کار نبی تھیں ہوئی غور کریں اچھائی
اجے بھی شبہ رہے کچھ باقی کراں تسلی پوری
اول ایہ جو مخفی ناہیں صاحب باطن والی
پھر جو دل دے ازوں واقف ہووے ولی الہی
دوم ہو یا نون امر تو ہی ہووے سارہ کیانی
جیو کر چاہے اوس نہلاوے اس نفں سمجھ نہ کوئی
سو من نگاہ اک کامل مران چہ درگاہ پنچا دے
پھر حاجت تلقین کیانی خاص میدان تا میں

حاجی کنوں اجیبا کلمہ خدمت وچہ کراماں
شکم ہائی وچہ ولی جو آما کی اس نے فرمایا
ہو جاوے ناراض کدائیں ہووے ہند کارا
حضرت موسیٰ نبی خدا نے کی آہا فرمایا
لن ترانی اگوں سنیا اللہ نے جھڑکایا
عجب نہیں جے ولی خدا تھیں کارا جیھی آئی
دو تن وجہ کنوں ناراضی مرشد کے ضروری
راز دلاندا ظاہر ہے خود اہل دلاندے تا میں
پھر جے کرے سوال کدائیں سخت ادبی آئی
مردہ ہووے غسالان خود اس ہوش نہ کافی
لا نعم دی طاقت مویاں ہرگز مول نہ ہوئی
کل مراتب اک نظر تھیں ساکے فرماوے
خفگی دور ہوئی پھر شاہ دی غصہ بہتہ تا میں

نقل دیگر

وقت صبح اک روز محمد حاجی مرد در پانی
 عرض کیتی وجہ خدمت شاہ دے بہتے یا تہائیں
 میں نا واقف جنہاں کولوں حضرت کرا گا ہی
 بہت ہوئے جو قرب کمالوں تھے خصت ہوئے
 ملک پیر انہاں دے ہوئے پرا تھ آون تاپیں
 اک تماناں چوں آوے روز وصال اسائیں
 آخریلے حضرت حاجی پہنچے گا خود راہوں

مرشد شاہ سلیمان اگے اوہ آلا بیٹھا جسانی
 یار بھلا کچھ دنیا اندر جبیکر ہوں بتائیں
 شاہ کہیا جو یار اسٹے کامل مرد الہی
 لہندے چڑھے چاروں طرف سے میں نے ڈھونڈے
 اپنی اپنی خدمت او پر اوہ با مورسدائیں
 کفن فن مشہور شامل ہووے اوہ از طرف سبھائیں
 خدمت چہ سلیمان شاہ دے حکم ہووے رکا ہوں

کہا جب پڑی دور سے ان پر اکھ
 آیا میرا ڈھولنا چارے سے بنے رکھ
 بہمان کا اہل شاہ

ہو رہی تھیں حضرت کرے حاجی نوشتہ تاپیں
 راز نیازوں واقف کر کے رخصت کرن پیارے
 اک دو ماہ گذرے پچھوں آیا وقت وصالاں
 وقت اخیر اوہ دوست آیا ذکر جہداسی کریا
 گھردی طرف دانہ ہویا جانستے وجہ آیا
 اکھ کہلایا شاہ سلیمان فوت ہوئے دفنائے
 اپنا فرض ادا کیتا میں خدمت داری ساری
 جڈن محمد حاجی سٹیا جلدی ہوئے روانہ
 نال مرید لے کچھ اپنے فاتحہ پڑھے سارے
 حجرے چہ سلیمان شاہ دے کرے مراقبہ تاپیں
 اک منجی پھر طلب کرائی او پر خواب کرائی
 اندر حجرے سے اکلے اوہ محبوب الہی
 عرق مبارک جسے چوں ہو یا اتنا جاری
 گذر گیاں و گھڑیاں ابویں پھر بیداری پائی

راز نہمانی سرالاہوں دیوں پتہ انہاں تاپیں
 مٹکے جاؤ وجہ نوشہرے کہیا اولی سہارے
 شاہ سلیمان طرف خداوے جانے کمالاں
 غسل کفن تھیں فارغ ہو یا غم تھیں روواریا
 حاجی طرف بہتہ کسے پیغام سلام گھلایا
 وقت او پر میں حاضر آیا فضل خدا فرماوے
 آپ تہیں بن پہنچو جلدی نوشتہ مرد غفاری
 مرقد مرشد وجہ بہنو الال آوے مرد ربانہ
 او پر مرقد شاہ سلیمان چپ کر بیٹھن تاپے
 زرد ہووے رنگ چہے الال سنج کدین بتلا تاپیں
 حکم دنا کوئی پاس اسٹے نہ آوے اسجائی
 چادر او پر لیکے بستے اس وجہ راز کیائی
 جامے منجی تر ہو جاوےں جیونکر باران باری
 شکر خدا فرمایا موہوں میں اوہ محنت پائی

خدمتِ اہق پورا ہو یا پھر ارشادِ سنا سے
 تاجِ محمود اک نکڑ ایدیا دوریا ہو یا آیا
 ادبِ تباہ امیرے اوپر فرضِ خدا فرما سے
 امیرِ بابِ بزرگِ قنادے خاص قنادے تائیں
 سرسری بنی کر ساں خدمتِ لوں بانوں جانوں
 مذہبِ لوں آزاد ایہ آہا چھوٹا صاحبِ جزادہ
 ظاہر چیزاں طرفِ جاؤں خویش کمن نکوئی
 عرض کینی جو مرضی ہووے حکمِ اسان فرمانا
 کوئی گناہ خطا جے پلٹھوں ہووے صاحبِ جزاد
 اندر بحرِ عطا غرقاؤں میریاں گلِ خطائیں
 سی پایندِ شرعِ داجی نوشتہ مردِ الہی
 پس سیریا صاحبِ جزادے جانا سیرے اپیں
 پھر جس حال اندر اس ویلے اوہول رکھائیں
 دن تے رات ترقی ہووے اندر حال تسمائیں
 اسے بعد احوال انہاندا کردار ہی ترقی
 بھی دو جا فرزند و دیرا شاہ صاحبِ دایا
 حرص ہو اوں اس آزادی ظاہر باطن سارا
 پس سنارِ خلافتِ سنوں حاجی نے پنہائی
 تاجِ نیابت سیر پر دہریا مشکل کار اٹھائی
 مدت تیک سے ساتھ حاجی اہبِ خلقت ساری
 پھر حاجی خود وطن مبارک طرفے واک اٹھائی
 نورِ خدا پیشانی اوپر ہر دم و دہا جاوے
 بیڑے دوروں خلقت آوے حاجت مند سائیں
 اے ساتی دے حدت و الاجام ساں سرخابی
 دو تن گھٹ عشق دے جاموں اندر حلق چوہیں

شاہ صاحب کے فرزند انور حاجی پاس ملا ہے
 نال ادب کے اسدے تائیں شاہ صاحب فرمایا
 عشرِ عشیرہ خدمتِ میری جو کچھ باپ کرے
 کیتا اسان حوالے تائیں خدمت کران سدا ہیں
 ہر ممکن میں کر ساں خدمت ایہ گلِ حق پھیمانوں
 وچہ درستی باطن ہر دم رہندا سی آمادہ
 مثل قلندر مشربے واہ وارحمت ہوئی
 گرمی سرسری جو کچھ بھائے میں سچک چلانا
 شکن پونے منٹھے اوپر وچوں نال ارادے
 نظر عنایت کرم ہمیشہ پس منبول کھائیں
 چاہندے کہیں خلاف شریعت ہو و انر نکالی
 کہیں خلاف شریعت حانا ہرگز نہ کرنا ہیں
 نور عرفانوں خلقت ساری نور انوار بتائیں
 بخت سعید سمانے سعادت ہو فرزون سدا ہیں
 جو گل کدہن ہووے پوری ہووے جان سنگی
 رحم داد مبارک نام اس فضل کرم اسایا
 وانگ پدرا راستہ آسے فلک حسن داتا را
 اوپر مسند باپ کرم رکھے قدم صفائی
 پشگہ نکر دایت بدہا کر دے راہنمائی
 اوپر مرقد شاہ سلیمان حمت ربدی طاری
 طرف نوشہرے ترقے اوٹھوں مرضی جویں الہی
 خلقت گرد جمع ہریلے او فرہندی جاوے
 فیض اٹھاؤں ظاہر باطن لوکین شام صبا جیں
 دل ہو خالی ذم ہر دم تھیں ہووے دور خرابی
 اوپر بامِ عشق دے نینے تائیں قدم رکھائیں

بے محمد حاجی نائیں اخطاب کیالی

اللہ لوں نوشتہ ہو یا عمر کی جد چالی

غزل

قرب الایہوں نوشتہ والا لقب مبارک پایا
ہر اک پتہ ذکر مبارک نوشتہ نوشتہ کردا
چھٹی مرغ سمندر جنگل آسدریاں صنقماں کردا
ازماہی تاناہ مشور ذکر کمال اس ہوئے
مصطفیٰ جو نگر و چہ نبیاں لیاں و چہ یگانہ
جو کوئی اس درگاہ اکتانال خلوص ہو جاوے

ذرہ کو لوں سورج ہو یا رب ممتاز بنایا
جن انساناں اسدے کو لوں باطن فیض اٹھایا
حرم خانے و چہ کبریائی دے اہہ مقصو اس پایا
وصف جمال کمال اہدے نے لک خلق بنایا
فانحہ وانگوں صفت لیاں و لکے نام اس آینا
حلقے و چہ شیراں کھرداں سدا شرف و دہلایا

مناقب

عصر پاک لطیف نہاں دجا بد دنیا پر آئے
و چہ سمندر شوق الہی جڈن خواص ہو جاوے
و چہ کبوتر خانے دنیا اس شہباز حقانی
اس دنیا دے قیدی خانیوں اچانت سائی
مجنوں انگ محبت و طناں اندر قلب سائی
حکم است کنان و چہ لولے قالو ابلی سناوے
و چہ صحرا بنائی جاگہ و تی چھڈ آبادی
محکم کرے ارادہ حضرت ترک کراں اس نائیں
جد تک ملی مراد نہ پاواں لو جو یوں کرے انان
ایس تجر و دے چاہ و پوں باہر قدم نہ پاواں
یوسف و انگ اس عشق جیوں مرغ کنعان کھاواں
جڈن جمال کمال سخن دامترودہ صل سناوے
جس عاشق نے جان نوازی لو پر بار سنبے

نام محمد حاجی دہریاں حاجی فرمائے
عزالت خانے کل خزانے عرفانی اوہ پاوے
شلخ تجر و آتشیان کیتا شوق تقارباتی
پانی اندر جو نگر چھٹی راحت جان اٹھائی
قید بدن تھیں دل اکتا پار و نت ملے الہی
ہر دم ہی ستاوے ہجرت شوق صل دہا و
یوسف و انگ جیوں و چہ پدے ہندی نیر وادی
اس چاہیوں باہر آواں روز قیامت تائیں
ایس تجر و تھیں بین باہر کیوں و ان نائیاں
جد تک نہ تو دیوے رستہ نہ جنگل تھیں جاواں
بن مشرودہ دیدار الہی باہر قدم نہ پاواں
دوسو جان آکر ہیں ہووے نوشتہ فد اکراوے
جیوں منصور چھپے وہ سولی دن کھندے

اندر عشق گناہ ہے زنی جانوں قیمت والا
 چالی روز اندر چاہ جنگل جد میعاد گذاری
 اک ایالی اوسے چاہ پر پہنچ گیا اک واری
 چاہ عمیق اندر اس ٹٹھا یوسف نظر میں آیا
 جاتا وہیں یہ آدمی زادہ پھسیا درد بلائیں
 مثل عواصاں غوطہ مارے موتی باہر پیسے
 جڑیں ایالی زندہ دٹھا اوہ گوہر تابیانی
 گیا ایالی دودھ لیاوے حلق اندر شاہ پیسے
 کرے ملامت حاجی سنوں کی تیری دانائی
 اندر قلب آسٹے وافر شوق تقالی
 نال تحیر دندان اندر انگل حضرت پائی
 اس اثنا الہام ہو یا جو طرفوں غیب الہی
 کئی مرادوں الی کھل دی گیا عیار از سینہ
 ہن نور شبید عرفان چڑھائی قلب او پر فرمائی
 کنوں شراب است پیارے ہن پوین مخموری
 کراں جمال تیر میں ظاہر و چوں الیں حجابوں
 جا خاطر تسکین اتھاؤں ہیٹھ درخت فلانے
 ابر زلال نہ ہر یا کیتیا برگ شمر نہ آیا
 ہڈیاں وانگ ہو یا بوسیدہ خشک نہیں ہریالا
 توں عیسے دم تیرے کولوں ہن تازہ ہو جائے
 غیب الہاموں جڈیں بشارت حضرت نوشہ پائی
 ہیٹھ درخت خشک دے جانے خشکی ہی کوئی
 وانگ مسیحا دم دنو نشہ قدم جڈیں اتھ پایا
 برگ شمر سب تازہ لگے دور ہوئی عریانی
 دگی نیم الطاف الہوں برگ رخت ترائیں

جان فدا راہ مرداں ایہو نہیں عشق سو کھالا
 سوز فغان دل ریشوں حضرت کرے گریہ اری
 فیض الہوں شخص ایالی کردا مدد گاری
 حضرت نوشہ شور فغان تھیں آسمان اٹھایا
 اندر چاہ ایالی جاے باہر کرے شہ تائیں
 سوچ وانگوں اوہ گوہر جگ دشمن جان پڑے
 خوش ہو یا خوش ہو یا وافر شکر کرے رحمانی
 سکر گیا کچھ ہوئی افاقت حضرت سخن سناوے
 کیوں اسن ہوں باہر کیتیا منزل گاہ جھلائی
 پرتوں آن مزاحم ہو یوں لذت گل گوانی
 خفگی کرن ایالی او پر کیتنی بری کسائی
 کیوں اندوہ کرے نفس حاجی مرضی ساں بہائی
 شمر عرفان ملے ہن تنوں دل دا ویکھ آئینہ
 ظلمت دور ہوئی لہرا ہی جاندی ہی سیاہی
 مست ہوئیں عرفانی جاموں نخت ملیسی پوری
 ذاتی نور مشاہدہ کر ہن چک ردا نقابوں
 مدت تھیں جو سکا ہو یا ویکھیں فضل ربانے
 رنگ جمال نہ بو وصالاں استے قدم جمایا
 وانگ گدا ایہ خالی کاسہ قدرت ایہ چالا
 مقدم خیر خضر تھیں سینہ استے رنگ حطابوے
 کرم الطاف جناب الہوں اعنایت آئی
 حکم خدا تھیں بکت قدماں سبیری پری ہوئی
 خشکی گئی تے سبیری آئی زندہ رب فرمایا
 طوبی وار سرفر قد ہو یا جرہ شاخان چھ پائی
 نوشہ نوشہ پیسے پکارن آسمان بندیاں پائیں

طرف آبادی جانے حاجی پرایہ سنن آواز ان
جن انسان و خوش طیوراں اہو گیت سنائے
ذاتی نور شہود کرے پس ہو یا لطف الہی
ہر اک کن آواز ان سنیاں نوشاہی نوشاہی
اسدن تھیں ہر جاگہ اندر ایہ و زنا را جاری

نوشہ آیا نوشہ آیا صاحب راز نیاز ان
ہر اک چیزوں نوشہ والی پاک صدایہ آئے
ملی تجلی اللہ ولوں نوشہ پائی مشاہی
از شاہی تا ماہ مستور اہو گیت سنائی
ہو یا سلسلہ نوشاہیا نداداواہ و ارحمت باری

مناقب

ساہن پال آہا اک بندہ عاجز تے ناتانا
پس فرمایا جے سرداری دی خواہش ہے کائی
شاخ کلاں اک کھ شربہ دی سرو پر کھوئیں
ساہن پال اک شاخ لیا یا سرو پر کھ آیا
پھر فرمایا شاخ اک دوجی جلدی نال لیا ئیں
ایہ جھنڈا ہے میرا بھی اولاد آسا ڈی والا
چو دہری تمہاں جاں دربارے خوش ہو کے راج جاہ
پس ساہن تعمیل کریندا جیوں حضرت فرمایا
ساہن پال گیا چپ کیتا وچہ شاہ دے دربار
وقت سوال جواب شہانے تمہاں کہنے کوئی
تمہاں والا نام نہ لیوے کوئی وچہ دربارے
تمہاں جاتا وچہ دربارے پچھے اسان نہ کوئی
پس گھر باری کیتا آسنوں اپنا دخل ہٹایا
کار بلند ہوئی ہن آسدی اللہ حکم و دوائے
سب کاراں سرکاری اندر ساہن جخلہ پاپے
عرض کریندے باپ پتر آنو شہ دے دربارے

لطف کرم تھیں جاہیا نوشہ اس سردار بنانا
جھنڈا اک لیاویں گھر تھیں نوشہ کل سنائی
اسدے پچھوں موضع دی سرداری بیشک پائیں
بہت خوشی چہ آیا ساہن مرہ سخن دا پایا
پہلی شاخ برابر اسدے دوجی آن رکھائیں
جاہن دوجی شاخ لیا جو فضل کرے حق تعالیٰ
نال آہدے چپ کر کے ساہن اپنا قدم اکھاوے
چو دہری تمہاں جد دربارے قدم رنجہ فرمایا
پاس کھڑا جا تمہاں دے اوہ بولیا نہ اکوارے
ساہن نال کر کے شاہ کلاں شاہ ارحمت ہوئی
کار ہوئی ہن ابترا سدی نوشہ کم و گائے
ساہن پال ہن میرا بیٹا آستے رحمت ہوئی
ساہن نون مختار کریندا نوشہ اس و دوائے
وچہ تھیلے حاکم ہو یا واہ دا حکم چلاوے
فکر کرے ہن یہ بندی دلعساہن عرض کر او
اس جاگہ جے قدم رکھو تا ہن وون پیون بار

چو دہری تمہاں کا یہ فرزند تھا۔ چونکہ تمہاں گستاخ تھا۔ اس لئے مودب بیٹے کو اس کی جگہ دینی مناسب

مجھی گئی۔ محمد حبیب اللہ عفی عنہ ۱۱۔

اس جاگہ اک موضع والی ہیں بنا رکھاواں
 عرض قبول ہو جاوے فوراً حضرت کے دربارے
 جد اس جاگہ پنڈوسا یا اس وانا نام نکایا
 حضرت نوشتہ اسے جاگہ کرن سکونت داری
 اتفاقاً اس جاگہ اندر بارش ہوئی ناہیں
 موضع رکھ چناب کناسے حضرت جان تھائیں
 نیکو کار لوہار آنا اک صد الدین اک نامی
 پیلچہ اک بناوے مینوں کہی کن جس تائیں
 حضرت کنڈا کار فقیراں اول ٹھیک تھائیں
 کہے لوہار تہیریاں گال کیتیاں ساں فقیراں
 کسے نہ مائی نہیں تئی اس بنیادی کاروں
 حضرت کیا میں ہاں عاجز بہت حقیر نتانا
 پیلچہ پس اس جلد بنایا کر کے تیز بھڑایا
 اوسے وقت لوہار پیارا غش کھاوہری بھڑا
 سرتن جھاڑے حالت اپنی جاں دیکھے بدئی
 نال ارادت خدمت کردا شرف حضور و نایا
 اسد اہال مفصل اتھے پر گنجائش ناہیں

حجرے تے گھر پاک تھانے اوسے جگہ بناواں
 چودہری نماں بھی خوش ہووے بھی بیاسا
 سہن پال چک اس لوکاں کر کے نام بلایا
 لوکاں تھیں متاراواہ و ارحمت ہر دم طاری
 کمی ہوئی وچہ گھاہ چاریدے پون لوکاں اندر
 تا کچھ فیض پہنچا و ن لوکاں خبر کسے اتھائیں
 گھر اسے جاگہ سندے اسنوں خوشی و لی گرامی
 کہے لوہار صبر کر تھورا اتنی جلدی ناہیں
 پچھوں ووجہ کم کریں ہے جلدی میر تھائیں
 پر نہ کسے توجہ کیتی کم ہو یاں تدبیراں
 تائیں ترک علائق کر کے پیر لوکاں رکڑوں
 پےجے تیری خواہش ایہا ہو سی فضل ربانا
 حضرت نوشتہ طرف چنابے جلدی قدم اٹھایا
 مدت پچھوں ہوش اس ہوئی قدم دلیری ڈرا
 نال خلوص ارادت خدمت اندر آیا سائی
 نال بزرگاں بزرگ ہو با صد الدین سدایا
 دو جیاں گلاں ہو رہن جو لکھے حبیب تھائیں

تقل

جنگل نول جانے حضرت اکدن وقت صبح
 اک فقیر بھریا مٹھیاں پر غالب تہیہ آئی
 شتر سوار اوہ بلیا اسنوں قوم بلوچ اوہ سائی
 کہے فقیر کھول توں آؤں کس مطلب کہے
 ساہن پال اک موضع سنیاب بحر چناب کناسے
 میں کیا میں تھے نوشتہ تہا یا اتھائیں

راہ اندر اک موضع آیا کرن آرام اتھائیں
 پانی پیون جاوے کھوہ نول اسنوں کوئی
 عورت اک بھالی ماو پر نظر فقیر اوٹھالی
 کہے سوار خوشابوں آیا مقصد نال لیائے
 شوق زبیرت نوشتہ مینوں اندر ایس دیارے
 سن بلوچ ہو یا خوش افرغم رہندا کچھ ناہیں

ڈگیا قدراں اوپر شاہ دپایا فیض ورائیں
گھر وچہ کاراں ایہ سب کردی فتنے واپچھانی
شفقت کر و سلامت اکھیں نور بصارت آوے
غیر نظر نہ کدہرے پائی نیکی پر آمادہ
انوں اونٹ اتار بخدمت عورت نوں پنچایا
برقعہ چک نظر ول ساڈے دیکھنے نال نگاہیں
فضل خدا تھیں روشن کھان کرد اولی الہی
خادم دونوں ہوئے شاہ دناں خلوص صفائی

خواب کنوں بیدار ہو یا جد حضرت نوشتہ سائیں
عرض کیتی یا حضرت میری نیگو کار سوانی
نظر ابدی گھٹ ہوئی حضرت مشکل کار ہو جاوے
سی باوچ خدا دا بندہ نالے نیک ارادہ
حکم ہو یا لے آویں عورت پس نزدیک لبیا یا
حکم ہو یا جو عورت تیری بیٹھے پاس سائیں
جد عورت آبیٹھی اگے چکی نظر اٹھائی
حکم ہو یا گھر جاوے عورت پس اندر راوہ آئی

نقل دیگر

مطلب اوس نیارت آہل بلد آن ضروری
چشت ولایت وطن مبارک دروں تمکے آیا
پیرانوالے سنگوں خوشبو مغز اندر اس ہوئی
اوپر حال غریب مگرم ہو یا شاہ تدا نہیں
خوش خندہ وچہ باوالہی اپنا آپ رکھائیں
جنجے جاوے انبوہ خلیق اسدے گردے او
رحم خداوا ہو یا آستے نوشتہ نشان و دھاو

ایک دن شخص کوئی صحراوں آیا وچہ ضروری
نام وطن اس پچھیا حضرت اس معروف بتایا
نام پیراندا سنیا حضرت آئی اس خوشبوئی
نظر احسان مگرم تھیں گھا حضرت اسدے تائیں
بھی فرمایا جس جا خواہش ہووے تیری جائیں
پس حضرت تھیں خصت ہو یا یہ کر نیدا جاو
اسدی خدمت ہر کوئی کر جا جس جا کہ اوہ جاو

نقل

ایک دن میں سا خدمت اندر بیٹھا دھوہ نکائی
بیٹھ گیا ل حضرت شاہ نوں گلان نال کر اڑے
توں خیال اک دل میرے وچہ عجیبانہ کھاوے
صاحب علم یقین ہوں گے رحمت حق تنہا نہیں
رہی رحمت او پر نہاں کسے رحمت باراں
برپا ہوئی قیامت گو یا روز حشر داپاواں

کنوں معمور نقل یہ آئی وچہ کتاب لکھائی
اک مسکین قلندر و دروں خدمت اندر آوے
وا فرگلاں کر کر آخر خصت طلب کر اڑے
روز قیامت شکل و نیا بعض بزرگ تھائیں
جھنڈے بیٹھاں پیر کھاوون بہت مریزہاں
راستی میں اس خیالے خواب اندر ہو جاواں

بہت ابنوہ خلیق آگاہ کرن سوال انتھائیں
 کسے کہیا ج روز قیامت قائم رب فرمائی
 دفتر عملوں کھولے ہوئے انصاف چکاو
 دیکھے تڈن ہزاران جھنڈے اک تھیں اک سویا
 بہت بلند اک جھنڈا دٹھا بسبھناں چہ تہائیں
 اے احمق کیا خبر نہ تینوں جھنڈا پیر کیلانی
 میں پچھیا پھر جھنڈا نوشتہ دسو کٹری جانی
 اُس کہیا جو جھنڈا نوشتہ ٹیے پیر کیلانی
 کنبل پوش کھڑا جو بندہ جھنڈا ہنتہ پھڑایا
 جس جھنڈے دیس ٹیے پنہگیا اک ڈاری
 حضرت نوشتہ جھنڈے بیٹھاں بیٹھاسی سجائے
 تازیانہ انگوں گروے حضرت بیٹھے یار تہائی
 ڈھکاپاس سلام کہیا میں نال آداب ضروری
 کس لگے معمور ایہ حضرت خاص مرید تہائیں
 بہت چنگا جو ایوں جلدی ساڈ پاس تہائیں
 جاگ تڈن چہ خدمت پہوتتا عرض سلام گزار
 اے معمور آگاہ ہو یوں تڈن ساڈے ارنیازوں
 جھنڈے صد ہاتے ہزاران ہون ورتہ شد
 پرہن طمع زیادہ ہو یا پھڑن مرید ہزاراں
 لایق پیری پیر نہیں اج مشکل کار ہو جاوے
 دنیا اندروانک سگانڈے پیر مرید ہزاراں
 طمع مرید کھنڈے افرولو چہ حرص ہوائیں

کیوں ایہ خلقت ہوئی اکٹھی خبر رہ میں نہیں
 تخت عدالت اوپر اللہ خوب نشست لگائی
 جھنڈے مینوں نظریں آئے رب سبب لگاوے
 خلقت بیٹھ انہانڈے بیٹھی مزہ عمل دا آیا
 پچھیا میں ایہ کسدا جھنڈا کہیا کسے انتھائیں
 سب اپیر جہان اوالی خاص محب ربائی
 اوہ ہے کامل مرشد میرا کر بوجہ آگاہی
 دو جیاں جھنڈیاں کولون آقا پچھیں جگہ فلانی
 جان لوں اوہ نوشتہ تیرا جسد عالی پایا
 اکھیاں نال تڈن میں ٹھار جنت بدی طاری
 اوپر تخت مرصع آہا حضرت دہوہ لگاوے
 حضرت فرمناں آہے چہ یاراں پاک گرامی
 کون کوئی تون پچھن مینوں نال توجہ پوری
 پس فرمایا حضرت نوشتہ بیٹھو پس آسائیں
 جاگ پایاں ایگل سکنے جاندی خوب کائیں
 ہس پیا تہ حضرت نوشتہ حافظ رب غفاری
 اندر حشر گروہ تمامی پون شان اس رازوں
 جھنڈے پیراں بیٹھ مریدان ہون خوشیاں کرد
 رجن اندر پیر نہ اون کرے پھرن پکاراں
 طالب فقیری لایق دنیا الٹی جاوے
 نر مادہ نہ جوڑا نہ اندا ساے حال خواہاں
 طامع پیراں دنیا خاطر وون ورتہ جائیں

نقل

قاضی رضی سناوے کلاں اکدن گری سانی

سرپراں تھیں ننگے حضرت تروئے نال صفائی

رستے اندر ریت زیادہ سورج خوب تپانی
 جے ڈگے چہ اُس دے اندہ ہو جاوے بریانی
 ریت تپتی تپ جاوے جسہ چشموں جاری پانی
 حضرت نوشتہ طرف میرے اک نظر بندوں فرمائی
 عرض کیتی کی طاقت مینوں جو تیرا پائیس
 عرض کیتی جل جاوے جسہ جان عزیز گواں
 کدیں بے ادبی نہیں کساں پیرا کرکٹ جاون
 پس فتراک لیا وچہ ہتھال سر زمین ہو جاوے
 گئی تپش گئی سب اونویں برکت ولی ربانی

وانگ انگیا کے تپ ہی ہرتی حد حساب کائی
 پیر میرینوں چھالے پندے پے جاندا وچہ پانی
 سخت مصیبت ہوئی مینوں بہت ہوئی حیرانی
 بھی فرمایا کفش میری پائیس خوف کائی
 شاہ کہیا چڑھتے کچھے میرے اوپر اسپ سائیس
 پیر میں گھوڑے اوپر حضرت قدم نہ ہرگز پاواں
 فرمایا فتراک پھڑپھڑ ہتھ مینہ بند برساون
 اوہوریت ہوئی تیخ جیویں خوف گھنڈی ہو جاوے
 سر زمین تیخ وانگوں ہوئی جیو کر اندر پانی

نقل

قاضی رضی حکایت وحی ایس جگہ فرماوے
 نام حسام بزرگ نزلے سنوں ملنے جاون
 کر کے چلی خرمین اندر اک خوشی اوہ لاوے
 سنے حسام جڈن ایہ کلاں غصے اندر آوے
 اندر خواب ہیسا اک صورت مینوں نظرس آئی
 پھٹ کے مینوں چہ ہواوے طرف آسمان لیجاوے
 نال تضرع عرض کیتی یا حضرت رحم کساؤ
 نوشتہ آیا جیوں شہبازاں کو مار اوڈاری
 آن رہا نے نوشتہ میرے ایہ ارشاد سنایا
 جے اوہ ج نہ نسا ایہ تھوں لیندا خبر تمامی
 میں چاہیا سی اتوں سنوں طرف زمین گاندا
 صاف سینہ پھر ہویا میرا غصہ دور کرایا
 غرض جڈن میں خوابوں گھیا شاہی مت آیا
 جیکر سنوں ایہ طاقت پھر کیوں نور آزمائی

طرف ہزارے خوشی محمد اپنی واک اٹھاوے
 رستے وچہ مجذوب اک بلیا وافر فیض اٹھان
 شکوہ میرا عام کرے حسام غصہ فرماوے
 غصے نال رنجیدہ ہوئے دل دی تپش و دہاوے
 ہیبت نال ہوئی بد حالت پیش نہ جاوے کائی
 جد نزدیک آسمان گیا دل خوف زیادہ آوے
 پیر اپنے انام دہیا یا جلد مرید بچاؤ
 وانگ چڑھی حسام تدا میں ہندا جلد خوری
 جاندا نس حسام اتھاووں جاندا نظر نہ آیا
 خون بلا شک ہندا اسدا کوئی نہ آج حاجی
 ایہ خطا معاف تئی کر پس اوہ جان بچاندا
 ایہ اذکار محمد حاجی خواب اندر فرماندا
 ویکھ اسانوں حضرت نوشتہ ایہ ارشاد سنایا
 نال ساٹے پیراں کر واک اسدی انائی

ڈٹھا حال خوشی ابد لیا جلد رضی گھر جاوے
 عجز کناں اس عرض گزاری کی ہوں تقصیراں
 خواب اندر جگدائیں جاواں پس حملہ فرماوے
 پیر مبارک سینے اوپر سے آن رکھاوے
 رضی اگرچہ واقف حالوں اسپر بھیر رکھایا
 حیاں نبوں ہو جاوے اسدا غم اس دہدا جاوے
 دن رات رضی ہی خدمت نوشی ہمیشہ آوے
 کریں سفارش میری جیکر نوشہ دے دربارے
 طحال مثالا رضی کرے نہ نین اندر آوے
 اکدن خوشی رضی دے پیو دی منت کر خیزاری
 باپ رضی وچہ نرمی آیا دلوں ارادہ کریا
 اندر خواب رضی نون حضرت نوشہ آف بیا
 اسان پسند سفارش نہیں خوشی کوی کواری
 اسپر باپ رضی اگر واماں خوشی تھیں پوری
 باپ رضی نون کسے روانہ طرفے ولی ربانے
 حضرت پھیر لیامنا اپنا ذرہ توجہ ناہیں
 بااخلاص مرید اک ہاشم لطف کرم فرماوے
 حضرت گبیا خلاف امر کیوں مینوں نساں ستایا
 اتنا رویا اتنا رویا سدا دھبہ کل گوانی
 عرض مرید کریدے جا کے حضرت دے دربارے
 رحم اندر دریا کرم داٹھا ٹھاں مارا اچھلے
 جا فریا حضرت نوشہ اٹھ لے رضی سایے
 میں جاناں واپس جاوین تک متاں ناہیں
 بھی جاناں متاں جد تک خاص سفارش تیری
 رضی کریند ازاری آما جس بہت وراہیں

پس رضی دے او ہو خوشیا عاجر ہو کے آوے
 میرے پاسوں خدمت تیری دس رضی تیریاں
 جان غناب غذاب اندر کوئی میری آکے پاوے
 ہڈیاں اوہ کر کھاوے میریاں بھارا جہا پاوے
 اصل حقیقت کولوں واقف ہنوں فرمایا
 خوشی ہو اندی خوشی گئی سب غم اندہ و دماوے
 ختم حیاتی ہوئی میری غیرت و ودیدی جاوے
 شاید نرم ہوون اوہ حضرت معاف کن انوارے
 دل وچہ آکھے جھیل خوری امرہ خوشی خو پاوے
 حال خوار بیان کریند اگر و سفارش بھاری
 کراں سفارش حضرت گچھند خوشی اس چرٹھیا
 کریں سفارش توں اسدی جتے تدرہ ستایا
 تینوں اس گزند پنچا یا ہے اوہ لوگ تھاری
 کراں سفارش حضرت آگے تیری جلد ضروری
 حضرت رضی گیا وچہ خدمت کرے سلام سگانے
 دتا نہ جواب سلاماں کھڑا رضی اتھائیں
 عرض کرے جو تینوں حضرت رضی سلام کرے
 شکرے رضی الگ ہو رو یا مینہ غم دا برسایا
 آب کھاں تھیں سرمنہ اسدا تر ہو یا بجائی
 رضی ہلاک ہو جاوے حضرت جھیل گچھند سارے
 حضرت نوشہ شفقت پاروں طرف رضی دے چلے
 آجا آجا پاس اسدا دے ہو جاوون پون بارے
 بھی مقصود نہ جد تک پاس پلچھدیں ناہیں
 نہ آویں توں پاس اسدا دے کر کے بہت تیری
 دروازہ تھیں گھلدا جاندا ہوں توں اس ناہیں

پر جہ جاتا شفقت پاؤں قدم رتجہ فرمایا
عرض کیتی میں او گنہارا حدیں بہت ورائیں
نفس ہوائے پھر یا مینوں میریاں بہت ^{خطائیں}
جیکر تہیں عاصی ہند انال گناہ ہزاراں
بالاخر شاہ کرم کمانے بخش دیوں تفصیلاں

حضرت نوشتہ راہ کرم سے خود تشریف لیا یا
جیکر و کچھو طرف گناہاں جگہ میری کوئی تاپیں
سزائیں پیراں تیک گناہوں میریاں رہے ہوائیں
کون تسانوں عفو کنندہ کہند انال سپاروں
در رحمت داد اکتیا پھر گھر آیاں تدسیراں

نقل

تاج الدین مرید ولی داپت معمر سدا سے
اک شب نوشتہ مجلس بیٹھے یا رائے ہم رہی
نہ مارو نہ مارو مڑ کے نوشتہ نے فرمایا
آخر تجھیں یار ولی تھیں کی ایہ سخن سنایا
دن چڑھیا تادوروں کوئی اک سو اراجاد
پانڈو وال اندر سی ہالک صاحب حشمت بھدا
شاہ چھپے چودہری صاحب جس کیفیت سی
عرض کیتی رب شیر گزار تی بخشیاں پیاری
یار تجھیں کی حال حقیقت س لے نمبر دایا
دو تین سو سو آریا جو خاطر قتل اسائیں
چالی شخص گئے ورائے باہر نہ کوئی جاوے
باقی دے اسوار گئے وچہ پنڈا ٹھا تلواراں
راواندر کچھ گئے ہووون مطلب انہاں ایہائی
خواب کنوں اٹھ میں بھی شہر باہر جسم آیا
میں جہ پٹوں باہر آیا اک آواز لگائی
جڈں آواز سنی ایہ میری خلق ہوئی آگاہی
اک نہ ہو کندی دشمن طرف اسافے آئیں
میں سیکے آواز انہاں تدمی جاندا پاس انہاں

نقل کرے اوہ اک حکایت راہ واخوب سدا سے
دست دراز کریندے نالے اچھی گل سنائی
یار حیرانی اندر آئے ایہ کی سخن سنایا
خود ظاہر ہو جاوے بھلے نوشتہ نے فرمایا
نام آنا شمشیر اس چودہری نمبر سدا سے
قدم بوسی کر ذکر سدا سے کر و اگر ماکھا ترا
خیریت ہے کیوں گھر نے گئی مصیبت سی
شکر کراں جو تیری خاطر ہو یا کرم عفا سی
اوس کیسا میں اتیں سنا آیا لک بھارا
چڑھ آئے اوہ میرے ویر دیوں سخت ایذا میں
کھڑے ہوئے در بند کریندے وقت قیامت آوے
تالٹن اوہ پنڈا ساڈا کر کھڑے سلم پکاراں
باہر جڈں شمشیر آویگا ماراں گے اسجائی
بدن رہ نہ بھی تن ادا قدم دلیر اٹھایا
لپنے پاراں نوں فرمایا ہوش کرے ہر کائی
بھی دشمن نقل خیر ہو جاوے کندی اوہ بڑا ہی
لے شمشیر بہادر جلدی پاس اسافے آئیں
میں آواز بچھاتی آہی دیر کیتی کچھ نا میں

چاروں طرف کر نیلے گھیرا پھرن نیز تلواریں
خوف ہو یا جو جان پیاری میں خود آپ کوئی
پس ٹھکانا میں حضرت نوشتہ آیا پاس اس میں
اسدے بعد خبر نہ مینوں سُدہ بدہ رہی کوئی
بعد گھڑی میں موش جو آئی دشمن ٹھکانا میں
جدیاں ایسے حکایت جو شمشیر ستائی
ایسے خاطر نوشتہ حضرت اپنے ہتھ اٹھائے

نار و مار کر نیلے دشمن میں پھڑکے اک واراں
دل و چہرہ یاد کیتا میں تینوں تیری پشت پہی
حال ڈٹھا سب دشمن والا مخفی رہیا تا میں
کی ہو یا کتھہ دشمن سارے مینوں خبر نہ ہوئی
نام معلوم کیا اوہ کتھے سن لشکر بد را میں
ہتھ اٹھا دن والا مطلب ظاہر ہو گیائی
دشمن اسر خاک آلودہ خود حضرت فرمائے

نقل دیگر

حضرت ہاشم ذکر مبارک حضرت دافرماوے
چھوٹی عمرے میں ساں ہند نوشتہ پاس سدا میں
رات اگر میں ننگا ہوواں اندر خواب کدائیں
سریاں چہ برہنہ مینوں ہون دیندے نا میں
اک دن حضرت ملنے خاطر خود و تشریف لیجاون
چونہ فرسنگاں کو لوں و افراوس مسافت آہی
بہت ہوئی جد سری مینوں وقت آنا سریائی
اے بابا دے لیف او پر میں سری بہت ستایا
گھر اندر تشریف جڈں لیجاندے ولی الہی
لطف کرم سی میں پروا فر حضرت دی برکاروں

وچہ کتاباں نظریں آیا نقل حبیب کر اے
اوتھے سوواں کھاواں پواں ہر دم شام صبا میں
حضرت نوشتہ میرے او پر پاؤں لیف تدا میں
بلکہ لیف او پر میں دیندے حضرت شاہ سدا میں
پانڈوال اندر خود حضرت مینوں تال لیاون
رات پئی میں ستا آہا ننگا بدن ہو یائی
خواب اندر ایہ میرے موہوں خود آواز بر آئی
دست مبارک تھیں خود حضرت لیف میر پر پایا
او ہو گل ستائی مینوں جو شفقت فرمائی
گنتی وچہ نہ آئے شفقت و کھین بہت پیاروں

نقل

طرفے چاک جڈں کچھ غلبہ بحر چیا بے پایا
لوک ہوئے جیران زیادہ غرق ہو سی آبادی
تدوں ولی اک پنڈوں یا مسجد خوب ستائی
نال زبان مبارک شاہ جیو ایہ اظہار کرایا

سو گز تہیں ہملشہ ہرن ڈماند انیرے آیا
رو پھر کھڑے دریا سانوں ہو سی غیر صودی
شخص کسے اظہار کیتا گل محمدیہ ستائی
اک لوٹا دریاؤں بھریا بھی موہوں فرمایا

اے شاہ جیوے مراد کوئی دوسرے جڑگ ہیں ۱۲

نہ آئے دریا اٹھائیں طرفے پٹہ کدائیں
 حضرت نوشہ سنکے سنوں ایر ارشاد سناسے
 اکلن ایہ اتفاق ہو یا جو موضع رکھ دیتائیں
 یاراں مچوں اکنے کہیا صد الدین ساریے
 جس دریا روانہ کتیا طرفے پٹہ سائیں
 صد الدین پتہ تلوے جس طرفے سی جاری
 اس دن سی طغیانی وافر وچہ دریا پچھانی
 نوشہ کہند اصد الدین دریا زور جے پافے
 چشمال کور خصم ہاں ہوں سچی گل سنائی
 بہتر ہے اس طرف چلاؤ حضرت دریا تائیں
 طرفے چکے تود حضرت حمت می ارزانی
 عرض کرے ساہن پال جو حضرت ریانیتر آیا
 حضرت کہیا میں بھی مجد ایسے جگہ بنا میں
 عرض مریاں پٹہ دیاں لوکاں بہت تقاضا کرا
 جوں تقاضا بہتا ہو یا حضرت ہوئے روانہ
 دو تن مار گئے سن حضرت طرفے بحر کنائے
 جس جاگہ دریا ڈرنا وے نیس غریباں والی
 دو تن جاگہ پار زمین نوں سی اس جاگہ آیا
 حضرت کہیا اس پاروں جے آگے آئے پانی
 پانی زور کتیا جس ویلے لوک پھوئے فریادی
 حضرت کچھ جوابت ذنا پر وچہ جواب سہارے
 پاروں جاجد رو پٹریا پانی خلقت عرض گزارے
 تیجا چاک میں مار ہروالو کہ ہوئے فریادی
 حکم مریاں نفس فریاد کھو اس دریا پانی
 اک مرید گیا وچہ پانی ماتھ لئی اس ساری

طرفے چک بلا شکت جافے ہوگے کاوٹ تائیں
 دیکھ لو اں چک طرفے کیونکر خود دریا آجافے
 کرن عبور کنا سے دریا نوشہ پاک نہ تائیں
 کتھے ہے وہ شاہ حاجی بیبا عبد السلام سہا
 آج دکھا سائوں کہ پتہ تیرا شاہ کدائیں
 اک نالہ دریا چنابوں سینو گل پیاری
 دہا وے زمین پو اگے آوے حکم جیوں زندانی
 ہرگز طرف اسٹے پٹہ زور نہ کچھ دکھلاوے
 عرض کرید کر نیسے حضرت جو ہش اسان اپنی
 پس دریا اندر اس نالے جاری ہو تائیں
 جلاؤ گھر ساہن پال جو لو اں بنایا جانی
 خلق غریب ہوئے بربادی راہ پتہ نہ بنایا
 پس مسجد تیار کرالی نوشہ پاک اٹھائیں
 یا حضرت کردار و کوئی چند غمی دا چڑھیا
 سیر کرن دا کرن ارادہ ملیا خوب بھانہ
 بھی پوچھ جوابت گئی اری نوشہ ولی سہارے
 حضرت آوے جاگہ جانے ہوں لوک سوالی
 لوکاں ددول ایسے خاطر غم اندوہ ودایا
 خبر کرو میں دیر نہ کرنا کہند اولی ربانی
 زمین ہوئی برباد اسٹوی نالے غیر وادی
 اوس جگہ تشریف آبادن یعنی بحر کنائے
 دین جوابت اگوں کوئی چپ رہن ہر وارے
 حضرت زمین گئی بن ساری بھی ہوئی بربادی
 کتھا دیکھا ہے اس جاگہ کہند اولی ربانی
 ادی تیک آنا وہ پانی پس اس عرض گزارے

اس جاگہ دریا نہ رہا ایسے چھوٹا پانی
 دیکھن والا آکھے گویا اتھ نہ آجا رہی +
 موضع سے مہراج اک اسدے ہیٹھاں ہویا جاری
 عرض کر نیسے ہرج ہویا مہراج رہیگانا ہیں
 جگہ مویشیاندی نہ رہندی شکل ہونی بھاری
 حضرت کنڈے نظر کر م تھیں نصف میں اسائیں
 ہر دو حصے زیں ہوجاے چہ دریا ہوری
 نصف اساد اسیلہ ہووے باقی نصف تمہارا

دوجی جگہ گیا سب پانی اوہ دریا پچھانی
 بلکہ دوجی جگہ دریا حکمے نال غفاری
 باشندے سب مخلص ایسے نوشہ دہر کاری
 کل چراگاہ ضایع ہونی سبزی ہندی ناہیں
 حکم ہووے سو کرے حضرت لوک کرندے اری
 باقی نصف تسادھی ہوئی سوگل اتھائیں
 نہ نقصان کسے فوس ہووے سوگل پیاری
 پس دریا ہویا اتھ جاری فیصلہ ہویا سارا

نقل

مسی حال اگدن ایہ گل چہ وقوع دے آئی
 اتفاقاً اک لکڑی موٹی ہوئی جد اتھائیں
 و گیا مغز اٹھے سر توں کن بنی دریا ہوں
 جس حرکت نہ رہندی باقی پھس جاندا وچکھے
 شور پیا وچہ پنڈا کر ایس کاریکر جاسے
 دست مبارک تھیں سر اسد اپنی جگہ کھایا
 اس ویلے بدنام اسانوں ترکھان کر ایس
 چادر اسدی اسدے اوپر حضرت نے تدا پائی
 دو تن گھڑیاں پچھوں اٹھکے پاس وی دے آیا
 چھرت سال ہیا پھر بندہ فضل خدا دے پاروں

اک ترکھان چیرے خود لکڑی آئے نال صفائی
 سر اوپر ترکھان ڈوگی دو کڑے کرے اتھائیں
 حال زبون ہویا سی اسدا شامت گناہوں
 جان معلق ہوئی اسدی خلقت پی پکارے
 سنے حضرت نوشہ جلدی اسدی طے جاو
 اچے نہ ویلا موت تیرید شاہ صاحب فرمایا
 اگلے روز اوپر چھڑ مڑا ایسہ مہراج ناہیں
 دو تن گھڑیاں چھڈن اسون پچھوں موشن آئی
 نال آداب تمام ولی نون آن سلام سنایا
 کرے عاتق نوشہ حاجی فیض لیا درباروں

نقل

سی ترکھان اک اجنامی وچہ کتاب لکھاے
 بے موقعہ اک لکڑی چیری عھے حضرت ہوئے
 ایہ وارہ مغز تیرا خود چیرے گا اک واری

کار حماقت اسدے کولوں اگدن ایہ ہو چاے
 دوجی جگہ چلایا آ رہ سن احمق بد خوئے
 ساہن پال جڈن ایسنا خدمت ض گناری

یا حضرت جے مویا جلدی یہ کھان تختائیں
حضرت کہیا جدمو پوری ایہ جو پئی ساری
پس غفلت تھیں آ رہے تھیں تھیں رہو جاوے
پر جدموئی عمارت پوری موت سینہا آیا

ہے ادھوری ایہ جو پئی پوری ہوئے نہیں
اسدے بعدے ایہ احمق عقل جمدی ہماری
نہ مویا سب کار کریند انہ معلوم کراوے
حکم الہیوں مویا اسنوں کفنا یا د فنا یا

نقل دیگر

اک امین محمد آہا کرے حکایت جاری
اک دن ہوئی رحمت بدی خوب تجھے پایا
دل بے صبر ہو یا تدمیر شوق حضور میں
گیا کندے راوی ڈھکی لوہ اندر طغیانی
ترن لگائیں اوی اندر کار نہ شکل سائی
فتی چھڈ ملا جاں کشتی ہوئے آپ کنا سے
سب کپڑے سر بندھے اپنے بسم اللہ فرمائی
لاہوروں حل شامیے تک آہ پانی پانی
فضل الہیوں لگ کنا سے شامیے اندر آیا
بارش تے طغیانی اسی حد حساب نہ کوئی
اک سادہ اکت دہری دونوں کشتی وچھٹھائے
پہلی آری اوہ کشتی آئی جدوں کنا سے
ہر چند لایا زور ملا جاں پر بٹیری نہ آئی
تھیں طموں کھاوے بٹیری پر چھپوئیں جاوے
غرق ہوئے سب کشتی والے زندہ ہیانہ کوئی
کشتی غرق ہوئی جس جاگہ کمر تک سی پانی
صبح ہوئی اک کشتی آئی میں آستے چھو جاندے
قدم چھپے میں نوشتہ واسے کیتیا شکر الہی
حضرت کہیا وچھ طغیانی کیوں کر ہو یا آہا

چھوٹی عمر لاہور گیا میں خاطر علم اک واری
ہوئی زیادت نوشتہ والی غم اندوہ گوا یا
بازو ہین اک دل اسدے ایتھے ہان میں
چاروں طرفے پانی پانی بھی بارش آسمانی
پر طغیانی زور دکھاوے پیش جاوے کائی
رکھ توکل اللہ او پر میں وریا وچھکائے
تو دونوں اوی چہ شابا جو کچھ کرے الہی
شکل تیزا اتنا پینڈا زور جدوں طغیانی
او تھوں تھکے پاسیادہ تیک چنابے آیا
اکواری غم کشتی آئی کشتی آن کھلوی
خاطر انہاں ملا جاں کشتی اندر آب کھائے
مکھو جگی اک سونوں تھکے پانی تاسے
شور پکار پیا وچھ بٹیری جان بچا الہی
آخر کشتی کھڑے ہوئی غرق خدا فرماوے
میں بھی مال انہانڈے آہ رحمت ربدی ہوئی
استھیں شہ آہیوں کھڑا ہی میں ہانے
چکھوں میں نظر میں آیا نعرہ خوشی لگاندا
جسدی کشتی لاہور آندا آستے جان فدا
میں کہیا تھو شوق تھسا تھسا آندا پانی و

شوق وصال یارت حضرت مینوں کھلیا
حضرت کیسا سچ کیا توں اس چہ شک رانی
جس جاگہ چہ کشتی ٹٹی ہوئی غرق لوکائی
اس آشنا اندر اک بندہ دروازہ تھیں آیا
سڑی اندر بدن پر بہت حضرت میر اسائی
حسب مراد ملی بس لنگی جو اگے رکھو امی

ورنہ کی کھلاقت سی مینوں حوصلہ اید نہ آیا
پر کیوں ایہ تصدیعہ مینوں تہاویس بجائی
کتھے زمین اتے اوہ کشتی جہری غرق کرانی
لنگی نذر اگے آرکھی او بولیں سیس نوایا
دل چہ خواہش ہوئی میر لنگی بخش الہی
علم ہو یا جس جاگہ ہوویں سین ہووان مہی

نقل دیگر

شیخ جمال کنوں ایہ مروی صاحب پٹن سائی
جد تحصیلوں فارغ ہو یا درس شروع فرمایا
شوق یارت غالب ہوئی جیوں تھی توں پانی
جس جاگہ خود رہندے حضرت میں چہ مسجد آیا
آن مصافحہ کر دے حضرت بھی ارشاد کر آیا
عرض کیتی میں خدمت اندر عین الطاف تھیں
نال میرے شاگرد کئی اک مسجد میں تھیں
حضرت کیا بہتر جاگہ مسجد بے شک آئی
رات ہوئی تاکھانا آیا مسجد میں اسائیں
کھانا کھا ہا پھر سب سٹے خواب آرام کر آیا
اسیں تمامی سٹے آہے مسجد وچ تھیں
اکھ لیک کیا یا حضرت ضراں سجائی
بھی فرماون ظاہر کر یو کس کارے اٹھ آئے
خودی حجاب خدادے اہوں مینوں آن بابا
تن آری تکرار ہو یا یہ علم غرور و دہایا

حضرت کیلیا نوالے اندر آنا ولی الہی
صبح مسائیں شغل ایہا جو جاری رہی کر آیا
اک دن نال خلوص تہاڑاں میں آیا سجائی
پھر اس مسجد حضرت صاحب قدم رنجہ فرمایا
گھرنوں چلو نال اسائے حضرت نے فرمایا
او پر نال غریب اسائے شفقت تہہ ورائیں
گھرنالوں خوش رہیں اتھے پنج سو دن اسائیں
ایہ کھانا ساڈے گھر میں آویگا اے بھائی
خاص گھلایا ساڈی خاطر نوشتہ پاک تھیں
ادہی رات ہوئی تا حضرت مسجد اندر آیا
لیکے نام بلایا مینوں کتیا لطف ورائیں
پس حضرت آئیٹھے ونویں پاس سال ہر گاہی
تدوں رعوت علمی مینوں اندر خودی لجاے
خودی جھری بسن بھلایا لعنت طوقی پنیایا
کیر اتے پنڈار بڑی شے مزہ سخن دا آیا

ہے افسوس اچھے اس گل دینوں شام صبا جس
اس تلواروں گھائل ہو یا تازہ زخم کھائیں

نقل دیگر

شیخ جمالوں ہو رکھتے ایسے باکے آئی
 دو خطرے دل میرے گندے اول خطر ابائی
 خطرہ دوم کمالیت وچہ نوشتہ ہے لاشانی
 ایہ خطرے از انہا نذاکھلیا نہیں اسائیں
 رات پئی جدستان ساں میں اندر خواب تداہیں
 میں ٹھاوچہ محفل بیٹھا حضرت نوشتہ عالی
 میں بھی بیٹھ گیا وچہ محفل پر خاموش تداہیں
 اس انتشار اک مجلس فچوں نال توجہ لوسی
 بھل گیاں تداکلاں سٹھے حال انہا تے آیا
 خواہش پیر ہوئی دل میرے ایہویا پکاراں
 طرف آسمان ٹھایس اور حضرت نظریں آئے
 قدم بوسی می خواہش ہوئی فوراً میر تائیں
 راز دل میرے تھیں حضرت نوش ہوئی گاہی
 کیا توں جانیں چہ ہوائے طرف آسائے آنا
 عرض کیتی یا حضرت میری ایہو خواہش سائی
 اور وقت اک شخص تداہیں پاس آسائے آیا
 حکم ہو یا اس مو ہو بولو نعمہ کرو سرائی
 جدوں سرور پیا وچہ کنان خوش خوش کھلائی
 اس نعمے تھیں چہ ہوائے میں پرواز کرایا
 نصرت آندوں حضرت صاگرین سپردائیں
 خاطر علم پڑاون لڑکا اسان سپرد کرایا
 جمانکار سردوں آیا دل تھیں دور ہو جائے
 حکم پرواز سلع والکھاں لے ناظر اس جانی

رخت اقامت بدما حضرت رحمت فات الہی
 حالت و جدوں طاری نوشتہ نوش ہر گاہی
 پھر بھی شغل سرد کھیندے لائق ماوس نہ جانی
 کی ہوئے جے باہر دل تھیں خطرے سو کدائیں
 حضرت نوشتہ نظریں آئے بیات شرف و رائیں
 نال خوشی سب بیٹھے آہے بندے اہل کمالی
 وقت خروش کلام آنا پر بولیا ہرگز ناہیں
 نعرہ اللہ اکبر الامار سے اوہ ضروری
 مثل انہا تے جداند میں حال بجال کرایا
 نعمہ ساز لیاہے کوئی اہل من مزید پکاراں
 اسپ سوار ہوائے اندر آند نشان ددما
 ہنھارا دت نال پھری میں اگ تداہیں تداہیں
 نال محبت شفقت ایہ گل تداہیں فرمائی
 خوش ہو یا ارشاد جہن میں سنی او پر جاتا
 قدم بوسی اشوق زیادہ دلو چہ حب سمانی
 نعمہ سازی کروا آیا بندوں خوش فرمایا
 پس اس نعمہ شروع دتا کر بھی توحید الہی
 طرف بلندی جاون لگا شوق لقا الہی
 قدم چمے جا حضرت سندے مزہ سرد دکھایا
 بہت پیار محبت کر دے لطف اکرام عطاہیں
 دوتی خدمت نال ازادت بسدا بجالیا
 نعمہ سنن روا میں ہو یا خطرہ پھر نہ آئے
 لکھاں داتیاں دن سہاں تداہیں آگاہی

دو جہاں حق سماع نا جائز بجاوین موشے کوئی

جایز صرف نوشتہاں یہاں خاطر وادہ حاجت ہونی

نقل

شخص اک کرے حکایت یہ بھی نوشتہ دربارے
آن زیارت کردا مرقد قدس موسیٰ فرماوے
اوس کہیا پنڈونوں چوں میں اس آیا دربارے
میتن کھچیا دس کیوس ہو پوں خاص یس گھڑا
اک دن بابت خاطر آیا وچہ دربارے
باپ میرا گھڑ آیا واپس کتی کے آگاہی
سخت بیماری مہلک اسنوں بٹھا ہل سکے
پیر جدانہ ہون سرنیوں ایسا دخت پیائی
جیکر پہلے اس بیماریوں خبر اسانوں کرے
کھا لقمہ ہو چنگا جاندا ہندی دور بیماری
عرض کریندے پھر سب گھڑے کھڑا سناو ہی
باپ میسے فرمایا اگون جلدی جاواں ناہیں
خدمت پیر اندر طر جلدی جاناروانہ آیا
لاں البتہ پتر میرا لجاؤ ہمراہی
پس لوکاں چار پانی او پزندوں بیمار اٹھایا
اسین جوں چہ خدمت پھینتے خوب بارت پائی
عرض کتی پنڈونوں آیا میں سرے دربارے
شخص اک سی بیمار اس جاگہ اندر وہ سائیں
حضرت کیا جلدی کر کے پتل بیٹھ لیا
پس میں جلد اٹھا چار پانی پتل بیٹھ لیا
پکڑی سرن اتار ولی فرمایا میرے تائیں
دو گھڑیاں سر لیا آجاگ بیماری آئی

میں ساں بٹھا پھر اک بندہ آوڑیا سر کراسے
میں کہیا توں کتھوں کیوس آیوں عرض کرے
خاص مرید میں ایسے گھڑواتا آیا سر کاسے
اوہ کہتا اپو میرا خادم آنا ایسے در دا
شرف نیازوں ہو یا فائز گل گناہ اس جھاڑے
شخص فاللں بیمار سیاسے سخت بیماری آئی
سب اعضا گئے جڑا اسدے دم اٹھانہ سکے
باپ میسے سن وازنات تائیں اگل بندوں سنائی
مرشد کولوں اک لقمہ لے آندا میں چہ گھڑے
کستر ہندی باقی کوئی مرض اٹھاندا ساری
دور کرو بیماری اسدی تنیوں اٹھہ سائی
میں خود او کتھوں آیا جلدی مڑ چھیتی نہ جائیں
گھڑی مڑی تکلیف دیوان باپ میسے فرمایا
قدم چوں جا حضرت سندے دکنہ سے کافی
باپ میسے پھر نال مریض اس حضرت باپ گھلایا
حضرت چھپے کون کوئی توں یہ بیمار کیا تی
باپ میرا خود مخلص خادم اندر اس سر کاسے
نظر عنایت دا وہ طالب اندا خود اس جائیں
دیر نہ کر یوسائے اس سے منجی آن رکھا
حضرت بٹھ سرنے اسدے ایہ ارشاد سنایا
دہو سر میرا بھی گھبٹ نالے میں بلیا سرنیں
اٹھ بٹھا اٹھ بٹھا آنا پیرے لے اوہ بھالی

حضرت کننداوس بیماری الاحال کیائی
نال توجہ تیری حضرت ہوئی دو بیماری
پس او تھوں چہ ہیلان خاطر مطلب کائی
او تھوں اٹھے خوف پیادل ہیٹھہ نخت اکے
پھر آئے گھر کایں لے جھنے نال عنایت باری
چھ ماہ گزے ایسے حالت مزہ عجائب پایا
شامت میری باپ میرا پھر جانداو چہ دریاہے
حضرت دے اکرم الطافوں درجہ عالی پایا
اوہ نیادی کاروں نئے بے مصرف ہو جانے
تن نرسنگ مسافت آہی کرے توجہ پوری
اس دن بھتیں میں آری کردا پیش کوئی عاویے
بسٹ گیا اوہ مرنہ آیا باجوں فیض ورائیں

اوس کیبیا حضرت مینوں صحت خدا فرمائی
پس فرمایا رخصت ہوو جاو گھر خودواری
ہر اک برگ نخت گیا ماں کردا ذکر الہی
برگ نخت خدا دے ذکر ن جنش اندر آئے
رات پئی چہ جکل جاواں خاطر ذکر خفاری
حال عجیب مشاہدہ ہونے شکر خدا فرمایا
عرض کریندا پتیر میرا سسے نخت نیاسے
پراوہ لایق رہیا نہ میرے مشکل ویلا آیا
جاتا حضرت باپ میرے نوں ایہ حالت نہ بھجا
سلب کے سب حالت میری تو شہ پاک ضروری
میں چاہاں اوہ پہلی حالت پاک خدا فرماوے
کشف گیا خود مہم ہو یا مندا نخت سائیں

نقل دیگر

سنو حکایت خصمت اللہ جو پوتا نوشہ سائی
مسجد چہ مسافر کوئی جبکہ ہووے راہی
گھر کھانا جے بنداناہیں خاطر ویسے اسی
اک دن خاطر کے مسافر کرے پھر ن گدائی
عورت ویکھ گد اگر آثار ناں ہیٹھہ چھپا پائے
اس عورت دے اوہ ہو برتن انہاں تھیں چسپاؤ
اس کاروں اس شور بچایا بھی فریاد کرائی
حال حقیقت سٹکے ساری ترے منتاں کردا
حضرت کہندا میں کچھ ہوہوں لفظ نہی فرمایا
جاہن پہلو جدا ہو جاوے برتن ان چھڈاوے
ایسے انگوں جنوں گوندل دی عورت سی کریا

کرے بیان جو عادت حضرت اول ایہ خود آہی
گھروں طعام لیجانے حضرت شام صبح ہر گاہی
اندر چڈت شریف لیجانا کرے آپ گدائی
سی مجذوب اک انجھانا مئی ان سہی اک سائی
حضرت واپس لے جسد م باہر قدم اٹھایا
ہر چند جیلہ کردی برتن راتوں جدا نئے
خاوند اسدا سن فریاداں آیا کر چتدائی
کر و معاف قصو اس ننداں تو صاحب میں
عورت تیری لکرتیا جو آٹا ہیٹھہ لو کا یا
پس اوہ گیا تے جاوٹھا ران جدا ہو جاوے
پہلو ہیٹھہ باہی صحنک پہلو صحنک پھر پایا

پھر تقصیر معاف کیتی اس جاں ترے فرماوے

سینہ صاف ہوئی اوہ عورت بھی خام ہو جانے

نقل دیگر

اک مسکین فقیر قلندر ذکر کتاب لیاوے
شاہ صاحب ایشیا ہو یا گھوڑا سواری
تڈن قلندر کے ہاتھوں گھوڑوں کے
گھوڑی جڈن ڈراوے لڑکا فوراً دہرت سٹاو
اے ہمز اسٹاے محرم واہ وادو ستاری
پر اسبب نہ آوے کوئی ضرر اس پہنچے ناہیں
دونوں ولی نہانڈیاں گلان پوریاں بفرناوے

اک جاگہ اوہ بٹھیا آہا کل آزادی پائے
جنگل گیا شکار کرن نوں صاحب نخت نیاری
نوشتہ دافرزند ہمیشہ گھوڑی اوس گراوے
سن حضرت مستانے کولوں ایہ ارشاد سٹاوے
جے فرزند اسادا گھوڑیوں کے گا صداری
پس لڑکا ہراری گدا نہ پائے ایڈا میں
اک دو جے نوں صادق فضلوں اشدا پاک کھاوے

نقل دیگر

اک دن حضرت بیٹھے آہے سن یاراں ہمراہی
اوہ مسکین فقیر قلندر اشدا نشان دہاوے
عرض کریدے یاز تڈن مسکین قلندر آیا
عرض کریدے یاز تڈن کتھ پیچھے ہتھ تھارا
کنگرے غش کنوں بھی بالادو چندا پر جاوے

خوش ہو کندے محرم رازاں دیکھو شان الہی
دیکھو اسدا دست مبارک اشدا کتھ پہنچا دے
تیکر عرش گیا ہتھ اسدا شاہ صاحب فرمایا
ہتھ اٹھایا شاہ صاحب نے کیتا دست اشارا
رحم خدا دادا حدن افرشاہ صاحب حق او

نقل دیگر

اک دن خاص اک یار ولی امٹھیاں بھرا بانی
خطرہ اک اندرل اسدے فوراً سی ایہ آیا
خطرہ اس معلوم کیتا جد حضرت ولی ربانے
بھی مسکین قلندر والا تہ شاہ تہلاوے
سب لیاں از تہ حضرت یاراں نوں تہلاوے
فرمایا کی قدر اہدا جس پائے شان نیارے

قدم مبارک پیٹے گھٹے اوہ صاحب انانی
شاہ دولادا قدر مراتب کی کچھ رب ودہایا
جو تہ شاہ دولایا اوستیا شاہ سیانے
ایس طرح کئی اک لیاں الا نشان سٹاوے
عرض کریدے تہ تیرا کی کچھ رب بناوے
ادرنہی ہتھ تہا اسدے جو چاہے کر پیارے

رب مختار بناوے جسوں اُسدا نشان کیائی

کدوں شمار اندر اس درجہ جس مختاری پائی

مناقب

اک دن مجلس یاریاں اندر گلاں بہت سنایاں
ولی فلانے چونہ شخصانوں بخشی ہے اولیائی
ولی فلانے تن شخصان تائیں غوث قطب فرمایا
شاہ صاحب سن کیا گوں ایسے شکل تائیں
ہر گھر ہووے ولی خدایے مشکل کار نہ کوئی
نیم نظر تھیں لی خداداد وجہاں ولی بناوے
اک دن قہر و کھوہ چلاوے سستی بیل کریندے
غصے نال برابرے جوڑی بیلاں تائیں
سُن حضرت فرمایا فوراً پہلیاں سچ سنایا
عالم وچہ خرابی ہووے ملک ہووے میرانی
جتنے ولی انہاں تھیں جوئے لطف کرم دے اہوں
چونہ یاریاں اتانی کیتا تخت عرفان بٹھایا
اوہ سلطان ولایت کیتا اوئے وقت اتھائیں
نظر قہری جس پر کر دے اوہ مقہور ہو جاوے

ہر ہر قسموں جو دل آیا واہ و اتوب صفایاں
نیز فلانے دو کس تائیں کیتا ولی الہی
ہر اک یار اس مجلس اندر ایسا سخن سنایا
دو تن چار اولیا بنانا مشکل نہ انہاں
نزد بزرگان سہل بلا شک رحمت بدی ہوئی
لطف عنایت جہرے ہووے رحمت رب فرماوے
نہ ٹر دے اوہ تھکے ماندے پس غصہ فرمندیے
کھاندے زریں پر گدے دو نویں تن تداہیں
ولی ہوون جے بہتے سارے دنیا وچہ فرمایا
ایسے کنوں بزرگان سابق ظاہر کراں نشانی
دو زوی انہاندے کولوں میں کرساں رگاہوں
جس جس اوپر نظر کرم دی پائی ولی سنایا
تخت عرفان اوپر بٹھلایا ذرہ توقف تائیں
وچہ زمانے سخت خواری ہووے کوئی باوے

مناقب

شاہ جی سی اک مرد الہی اُس پیغام گھلایا
جو کوئی آوے پاس تسادے حاجت مند گناہیں
ایسے بہتر نہ ایہ گلاں حضرت دوجی واری
حضرت نوشتہ سنن سینہا پاس ادہ شخص بٹھایا
دیوے اگے بیٹھے سمجھے پھر حضرت فرماوے
دوجی جگہ نہ جاوے کوئی دیو ابلیس والا

خادم اپنا خدمت اندر دے پیغام پنجایا
نور اپنے تھیں بخشو سنوں تالے ہووے عطاہیں
نظر انہاندے جو صلے اوپر لازم رکھو طاری
پھر مسجد دے اندر حضرت دیو اچھا بلوایا
لو کو ایسے دیوے پتوں نہر اک شخص جلاوے
ایسے چراغوں ہر کوئی تالے ہووے کم سو کھال

پس سب بندے دیوے روشن کر دیے اور حق انہوں
 پھر فرمایا اس بندے نوں جو پیغام لیا یا
 دیکھیں تو من طرف اس دیوے روشن یا نہیں
 اسد انور رہیا ہے باقی یا کچھ گھٹ ہو جاوے
 ایسے انگ جو پاس اس کے آوے بندہ کافی
 اک نظروں میں اسد دیوے روشن فرمائیں
 اس کے نیل کنوں جے ہر دم رکھے اوہ آگاہی
 پھر جیکر اوہ خبر نہ رکھے تیلوں پوری پوری
 اسے وقت ہووے گل دیوے اسد تیلوں خالی
 سنکے ایہ جواب اوہ اپنے گھری طرفے جاوے
 شاہ صاجد استھیں سنیاں گلاں کل انتھائیں

ایہ تمثیل دکھائی لوکاں انور نور سراجوں
 توں میں یار برادر سند جس پیغام گھلایا
 بھی سب دیوے روشن استھیں ہوئے انتھائیں
 دیکھ ذرا من نال تدبیر شاہ صاحب و ماوے
 اپنے نور و چوں اوہ حصہ لیا جے ہمراہی
 اندر ذکر اور ذکر ان مصروف میں اسد تائیں
 شام صبح پس حدوں فرمویے اس روشنائی
 شام صبح نہ بہتری طرفے آوے اوہ ضروری
 دل دانشینہ غفلت پاروں کسے سیاہ پلائی
 الفوں یے تک اہلی گلاں دا اظہار کرے
 ایسیاں گلاں سنکے حضرت ہوں چپ تدبیریں

حکایت

خاطر ادب کدیں کر دا صد الدین انتھائیں
 حضرت نوشتہ اسدے اور ایسی شفقت کرے
 اک دن صد الدین گئے گھاہ حضرت اوتھے آئے
 بھل گیا گھاہ ورمہ اسنوں یا سب خوشی بھلائی
 یاراں حال احوال ڈٹھا جدا یہو گلاں کرے
 یاراں شام صبح ورتا تا ایہو رکھیا جاری
 اندر خدمت حضرت نوشتہ ہووے کسے نوں نہیں
 یاراں تھیں جد حضرت نوشتہ سنی حقیقت ساری
 یا حضرت ایہ لایق تاپیں چوں یاراں کوئی
 جد سنار عطا ہووے گی تائیں صد و چاے
 ماں جیکر اولاد اپنی نوں نائب کر و کدائیں
 اس رازوں جد حضرت نوشتہ نے پائی آگاہی

بول برز اندر اس جاگہ دن یارات کدائیں
 چاہندے دیواں اوں نیابت فضل خدا کرے
 موسیٰ وانگ تجلی آستے حضرت نوشتہ پائے
 جس چوبوں گھاہ گٹ آنا اپنا ہنہ کٹائی
 خدمت عرض کرے سارے جذب کمالوں دروے
 قدم مبارک پیر محمد پھر ڈے نیکو کاری
 یا جھوں پیر محمد طاقت عرضاں کسے کدائیں
 پاس بلائے پھر بھنناں ادبوں عرض گزارے
 دتی جاوے اوں نیابت چنگی گل نہ ہوئی
 ایسے مطیع نہ ہوواں اسدے جو دسے کم سارے
 ایسے اطاعت کر ساں پوری اندر عمر سداہیں
 نال تبسم یاراں تائیں خوش ہووے گل روشنائی

میں اپنی دستار پر پائیاں بخشاں نہ ہر آنوں
بلکہ اولاد اپنی نون یواں نالے ہو رہے عطا میں
اوہ نقصان کر یگا اپنا واہ وا ستھری ہوئی
دوہاں جہانانے غم و تلون اوہ پادے چھٹکارا
میں بھی نال انہانڈے ہوواں ایویں حکم ربانا
تیرہ درم اوہ بندہ اپنے پتوں چلیپا گواہ
ہوئی عطا نیابت حضرت کرے خوشی رہیں

نہیں نہ قلندر یار و نہ مجذوب پچھانوں
میں اپنی بادشاہی دولت یواں نالے تائیں
برا کرے اولاد اپنی دا جیکر بندہ کوئی
پھر جو نال اولاد میری دے نیکے وزنارا
جہڑی جگہ اولاد اسادھی جاوے یاد رکھانا
جو اک درم اولاد میری نون گھاٹکتے پنچا و
کر یو ویکھتے تجربہ سدا پھر پت و ڈے تائیں

مناقب

خدمت وچہ زیارت خاطر آن سلام سنایا
اوپر پیراں پشانی اُس نے نہ گھسانی
غصے ہو یا حضرت نوشتہ جلدی واپس جائیں
اوہ دروازہ فیض آہے جاکتے نہ بلیسی ہوئی
سلب احوال کمال ہو یا سربہ دور کرایا

اک دن صد و فامزیدوں حاضر خدمت آیا
وچہ دروازے صاحب مصلی اوپر بیٹھا سائی
اندر گیا جو پیر حضرت پر بندے پیر تدا میں
کیون جو باہر قدم رکھائے استھیں نفع نہ کوئی
انہاں گلاں تھیں صد و چارے حال تمام گویا

مناقب

وچہ محراب طولانی سجدہ کرے نہ ضروری
چھوٹا سجدہ کیوں نہ روئیں کر یو آگاہی
تدوں اساد و بیت اللہ تھیں سر چاہو جاوے
روشن راہ شریعت والا دے راہ نہ جائیں
نہ دیوار کعبے تھیں باہر اچا کتیا جاوے

حضرت نوشتہ حاجی پڑے جوں نماز حضوی
شخص اک عرض کرے یا حضرت سدی و کبائی
فرمایا جے سجدہ ساڈا ہو طولانی جاوے
سنت نیک طریق محمد اوہوراہ اسائیں
بہتر ایہ جو سجدہ ساڈا کعبے دے ول جاوے

مناقب

حضرت نوشتہ یاں اوہ گایاں چروانا چاے
قطباں نے اہللاں اندر تینوں خود مختاری

اک چروانا گایاں چاے حضرت دی سرکے
اک دن عرض کرے چروانا تینوں بے شری

پڑھیا علم کسے نے کوئی زہد رب بنایا
 عابد بنیا کرے عبادت رب دی تابعداری
 پر حضرت کل بینوں جیکر رب سوال کرے
 حضرت نوشتہ نے فرمایا تیری جگہ سائیں
 صبح ہوئی چرواہا مویا روح پرور از کرے
 حضرت نوشتہ گھر چرپاہے خود تشریف لیائے
 گھر والے تد عرض گزاراں حضرت فوت ہوئی
 حضرت نوشتہ گئے قبر سپنال آواز بلایا
 گایاں ساڈیاں با اٹو بکن شخصایتیرے تائیں
 پس حضرت فرمایا شخصاد میں حال کیائی
 منکر اتنے بیکر جس چہ قبر میری دے آئے
 پاس تیسے بے گھلیا سانوں دس حقیقت ساری
 کون خدا کی دین تیرا بھی اپنا بنی بتائیں
 میں جاناں اک نوشتہ تائیں دوجی خبر کوئی
 دروانے فردوس معے مینوں کے گھلائے
 پس میں یا خدمت اندر حاضر ہاں اس جانی

کوئی عاشق معشوق ہو یا جو راز نیاز و کایا
 خوف خدا تھیں متقی کوئی اندر دنیا ساری
 کیا کہاں جو خبر نہ کوئی شرم حضوروں آوے
 بھلکے دیاں جواب بلا شک خطرہ مینوں تائیں
 جان عزیز خدانوں سوچی نوشتہ خبراں پاوے
 کتھے ہے چرواہا ساڈا حضرت جا چھپائے
 قبر اندر دفنایا جا کے سچی گل سنائی
 جلد قبر تھیں باہر آویں پس اوہ باہر آیا
 قبر پھٹی اوہ باہر آیا پھر قدم تدا میں
 اندر قبر کیا کچھ گذری راعی عرض سنائی
 کہن لگے اے مرد فلانے سانوں رب گھلائے
 دنیا و تویں کی کچھ لیاؤں دس خدا کواری
 عرض کہتی میں نوشتہ با جھونان غیر ان تائیں
 سُنکے نام تیرا وہ جانے رحمت بدی ہوئی
 ایسے حال آواز پئی جو نوشتہ سپا بلائے
 خوش ہو یا جد ہوئی زیارت تائیں میں فدائی

مناقب

ہو راک شخص حکایت کرد اپا کیزہ گفتاروں
 اک دن نوشتہ کشتی بیٹھا وچہ دریا سواری
 عاجز ہوئے بلال و چارے طاقت ضبط نہ کوئی
 غرق ہوئی اوہ پیری حضرت باہر سلامت
 رات دن ایہ کوشش آہی تا پاون آگاہی
 بندگی احق کرن ادائی انہا نو انگ پیارے
 پر حضرت نول خدمت شاہ تھیں نہ محتاجی آہی

نوشتہ سیر گیا کشمیرے خوش ہون اس کاوں
 ہڑ آیا طغیانی بھاری باد مخالف جاری
 وچہ گرداب پی اوہ کشتی داہوا ستھری ہوئی
 سجدہ شکر حضور خدا دے نوشتہ تد فرمائے
 وییاں دے احوالوں واقف ہون مرد الہی
 ساری عمر میں چہ خدمت ہوون پون بار
 اپنا آپ چھپاون ہر دم اندر جگہ سنائی

بُرا فقیر اوہ جس دے حق وچہ کہیا نبی الہی
 حضرت نوشہ ایسے خاطر باہر بہت نہ آئے
 بعد فات اسانوں ملنے شخص اک دوروں او
 یاد نہ آیا جد دفنایا حضرت نوشہ تائیں
 قبلہ رو قبرے اندر لاون زور سبھائیں
 ایہ کی ہو یا نوشہ او پر ایڈ فتاری ہوئی
 نوشہ دی آکرے زیارت فضل خدا فرمایا
 تندر گروہ مریداں والا گرد طواف کرے
 دن تے رات لکھاں نہ مکے نیک حشر چھکارا
 گرد جہان مشوری پائی جیوں چند روشن آیا
 قدسی فیض تارنج وصالوں عاشق صادق ہوئے
 بخش شراب جو حق آگاہی ہوئے کم سو کھالا
 شادی عیش مسرت دافر ہر دم و دہدی جاوے
 شاہ رحیم الداد آہایت شاہ سلیمان پیارا

اندر رہن بہر آون کوشش سی اخفائی
 بُرا فقیر جو حاجت ویلے پاس امیراں جاوے
 دو تن زور رحت تھیں پہلے پیارنتوں فرادے
 کفن اتا زیارت کر سی رو کو اس نوں ناپیں
 ہر چند کوشش کرے لو کیس حضرت ہون نہیں
 عم اندوہ پیا وچہ یاراں پیش نہ جاوے کوئی
 گھر کھڑی پچھوں اک بندہ دوروں قبران آدیا
 نوشہ دامنہ اس تھیں پچھوں قبلہ رو ہو جاوے
 جے میں گل مناقب لکھاں دفتر ہون ہزاراں
 روضہ پاک سہنپال اندر جتھ حضرت دفنایا
 حضرت نوشہ دس سو چونسٹھ ہجری اندر ہوئے
 اے ساقی دے جام محبت حضرت نوشہ والا
 ملے رہائی آتش عم تھیں عیش نشاط و دہاے
 ذکر مناقب حال مداح صوفی صافی ہسارا

مناقب شاہ رحیم دہلی پسر گ حضرت شاہ سلیمان صاحب قدس سرہ

غزل

نہ جایا فزند یگانہ واہ واعزت ہوئی
 مرجع شوق مال غرب شاہ جنگل نالے پانی
 او ادنیٰ دا جامہ پہنیا راز رکھایا ہو یا
 اندر بستر کہیں توں گویا چمکیا نور الہی

مثل رحیم الداد ہسار مادر گیتی کوئی
 شاہ عرفان لایت نالے چند برج فیضانی
 خچانے فیضان الاہوں جام چڑھایا ہو یا
 جان الستی خچانے تھیں مستی اس نے پائی

صدق و فادے راہوں اشرف سرمرہ چشم بناوے
 خاک مبارک پیراں والی چشمال نور و دہاے

مناقب

شاہ سلیمان رخصت ویلے حضرت نوشتہ تائیں
ذکر نہا ندا واجب ہو یا میں تحریر کر آئیں
شاہ رحیم الداد پیار الیسی وضع رکھاوے
بن لقمہ احتیاط نہ کھانڈے کھانا دو جا کوئی
یاد خدا وچہ مصروفیت استغراق رکھاوون
اک لنگی سر بڈھی حضرت دوجی کمر بنھائی
رستم تکلف دور کر اون اکدن سیر کرانڈے
جڈں گئے دیوان خانے تہ دیکھن پنگ وچھائے
حضرت چھین کون کوئی کس بستر اید وچھائے
صاحبزادے دی خاطر حضرت ایہ سب جمع کرایا
پھیر مبارک سر اپنے نوں ایہ ارشاد کرایا
اثر فقرہ نظریں آوتے تاج نفس امارے
ورنہ اک جامہ ہے کافی وچہ ساری زندگانی +

کرن سپرد وڈیرا پتر نام رحیم بتائیں
نوشتہ نال کیتی اس بعیت دیر کر نیڈے ناپیں
دین شریعت او پرت ایم نگرانی فرماوے
شرح شریعتوں باہر نہ رکھن قدم مبارک سوئی
غیراں پر فوقیت کھڑے غفلت تفریباوون
چٹی سرتار مبارک کپڑا ہور نہ کائی
وچہ سلکوٹ گئے سن حضرت قدم رنجہ فرمانڈے
بستر نرم وچھے چار پایاں تکے بہت رکھائے
بھی کس خاطر ایہ چار پایاں نالے پنگ وچھائے
انہاں باجھوں اسدے لایق دو جانظر نہ آیا
خود نوں کہن فقیر ایہ سارے مزہ عمل دا آیا
وچہ لذت مشغول ہوئے سب ڈے اوگنہارے
اندر جس کرے گزارہ صاحب فقر ربانی

منقول

ہور حکایت انہاں کولوں ہے منقول اتھائیں
نگہبانی خالیزہ می اوہ کردا اک دھاڑے
پس اوہ لڑکار وندا ہو یا پاس ولی دے آیا
حضرت کیہا غم نہ کرنا سنوں ملن سزائیں
سے رات سپاہی پھر دا اندر شہر گرائیں
انڈنا م کرو کم میرا گن کے میرے تائیں
رات تمام اندر ہر جاگہ ہر جا جتیاں کھاوے
اکھن صبح وچہ خدمت آبا عرض خصوگذاری

صاحبزادیاں چوں سی اک صاحب شرف درائیں
اک سپاہی ظلم کریندا اس اوپر اک دارے
ظلم سپاہی حضرت اگے لڑکے آن سنایا
اوہ سختی دا بدلہ پاوے رنج کروہن ناپیں
لوکاں اگے نتناں کردا اکھے ایہ انہائیں
ناروجتیاں سر پر میرے ہون ختم سزائیں
گذری رات اتے روشنائی دن والی جداوے
چھے پیر غدر فریادے جیوں اس رات گذاری

<p>سن کیفیت اسدی حضرت رحمِ دلی فرماون لکھاں اگر میں کل کرامت دفتر ہوں طولانی وچہ بہلو ال شریف نہا تدا مرقد ہے بنوایا اے ساقی میں دردِ محبت و الاجام پلا میں نفس شریں بلے ہائی اے ساقی میں تائیں</p>	<p>کرن معاف سپاہی تائیں چھاتی نال لگاؤن ہووے دراز کتاب و لیکن بس کراں ہر آنی پہلو پاس سلیمان شاہ دے مینہ رحمت برسیا تا وچہ منزل عشق کراں میں خاص مقام اتھائیں اوپر قدماں پیر پڑھاپا آفے خاص سائیں</p>
<p>تاج محمود چھپے اربیا شاہ سلیمان والا</p>	<p>عالی شان مبارک اسد خوشی تہی تعالیٰ</p>

غزل

<p>تاج فقر فرزند سلیمان تاج محمود پیارا وچہ میدان عرفان حقیقت شاہ سوار سہارا اندر باغِ قرب مولدے میوہ شجرِ صفائی خوفِ غم نہ کچھ اسنوں اندر قلعے فقہ کے ہو گیا منظور نظر وچہ عارف کے درباے چشمے نظر عنایت پیروں جو پاوے سیر آبی آپ تماشا بین اتے خود آپ تماشا لایا اوپر فقر فخر خود جانے اشرف عبد ربانی</p>	<p>کار فقر وچہ استغراقی حال اس نوں یارا بانی فقر سلوک کرم اسد اشان اچارا اوپر شاخ فقر دے لگا ٹرہ وحدت سائی جو محفوظ گیا ہو عارف انگوں تاج گھر دے جس نوں داغ فقر دے سینے اسدے بخت نیارے نہر فقر تھیں سیری حال جیوں آبی مرغابی جسے دیکھیا پار فقر دا خود نوں اوس بنایا آپ نبی نے فخر کیا تاجو فقر اسرار رحمانی</p>
---	---

حکایت

<p>حضرت تاج محمود ہوراں تے مشعلِ بالِ عرفانی وچہ دریائے شوق رہن ہر ویلے شام صبا میں صفت رنگ برنگی صانعِ اصلی راہ دکھایا عین تصورِ نال ولی نے کامیابی ایہ پائی ظاہر صورت پرستی و لونِ جد نہ ہرگز آئے بن معشوقاں پاس انہاں دے جاوے ہو رہ نہ کوئی</p>	<p>شعلہ وچہ وجود لگایا حق دی شمع نورانی سیر تماشا ذوق انہاں نوں دل دے وچہ سدائیں غیر خدا نوں اک لگائی اپنا آپ بچپایا صورت و لونِ طرفِ مصوٰر آون ولی الہی پر صورت تھیں اہ خدا وچہ قدم مبارک پائے سچے شاید جا جمنداں کوئی حاجت ہوئی</p>
---	--

جے معشوق زبانوں کوئی کرے عرض حضوری
جو کجھ باہر زبانوں کرے ب منظور کراندا

پس لوکاں دی چت پوری ہوجاندی مشکوری
لطف عنایت شامل آباہر دم رب جہاندا

حکایت

سنو حقیقت میسے کولوں اشرف عرض گزارے
تہنا بیٹھے ہوئے حضرت جو عرفان سخن دے
دوروں اک نکات جو آئی اوسے پنڈ دراہوں
جسم ڈولی باپوں گذری حضرت نے فرمایا
لاڑ اسن کے غصے ہو یا گالیاں سخت سناو
وچہ مراقب بیٹھے حضرت ڈولی ول تکا یا
گھٹا خاک سراں پر پاندے دیکھن سجے کھتے
کپڑے بدن اتے سب یوزن تھیں جدا کرے
سرے وال پٹے اوہ وہی مجنوں ارہو جاوے
اسدے خاوند نے جد گھٹا پاوے سخت حیرانی
نال نیاز خلوص ڈلی اوہ خدمت اندر آیا
میں بھلا بھل گیا اتھائیں خبر کوئی میں ناہیں
عفو کرو تقصیر ساڈی چارہ ہو رتہ کوئی
خبر اگر میں ہندی اسدی پیش حضور لیا ندا
زن فرزند اسیں خود تیرے دولت مال تمامی
فرمایا اوہ دولے والی حاضر کرو اتھائیں
پس ن مرد تمامی بلکہ حضرت اگے آئے
نال لطف شانے اس دے منہ پر پایا پانی
سب یور سب مال جو آنا اندر داج لیا دے
اک چیرا برہان پوری سب بالوں حضرت پھرد
پس سب خصت ہو کے او تھوں جانے وطن مکانے

موضع پانڈو کے چوہا گردن گھٹا حال سارے
شور خلل تھیں خبر نہ کوئی لیندے مزے قن دے
ڈولی اندر جو شمال اک وہی دیکھ نگا ہوں
پردہ جلد اٹھاو اسدا مزہ اسانوں آیا
تہ کھڑے نہ چکے پردہ پر کجھ نظر نہ اوے
جلد عروس ڈگی برہرتی شور برات اٹھایا
زندگی دی امید اتھانوں ہرگز مول نہ لہجے
بھی لیراں پتھوا ز کرے سب ش جو اس گواوے
اندر خاک پی تر فیندی سمجھ تمام گواوے
کی ہو یا میں قسمت ہاری جاندی ہی جوانی
بعد سلام قدم چم کہندا لازم رحم کرایا
بے خبری چہ ہوئی بے ادبی تو بہ کراں اتھائیں
ایہو ہتے ند بیر چنگی یا حضرت واہ واہوئی
آپ عروس پری رو تائیں حاضر قاص کراندا
نظر غضب کر نرم ذرہ یا حضرت میری خامی
تا ایہ مرض گواون ساری رتہ حاجت ناہیں
پیراں او پر ڈگدے آکے رور د حال گوائے
گیا جنون تمام ولیکن پھردی ہوش سوانی
اک اک کر کے خدمت اندر وانگ نیاز لگائے
باقی ہر اک چیز انہانتوں پس حضرت کرے
خوش ہو کے اوہ وہی کھڑے پاسوں نشا زبانی

حکایت

حضرت کیلیا نوالے اندر چاچو دہری سانی
 اندر پٹا ساڑھے آئے تھکے وچہ فقیراں
 عرض کر نیے حضرت اگے بارش ہندی ناہیں
 شاہ سیماں تھیں تھے کٹری جھری ہونے نہیں
 ہوگ قبول دعا ساڈی رحم کرم فرماؤ
 سنے ناری حال خواری رحم ولی نون آیا
 تھے وانگوں اوہ تپدی آہی خدم نہ دہر جاو
 پس غلبوں اک بدل آیا بارش شروع ہو جاو
 لوک اکٹھے ہو کے آئے عرض حضور کرانے
 تھم گئی اس تیلے بارش سوہا بے پرواہی
 شاہ کیاہن دسو لو کو کافی ہے یا ناہیں
 پس حضرت اک خلام اپنا جسٹوں ایہ فرمایا
 کیوں پانی بنا کیتا ہے توں مڑ پانی برساہیں
 پس بارش پھر ہوئی وافر حد حساب نہ آئے
 تھے واری اتفاق اجیہا ہو یا وچہ زندگانی
 جو کجہ باہر زبانوں آندار ب منظور کراندا

کرے بیان جو اکٹن حضرت نظر عنایت پانی
 چو دہری سے شہ کا دربار اور بیٹھے فی تدبیراں
 خشک زمین زراعت کی کھیتی سڑی سمجھائیں
 نور تیں اس سورج وچوں کر یونیک عائیں
 لوک حیران حیران ہوئے سب اوپر ہتہ اٹھاؤ
 تھکے وچوں باہر آئے وچھے دیر الیا
 پر حضرت دو پہر برابر خوب نشست لگاؤ
 اچی تیویں جگہ برابر رحم خدا فرماوے
 اپنے نال مودب ہو کے تھکے وچہ لیاندے
 کرن جمع پھر لوک تمامی ہوئی جمع لو کانی
 عرض کر نیے گو بے کافی اہیر پوڑ ورائیں
 نال غتاب اہر توں چاہے ساڈا حکم سنایا
 پس اوہ فقر کرے تہ او پر تہا برساہیں
 خشکی گئی ہوئے خوش لوکین بارش بند ہوئے
 خرقی عادت خواہ کئے کرستہ پاروں لی پانی
 لطف لی تھیں لوکاندے کم پٹے رب فرماندا

حکایت

گوندل قوم وچوں اک بندہ غازی نام رکھاوے
 لطف کرم سی آستے اتنا شاہ صاحب ہر تائیں
 تاج محمود طریقہ آلا پھر اول شب تائیں
 گھر اندر نشین لیاون تا آرام کراون
 گھر بچا کے اپنے گھرنوں پھر وہ غازی جاوے

خادم شاہ سیماں سدا بہت بازار رکھاوے
 فرزندائے تھوں جان کرے لطف فرمائیں
 عشاء نماز گزاراں حضرت بعد فراغ سداہیں
 ملا غازی گھر تک پھر نال ملی سے آون
 ایہو طر طریق ہمیشہ جاری دنی رکھاوے

اک شب قدم رکھن دروازے لوکان تھن پچھوایا
 شاہ سلیمان اوہ دوست صاحب فرمائیں
 سدا جان کبواں الامسکن اوہ رکھاوے
 تن فرنگ آہراہ اسدا حضرت پل چہ جاوے
 غازی ابو الفتح آما جس باطن خوب صفائی
 اٹھ شتابی خوابوں غازی عورت نوں فرماوے
 جد حضرت گھر اُسے دہریا قدم مبارک تائیں
 بعد عبادت خبر بیماری حضرت قدم اٹھاوے
 جیوں آما دستور پرانا ملا غازی آیا
 عورت کندی دت آہی مدہ قدیموں جاری
 پس آویں توں گھر چہ اپنے کمی بیشی کوئی
 غازی کیا جو خواب اندر میں ٹھا حال ایہائی
 میں پتیا اوہ دودھ عطائی اندر خواب تداہیں
 یا حضرت کی حال میرا میں یہ حرکت فرمائی
 حضرت کیا تکر غم توں سر و شمار رکھائیں
 جاج تہ تہ غازیوں الائیشوں ہے بخشایا
 جس میدان اندر توں جاویں خاطر کسے لڑائی
 شاہ رحیم الداد بلا شک شفقت بہت رکھاوے

سی بیمار اوہ ملا غازی حال نہ کسے ستایا
 اوہ دیوان سلیمان شاہ دا پچھاں حال تداہیں
 وچہ بزرگی اسدا ثانی دو جانظر نہ آوے
 موضع دے نزدیک جدوں اوہ لی خداد آوے
 حضرت آیا پند اسٹوے کسدا پایا آگاہی
 جلدی ہو بیدار جو حضرت پند اسٹوے آوے
 غم اندوہ گیا سب گھر والے کل بلائیں
 اپنے وطن مبارک اندر پس تشریف لیاوے
 پھر اپنے گھر واپس ہو یا شان اجیہا پایا
 چھلیاں سحت ائیراں جدا کتھی ہووے ساری
 ایسراج اگے کچھ آئے وجہ بہی کی ہوئی
 اک پیالہ دودھ دایینوں بخشیا پیر ایہائی
 خوابوں اٹھ گیا وچہ خدمت کر فریادورائیں
 عاصاتے فرستار میں پر غازی اتھ سٹائی
 عاصا پکڑ بنایا غازی بیشک تیر تیاہیں
 راہ فتح دے بیشک تیرا پورا قدم رکھایا
 فتح نصیب ہووگی تیرے نڈگار الہی
 اوپر حال برادر غازی افر رحم کماوے

منافق

اک دن اتفاق سنبو جو دوا ہے پرواہی
 تاج محمود واپت شاہ دا اوپر حال لکھایا
 جھکڑ اک تیریں آما چوب گریا کھاوے
 ناوہ بارے شاہ صاحب نوں جوسی مرشد جانا
 لے غازی نہ لائق تیرے یہ حرکت فرمانا

بعد حال سلیمان شاہ دے جھکڑ اک پیائی
 نال اٹھانڈے ملا غازی جھکڑ الیہ فرمایا
 ملا غازی نال دلیری جھڑی گھنگھ رکھاوے
 تاج محمود جدں ایہ ڈکھا نرم ہو کے فرمایا
 دعوی ہے فرزندى والا واہ والا پیرانا

معنوی توں فرزند آہیں میں صلیبی تخت جگر دا
 حامی تیرا بھائی میرا رحیم الداد اتھا میں
 جاہن شاہ شہاں دگے کرفر یاد ورائیں
 اتھا قادن چڑھیا غازی کھیتی و دہن جاوے
 ہتھ غازی دے توڑے اسنے غیرت بنوں آئی
 تاج محمود بزرگ ہمسایہ سنے کے حالت آیا
 اے غازی اس شاہ سلیمان تینوں پت بنایا
 عرض گنتی یا حضرت تینوں کل ہے سرداری
 دوجی و اراجہی غلطی ہرگز کرساں ناہیں
 شاہ کیا اے غازی تینوں تباہ مرض ستاو
 چوب کریر جو سی پر خاروں مینوں تھ لگائی
 آخر ہو یا جو فرمایا آہ شاہ جسانی

توڑاں ہتھ تیرے اے غازی حکم خدا اکبر دا
 خود حاضر فریاد تیریوں ایسے آدے تا میں
 ایسے توڑ دیاں ہتھ تیرے مشعل اسائیں
 حکم خدا تھیں شیراک آیا غازی ہتھ کراد
 چار پائی پر پایا سنوں لے آون گھر بھائی
 کرے عبادت غازی سندی بھی ہوں فرمایا
 یا میں اسد پت حقیقی منزہ سخن دا آیا
 توں فرزند و لیکن مینوں عوی خد منگاری
 دو تن اراجہاں گلاں ہو یاں جان اتھا میں
 درد اتھے تکلیفاں اندر موت سینہا آئے
 اس اک خار قصاص ہو سی مینوں موت جوانی
 غم اندوہ قبر و چہ کھر یا غازی مرد در پائی

حکایت

اک دن تاج محمود ہوویں جو کار کے نوں جانے
 وچوں پشت جلال بخاری شاہ رحمان نیلاون
 کھو کھراں پاسوں شاہ صاحب گذر جڈن تجاو
 نہ ملے اوہ ٹالیاں ہو یاں ہر چند و رنگا یا
 کھو کھواک میرا سی آہا حضرت اہم سدا ہی
 جڈن میرا سی روڑے پتھر و دروں بہت
 شاہ رحمان جد سنیا حالاطمن بانوں کردا
 اس ویلے اس اہوں جاویں لائق تیرے نامیں
 رات پی راہ بند ہو جاوے کیوں توں قدم اٹھایا
 کیوں چہ راہ ایہ کتے سکھے گذرن دیند ناہیں
 ادب سیادت کرنا واجب پس میں ادب کرایا

کھو کھر شاہ رحمان دے پاسوں حضرت گذر کراند
 شاہ رحمان شی عادت ایہی کتے بہت کھاون
 کتیاں شور اٹھایا وافر رستہ بند ہو جاوے
 کتیاں شب نوں راہ بند کتیاں زوراجہا پاپا
 حضرت کیا جلدی جلدی راہناں شے کائی
 لگے خوب نشانہ کتے فوراً بند کرانے
 مویں زادے ایہ کی کتیا حکم کیا ایہ گھر دا
 نا حق میرے کتے مارے دیوں سخت ایذا میرے
 سخن ادے سنے کے شاہ نے اکوں ایہ فرمایا
 بند کریں خود کتیاں نوں جو لوکاں کٹن ناہیں
 پرتوں کالیاں دیوں اکوں کس جایز فرمایا

اٹھویں روز ملاحظہ کرنا موت انسانوں آئے
حکم خدا تمہیں حسب ا وعدہ جد ہو یا اٹھو اور
حضرت تاج محمد ہو راندی ہوئی قبول عالی
پریمین جنازہ کفن و دفن چہ شامل ہوں تدا میں
عشق الست لبالب بھریا جام اساقی سارا
ہوواں مست شراب الستوں کھان یاد الہی

شاہ رحمان بھی انگوں ایہو وعدہ تد فرما سے
شاہ رحمان نون موت سنیہا سوعے فوت سہارا
پھر جد پس اسے راہوں آیا ولی الہی
شاہ رحمان گستاخی کر کے فیض اٹھایا ناپس
دو گھٹ بجش پیالے چوں دوزخ سے غم بھارا
باجموں حق چھڈاں ہر شے نون صلی عرض سہائی

حضرت نوشہ افروز بیک نور ادرامی

عشق حقانی در دریں پیر اک درامی

غزل رمناقب

وحدت دریاوں اتف بر خوردار حقانی
جام الستوں مست اکھیں بریلے بر خورداری
ساقی ازل کھان چستی اتنی آہی پائی
جان کلام اہدی تمہیں جھڑے موتی معنیانوالے
استغرافی بجر اندر سی اسس خواصی پائی
اسدے آب کرم تمہیں تازہ نگلشن علم ادب د
نال خلوص چھے دروازہ بودر گاہ ولایت

سینہ صاف آئینہ دل انور انوار کچھ پانی
ہر اک نظر انہاندی مستی خانے دی خساری
قیم نگاہوں اسدیوں عالم سی لبر نیہ ہر گاہی
دچہ طومار عرفان اہلے سببان آدم ہر حالے
خودی کنوں بخود ہوتی تمہیں کتی اس سانی
اسدے قہرں ملک گناہاں ستر پائال غضب د
بر خورداروں بر خورداری پاؤن شان شہادت

حکایت

شاہ سلیمان اک دن کیا حاجی نوشہ تائیں
بر خوردار بھی او ہو پایا جو کچھ نوشہ پایا
خوش ہو یا جو پتر میرا عالی شان ہو جاوے
پر دھکا دہوش پتر نون مست الست الالہوں
نوشہ حاجی مرشد اگے پس ایہ عرض گزار ی
مست اگر یہ یہیاد اتم خدمت کون کر اے

تینوں گھٹ نہ سنوں تم تا جو فرزند تسائیں
سن کے نوشہ اسد دی در گاہ دچہ شکر کرایا
استوں بھی عرفان خزانہ رب نصیب کر اے
نشہ سکار اپنیا ہو دل سے راہ صفاؤں
ایہو پت وڈیرا حضرت پرایہ شکل بھاری
مہاناندی گھر آون جو نوشہ عرض کر اے

پت چھپیرا ہاشم میرا لائق خدمت ناپس
دل چہ میرے آہا ایہو سنوں مست رکھانا
تا معلوم کرے یہ دنیا مطلق مست ایہائی
راہ سلوک آگاہی الا دیوال اسدے تائیں
خوش اعتقاد تھیں ایہ گل ہوئی عادت ثانی
امر بناں نہ بہندے کدہرے نہ اٹھدے اک جاؤں
صحو سکر دی حالت طاری تھی شکل نہ کوئی
بھی ہر کار تھے دچہ گھرے اسے کو لہو چوئی
اندکار انہاندی بیشک کامل سی فختاری
اوس زمانے شاہ جہاں بھی غلامی شاہ سلامی
شاہ جہاں نے حکم دتا جو پل اک بدہ جاوے
جد حضرت فرمان شہانہ پل داسنیا سانی
اکور و زاندر اوہ پل نوں پس تعمیر کراندا
جو کچھ سخن بانوں باہر ہوئے بر خورداؤں

شاہ سلیمان سنکے ہسن نہ پرواہ رکھائیں
مطلق مست ہے یہ دایم بر خود ارسیانہ
پہچے تیری مرضی تاپیں ہوئے با آگاہی
تا خلقت نوں اہ دکھائے آخر دم تائیں
حکم بنا کوئی گل نہ کر دا آہا مرد ربانی
بخر شہو اندرسن نوشتہ طالب اہ صفاؤں
حکم ہووے تے تاپیٹھے فوراً ورنہ جان کھلوی
بھی کوشش کر مسجد اک بنائی انہاں ضروری
شخص کوئی ہمارا نہ اسدا اندر دنیا ساری
پہی ہم اک کابل طرفے تائیں شاہ گرامی
بحر چناب اوپر تاپیری فوج تمام لنگاھے
فرمایا جے پت میرینوں بہندا حکم اسجانی
منہ اسدے چہ حکم قضا دا اللہ پاک رکھاندا
لطف خدا تھیں او لوں قدر جیویں دیاروں

منافق

اک دن بر خوردا گیا ٹرگاواں تکھے سانی
گھر اک جٹ گیا فرمایا گھر والے دے تائیں
ہوگ احسان زیادہ میں پر شاہ صاحب فرمایا
کیا تو بیل ہاک کرینگا مرضی تادھ کیائی
بر خوردا گیا گھر اپنے نوشتہ گل سنائی
اور وقت تمام اوہ گایاں میں اوپر چھڑ پیاں
خاوند عورت نے جڈٹھا زندہ رہی نہ کوئی
حضرت عفو قصور کیتا فرمایا حکم انہائیں
انہاں حکم مطابق کیتا زندہ بیل ہو جاوے

حکم جیویں فرمایا حاجی قدرت دیکھ لہی
بیل اک روز بلاناغہ نساں دینا سادے تائیں
عورت اک بدخلق آہی جس سخت جواب سنایا
جاہود ورنہ بیل کوئی اتھہ کہندی تھی مانی
نوشتہ کیا ہوئے اوہا جو کیا اس مانی
بے حس نے بے حرکت ہو یاں زندہ مول رہیاں
دوڑاٹھ گئے وچ خدمت داہ استھری ہوئی
پانی پاؤ حکم خدا تھیں زندہ ہوں تائیں
پراک بیل گیا مراد تھے کل زندہ ہو جاوے

مناقب

ایسے طرح اک دو جے گھر وچہ بر خور دار گھلا یا
بر خور دار گئے جا چھین یو اسان اک واری
کھوہ شکستہ ہووے ساڈا منگیا دیوان نہیں
پس فرزند گیا گھر جا کے حال تمام سناوے
آپ کیا جٹ ہوگ شکستہ پس توڑے رب سائیں
دو جا چاہ نواں اس جٹ نے پاس تعمیر کرایا

کھینتی خاطر کھوہی واری طلب کرو فرمایا
کھیتی تائیں پانی دیواں جٹ کے بدکاری
جڈل شکستہ ہووے پس اوہ کرے دیوان سائیں
نوشتہ کیا جو جٹ کیا رب اوہو فرماوے
وقت صبح جٹ کھوہ جیکھے سپا اٹھا تائیں
لیکن حکم خدا تھیں اوہ بھی ٹھیک ہرگز آیا

مناقب

اک دن بھر کے ترکش تیراں ہتہ کمان اٹھائی
رخصت منگن دیو اجازت میں متے کے جائیں
نوشتہ کندا کھول دیویں ایتلواری میا نوں
وڈی تیغ زبان فقیراں نوشتہ نے فرمایا

کمر اوپر تلوار انہاں نے تیز کٹار بنھائی
اوتھے سن سسرال انہاں کے کندا پ تائیں
ہے تلوار زبان فقیراں تا حکم زبانوں
غرض اندر سسرال گیا خوش کر کے لوکاں آیا

مناقب

اک دن گھر وچہ بیٹھے آہے غم اندوہ نہ کوئی
خوش الحانیوں گیت اوہ لڑکی خوشی اندر اگاؤ
پاس گئے سچپ ہوئی لڑکی شاہ صاحب فرماوے
لڑکی کندی نہ میں چوں قوم میرا ثی جانی
پس حضرت ہو غصے واپس اپنے گھروں جاوے
ہر چند کرن والی اُسدی ایپر صحت نہ ہوئی
ہو لاچار خدمت حضرت لڑکی اوہو کھڑے
حضرت کیا اوہو گانا سانوں جلد سناوے
اس لڑکی جدا ہو نغمہ خوش ریحان سنایا

اک دن خیر اک جٹ دی سوہنی آہ اس خیر بروئی
سن آواز آہے گھر حضرت نال مست جاوے
گیت سنا فلانا سانوں خوش آواز رکھاوے
خوش الحانیوں نغمہ سنجی تائیں کراں کچھانی
در وہوئی اس لڑکی تائیں پس بیماری پاوے
ماں پیو سنے حاضر مندے عذر کرے ہر کوئی
عجز کنال بازاری بھاری نڈیا زوں ہرے
صحت ہووے پس گیت سنا کے اپس گھروں جاوے
ورد گیا بیماری جاندی مزہ سخن دا آیا

مناقب

<p>رشتے داری مدد قدیموں چہ متے کے سائی نال انہاندے مفتی آہے پنچکے اس جانی رات پئی راہ اندر خجلی دے گھر ڈیر لایا نال دیاں ہر ایہیاں جدیہ پچھی چال نہالی خدمت روٹی پانی دی ایہ نہ کر کے وای پس خجلی برباد ہو یا خود کرے حکایت جاری پس فوراً سہرا ل تمامی ہرتی او پر آئے غرض مزار مبارک اندر ساہنپال اس سائی</p>	<p>شادی ہی تقرب او پر اوہ جانے ولی الہی خجلی سی اک خادم نوشتہ پاس متیکے بھائی پراس خدمت تھیں منہ موڑیا ہرگز پاس آیا طعنے دیون خادم چکا کنوں موت خالی پس اس طعنیوں حضرت تائیں غیرت افزائی سنی آواز جو قنچی سر د کترے ال اکواری نقد آہے چہ جیب روپے اوہ بھی کتے گوانے پاس پدرو جو نوشتہ حاجی عزت دون سوالی</p>
---	--

<p>وچہ قبہ حضرت ہاشم ذکر مبارک آیا</p>	<p>دل دریا سخی جیوں حاکم بلکہ دن سوایا</p>
--	--

غزل

<p>حضرت ہاشم نوشتہ جایا دل دریا بستان لوکیں طلب کئے سہر صفحانی لے بھائی چرم سہیل او پر فوقیت جوڑا شاہ رکھاوے خاک قدم دی ہو یا جہڑا خوش آسدی زندگانی دنیا دے رتپ نوں ڈنگیا زہر اندر اس دمایا</p>	<p>ایہ عالم اس سے بدایا عزت فرماون پر ہاشم دی خاک پیرندی استھیں وہ ایہانی تار روحان چہ چال آہے جو صید ملک ہو جاوے جس کیتی سرتابی اس تھیں اوہ مرد و کچھانی یا خدا تریاق ابد ہے جیوں شرف فرمایا</p>
---	---

مناقب

<p>ابر کرم تھے جو دسنا اوہ منبع رحمت جانی جو دکر م تھیں شہرت اس دریا دل دی دیانی علم سنا بجی علم عمل تے صفت عطا ربانی باطن لوں ہر دم حاضر اللہ دے درباے</p>	<p>آبر کرم تھیں تازہ کیتا چین آسنے زندگانی حاکم اسدے ابر کرم تھیں نہا ص نہامت پانی زہد توکل اسدے پاروں فخر کر سیدا جانی ظاہر وچہ شریعت او پر قائم دایم بھالے</p>
---	--

اوج کمال اوپر پرواز اس جن میں شہباز روانی
 اپنا آپ ہمیش چھپا سنے ظاہر نہ فرما سنے
 عبداللہ اک خادم آغا کرے بیان اتھا میں
 خواب اندر آرام کر نیے حضرت ہاشم پیارے
 بدن مبارک گرم ہو یا جو ہنہ نہ الیا جا سنے
 رحم دینے نونال اشارے میں یہ گل سجھائی
 نہ جاننا کی باعث اسدا کیوں پایا بدلاوے
 آپ سبب معلوم ہو ویکجا عبداللہ دے تائیں
 بعد گھڑی اک گوڈری الا اس جاگہ اجاوے
 کتھوں قسمت لیکے اورے کتھ لیکے جاوے
 پچھوں اس فقیر کنوں پھر شاہ صاحب فرماوے
 میں پچھیا اس گدڑی والے مینوں ایہ فرمایا
 اپنا رخ فرمایا اس نے اندر خواب فقیری
 نام میرے پیو میرے دانے آپ سنایا
 شوق محبت دے کر جانے اس نے مینوں پایا
 حال خوار ہو یا میں اتنا رنج غم وودہا جاوے
 نام مبارک کل لیاں اوپر یاں کر جاری
 نام مبارک حضرت ہاشم جدوں زباں پر آیا
 ایہو نام جو ہوش میری نون چاک لچاؤن والا
 میں کہیا جے سنوں دیکھیں اکھیاں نال اتھائیں
 اوس کیا جو شخص اتھائیں مینوں نال لیا یا
 میں کہیا کی زبان سے اسدا تصور دس کیا فی
 ریش مبارک ہتی وڈی ہرگز ہرگز تاپیں
 کشف اندر اچال اہد معلوم ہو یا میں تاپیں
 تدریں اشارہ اگل تھیں کر میں سنوں بتلایا

جاہ جلال اہدی خود لوٹدی اوہ سر اڑ چھائی
 اثر زبان مسحا وانگوں خوش گفتار رکھاوے
 چاک ساوہ چہ زبردخت اک حضرت بہن کدائیں
 میں تے رحمت مٹھیاں بھر دوں اوس دھاڑے
 بے چینی تھے بے قراری پاسیاں نون بدلاوے
 حضرت دی لاج حالت بدلی سمجھ نہ سانوں کائی
 اثر صفائی تھیں اچ حضرت اوسے وقت سناوے
 رحم الدین کنوں کیوں پچھے کنسا نشا تداپیں
 بیٹھ گیا بھر ٹھنڈی آہ میں کد ہرخت لیاوے
 ایہ سر از حدائی جانے کوئی نظر نہ آوے
 کھڑی جگہ مکان اندر ایہ محنت کر کے جاوے
 اکبر آباد وطن ہے میر گوڈری پونش سنایا
 طرف چناب اشارہ کیتا اندر حال زجیری
 باہر خیال میرے تھیں ہو یا مزہ سخن دایا
 تاہرے عشق محبت ہرم وافر زرد دکھایا
 نال الطاف شہانہ ایہ مینوں فرماوے
 پس تعبیل ارشاد کیتی پراثر نہ ہو یا کاری
 نال خوشی سر خواہوں چکے ہوش بجایا یا
 حلقہ نام مبارک میرے کن اندر ہر حال
 کیا اول لوں پچھان اتھنا اوس کے تاپیں
 کیوں شناخت کران سنوں جو مقصود رکھایا
 گندم گون اوہ سبزی نال اسنے گل سنائی
 شاید مٹھے اندر اوسے حق الامر بتاپیں
 اوسے بے طاقت فرمایا ہو کسے نے تاپیں
 ویکہ بھلا ایہ ہرگز ہو جس تینوں تڑپایا

خواب اندر جو ستا ہوا اندر ایس مکانے
 عرض کیتی میں اتنی دوروں جذب اسنوں فرمایا
 پس اوہ شخص اشارہ پا کے جلدی اندر جاندا
 نظریں جد حضرت او پر حالت ہوئی سوائی
 حضرت نظر اُٹھے دل کیتی نور تجلی مارے
 حضرت طرفوں نور نکل کے اسدے اندر جاوے
 کھا ٹکڑے بیہوش ہو جاو پھر جب ہوش اس آئی
 بھی حضرت فرمایا مینوں ہو اس دل عمر ہی
 خبر کے نون ہوئے ناپس ملک بخیلاں بھریا
 حضرت کیا و داغ کیتا جس ہو سی مرد رتانی
 دلی اندر خواب ڈٹھائیں اک فقیر سنایا
 پس حضرت دریادی طرفے قصد مبارک کیتا
 اتفاقاً اک بندہ آیا خاطر جند بے کاری
 دو کس ہوئے مقابل باہم اپنا زور لگا دن
 میں بھی قدم رکھیا لگے تاکھ زور لگائیں
 حضرت منع دتا کر مینوں پر اگے خود آئے
 اوپر چک میں تے مارن کھسی طرف استائیں
 پر مغرور مراتب او پر ایہ کجخت ہو جاوے
 نال تکبر سی ایہ کندا ہر اک بندے تائیں
 بلیان گنج فقر و اساراہور کسے نون ناپس
 حوصلہ فہات کڈوں اس ہوئے سوا بے پردا ہی

ایس پر منع کیتا سن حضرت نہ وس پتہ نشانے
 وچہ حضور بلایا جذبوں پھین پر دہ پایا
 بعد سلام نیا ز خلوعوموں قدمبوسی فرماندا
 اگے نالوں و دہ زیادہ حالت اوس بنائی
 حضرت لوں اسدی طرفے جاوے اگے ستارے
 چند اک ٹکڑے روٹی والے حضرت اوس دلاو
 حکم دتا جا وطن اپنے اس جا کہ رہونہ بھائی
 میل اک باہر کریں مشایعت خبر نہ پاوے کائی
 غرض گیا اک میل اتے میں اپس آیا اٹریا
 جانن مرد خدا دے اسنوں اسد نشان حقانی
 حضرت گھر تھیں باہر آئے خواب اندر دس آیا
 میں بھی تھکھے حضرت صاحب یاساں چپ کیتا
 بھی حضرت متوجہ ہوئے طرف اسدے اکواری
 فعل جذبے وار کر نیدے اپنا آپ بچا ون
 نال اس بندے جہڑا اگوں بلیا آن اسائیں
 دونوں ہنہ لون پھر اسدے حضرت زور لگائے
 بھی فرمایا یار آنا ایہ وچوں یار اسائیں
 نوشتہ حاجی مرشد اسدا ایہ مغرور ہو جاوے
 نوشتہ کچھوں شان ولایت بلیا میرے تائیں
 ایس جے تربیت ہووے برساں بہت کڈیں
 واقعہ جد معلوم ہو یا اوہ مویا مرد ریائی

نقل

دشمن اوس مبارک نامی قلب عداوت جانوں
 فوج حاکم دی چاہر لیا یا موضع چک کچھانوں

کرن حکایت ساہن پال جد گزریا ایس جہانوں
 خبر سنی اس مویا یعنی ساہن پال جہانوں

شور قعاں پیو چہ چکے لٹن بال دہگانے
 حضرت تد دریا ول آہے جس طرفوں آئے
 کس بنوں ایہ مکاری جان مبارک والی
 فوج لیا کرے بغاوت اوہ بدکار نکارا
 کسے کیا پٹھ دیکے راہوں میرکے استادہ
 اسدی طرف نگاہ غضب دی حضرت فرمائی
 جو کچھ کرے بلا شک پائے اسدی اجرت پوری
 کھوہ کڈھے جو دو جیاں خاطر آپ اندر اس جاوے
 رستے چہ اک پھور اسنوں پشت اوپر ہو جاوے

مشکاں بنہ انسان جیواناں حکم بال خزانے
 گھر و چہ پنچ گئے کس حضرت دشمن فوج لیائے
 چو دہری سنیافوت ہو یا پس کسے بغاوت عالی
 فرمایا اوہ کتھ مبارک میرک او گنہارا
 گھوٹے دی اسواری او پر و چوں برابر ارادہ
 پھر حضرت نے منہ مبارک تھیں اگیل سنائی
 من جعفر بنیر افقد وقع فیہ ضروری
 پس اوہ میرک واپس ہوئے گھر اپنے نوں آوے
 اندر دردمصیبت اپنی جان عزیز گواہے

نقل دیگر

تاج الدین حکایت کیتی میں خود ڈٹھاسائی
 وجہ مقال دی بیماری اس نوں تنگ کرپا
 ایتھوں جلد اٹھاوا اسنوں چہ درگاہ پہنچاؤ
 وچہ درگاہ جس اس کھڑیا سورہ ملک ٹٹھائی
 رخصت ہو گھر جاوے اپنے خادم ہو درباری

اک دن شخص آیا اک دروں سخت مصیبت پائی
 سی حافظ قرآن مقدس حضرت نے فرمایا
 ہوگ تھا اس حکم الہوں بس گھرنوں لیجاؤ
 حکم خدا تھیں برکت اسدی صحت اسنے پائی
 خدمت کرے ہمیشہ حضرت دی اوہ نیوکاری

مقولہ

حضرت نوشہ پتائیس ایتنا کیدر کھاندے
 وچہ سلکوٹ روانہ کیتا نکرٹے ہاشم تائیس
 بھی فرما دیا پتائیس اس نوں یاد رکھانا
 بلکہ اسے جا کہ اساتوں فاتحہ پڑھ پہنچانا
 وڈاپت اجیہا لایق اندر زود نویسی +
 خوشخط ہوئے سب تھیں و دیکے شہرت وافر ہوئی
 سعد اللہ خاں پاس گھلا و جسٹوں منصب داری

لکھدے پڑھدے رہن ہمیشہ غفلت نہ فرماتے
 وچہ لاہور گھلایا حضرت وڈے پتر تائیس +
 خبر سنو پیو مو یا ساڈا فاتحہ نوں نہ آتا +
 جسوں فضیلت علمی پاؤ مٹرکے گھرنوں آنا
 اوس زمانے تائی اسدا نہ کوئی ریس کرپسی
 خوشخط قطعہ اناندا لکھیا لیکے بندہ کوئی
 منصب دار ہو یا خوش وافر خط ڈٹھا کواری

جد معلوم ہو یا حضرت نونؑ کی سخت بیزاری
 بہت برا خط آتا جس دا جیب اندر پار کھدے
 تڈوں کر لے ظہار ولی اوہ شاہ دے بھرے خزانے
 خواہش ہے جو دیکھاں میں بھی دل چاہندے میرا
 پہلا قطعہ سعد اللہ خاں بھی حضرت اگے ہر دو
 بد خط کیوں کھلا یا مینوں ایڈ خلا ف حوالا
 پوری کر دہزاری منصب پیش کراں ہر آنی
 طرفوں شاہ معین ہووے ایگل جان ضروری
 میں خط دوچہ حقیقت لکھساں مرضی جیوں میں
 حضرت نوشہ پتر تائیں بیت لکھے اکواے

سدا سنے شاہ صاحب نون خاطر منصب داری
 واقف ہو صہلیت لوں ہو ر قطعہ اک لکھدے
 جدوں گے سعد اللہ خاں د پاس اوہ لی رہانے
 میں سنی خط اعلیٰ درجہ یا حضرت ہے تیرا
 جیب چوں بد لکھیا ہو یا قطعہ برآمد کر دے
 یا حضرت ایہ خط ہے تیرا خوش خط عجب نرالا
 مہربانی جے ہووے حضرت پائیں کے زندگانی
 ہو ر علاوہ منصب تیرا نال سفارش پوری
 حضرت کیا اکلن پدربن میں ہاں کر داتا ہیں
 پس خط لکھیا کھول حقیقت والد طرف پیار

بدست آہک تفتہ کردن خمیر

(بقول سعدیؒ)

بہ از دست بر سینہ پیش امیر

بندے داتوں نو کر ہوویں واہ واہر خور داری
 جدا ہووے گے ساڈے کولوں کر یور حمت یاراں
 سخن اجیا جو میں سنیا ہو کسن او گنہاری
 طاقی جبھی دستاروں تا خوش کراں انہائیں
 نہ میں ندرہ صوفی کوئی جانن یارا تھسا میں
 دیاں مصلے عاصاتے تسبیح کسے دے تائیں
 آخر وقت فقیر ہن جاواں اللہ طرف پچھانی
 میرے پاسوں نعمت بدی پاوے پوری پوری
 سخن مجال سنیا حضرت مینوں کی ہتہ آتے
 ہووے آوازے کس دشام صبح دم بھر دے
 آکھیا گیا تڈوں استائیں لول راہ صفائی

چھدور واہ رازق والا پاپوں منصب داری
 رحلت ویلے نوشہ اگے عرض کیتی ایہ یاراں
 فرمایا جو یارا ساڈے کسن نہ دوجی داری
 شیخ نہیں میں ٹوپی پگڑی دیواں یاراں تائیں
 نہ مجزوب جو وقت اخیری نعمت دیاں انہائیں
 نہ طامانی ہاں میں گیاں جھوٹھیاں اچ سنائیں
 ساری عمر فقیر رہیا میں اندر اس زندگانی
 جس نے ٹھٹھامینوں اپنالوے نصیب ضروری
 اس ویلے لقمان ہو ر انہوں ایہ خیال آجاوے
 یار مرید تمام حضرت ہر ویلے ہووے کر دے
 ایپر یہ دو شخص نہ بولن انہاں حال کیائی

۱۱ طاقی ایک قسم کی ٹوپی فقرا مشہور ہے ۱۲ +

۱۳ طامات سے جھوٹھ گپیں لگانا خصوصاً نام نہاد فقرا کی بے بنیاد گپیں ۱۲ +

جو اسرار الہی ڈالے میں وچہ بدن انہائیں
کسٹوں طاقت راز اجیہا ضبط کرے اک ماری
عقد بالک ظاہر باطن جس مینوں دکھلائی
عالم وچہ شہادت مینوں اک اک کر دکھلائی
درد تاثر ذوق انہاں چہ تھے بہت ورائیں
نال جلال کمال فقر مے عالم پھڑن اوہ سارے
زیمیں زماں انہاں تا تاج حکم رہیگا جاری
ہندے جمع خورانیہ افرح حساب نہ کوئی
ہر شے سونا چاندی ہوندی خاطر نسل سائیں
ہن تھیں تیک قیامت بیشک فضل خدا ہے پروں
گذرے جو جو ولی پیارے جاری حکم انہائیں
ایسر حکم اولاد میری وائیک قیامت جاری
ایر شاد رسول خدا تھیں شاہ سلیمان سنا یا
نال ساطت شاہ سلیمان پاک نبی فرامے
حکم اولاد تیری دا کرے عالم ہووے جاری
قاضی رضی سنائی ایہ گل اک دن آپ نہ بانوں
میں اس واقعہ تھیں غم کیتا رنج اندوہ ورائیں
لے قاضی عنناک نہ ہوویں شاہ صاحب فرامے
ہن نگبان میں گھر اسے دامدو گار بچچانی
وچہ درگاہ خدا میرے ہمراہ جاون گے سارے
شکر خدا میں لطف اللہ ہوں سلسلے وچہ نوشاہی
ساتی جام نوشہ تھیں بیون بخش شراب پیاری

انہاں ڈوانے دل وچہ پایا جو اسرار سائیں
نہیں گدا کوئی انہاں برابر اندر دنیا ساری
گل اولاد پیاری ساڈی محشر تیک جو آئی
صاحب ذوق ہون گے سارے صاحب شوق گرائی
مہتر بہتر کامل فاضل جانوں مہناں تائیں
کل مکان وچہ حکم انہاں تھوے چار چو فرامے
انہاں لئی زر دولت منگد امیں ب تھیں اکواری
دردیوار انہاں دی خاطر سونا ہند اسوئی
ایسر وچہ فقیری لذت حاصل ہندی تائیں
غنیان و انگوں روٹی جامہ پنچیکا سرکاروں
رہیا تیک حیاتی انہاں ہاگے رہیا تائیں
ہوگ زیادہ کل نہ مانے فضل خدا ہے بھاری
شک شبہ نہ اسے اندر سچو سچ بتایا
نوشہ تیک قیامت تیرا حکم جاری ہو جائے
تازہ ہند ہے تیرا رشاد وچہ خلقت ساری
حضرت ہاشم حکم خدا تھیں جاندا جڈن جہانوں
پرستا وچہ خواب ڈٹھامیں حضرت ہاشم تائیں
میں نگبان تیرا ہر حالت کیوں قاضی غم کھلے
ناصر آتے معین مانہ بے شک مینوں جانی
جو جو پیاساڈے سلسلے داخل ہواک وارے
داخل ہو یا برکت نوشہ اکدن سلسلے رہائی
خوف حساب رہے دل چلاندر عمراں ساری

توش ہو جاواں لے ساتی میں وچہ حضور الہی

مسند اوپر لامکاں لے پیرو ہراں ہر گاہی

تعدو لا شرمی محمل لکھائیں
ہن او وہاں کی بل کھائیں

شاہ فضل شاہ چھوٹی عمر بچپن میں
گیا تیس سال

عظمت اللہ فرزند بسیار بعد وصال پدر سے
نام سعید محمد ہادی دل روشن اک سائی
ایہ سب اہم ہوتے خلقت مسند لامکانی
لکھان مناقب میں کھنا ہوں جد رسالے
وطنوں فرحت ہوئے تھیں ہواں لاؤ بالی

پیو دی گدی او پر بیٹھا فضل خدا اکبر سے
نال الطاف انہا نے پایا حق نون بہت لوکانی
او پر بیٹھے تکیہ لائی رب دی مہربانی
پس اساقی جام توحید میں مہم بخش پیالے
خوف عدم تقدیم ہے نہ ہنواں لایزالی

برخوردار ہونے میں تخریر کر لیں

اپنی اپنی جگہ تمام ایہ بزرگ اور تباہیں

پہلے جان عنایت اللہ جو صاحب عزت شانان
یاراں سال طعام نہ کھا ہر رحمت رب دی ہوئی
جسمی روحی کل بیماریاں اس تھیں صحت پائی
چوتھا بیٹا عصمت اللہ جو صاحب نیک نصیبان
پنجواں پت جمال اللہ جو شاغل ذکر الہی
یاد خدا وچہ سابق ہوئے اپنے وچہ زمانے
ساقی سُرخ لباس ماوہ پانی مینوں لاج پلائیں +
اس آبوں تر تازہ ہوئے کھینتی دل دی ساری

وقت اندر شاہ نوشہ جیسا آیا وچہ جہانان
دو جاسی سعد اللہ اس دے مثل حکیم نہ کوئی
رحمت اللہ سی تیجا بیٹا غضب اندر یتیمائی
اس حمزہ پہلوان بلاون لیاناں حبیبان
نصرت اللہ سی چھوواں بیٹا صاحب شان کمانی
صاحب شان کمال ہے سب بھرے خزانے
اہل لائوں مستی والا بھر کے جام پلائیں
دوہاں جہانان سے غم کولوں بخیری ہو بھاری

کراں صاحبان میں حق نوشہ پلاں

جہاں جوار ہوئے مہربانی رہاں
وچہ ن رہاں رہاں رہاں

اول صد الدین جو اندر کھاس مسکن سائی
حق اسدے فرمایا نوشہ وچہ میدان حشر سے
اک طرفے میں کھڑا ہواں پر صد الدین تداہیں
وکیچا سانوں دوڑیا آئے آنج لگے اس نہیں
ایسا عاشق ہووے ساڈا اک جہنم والی
موضع رکھ اندر اس قدر کھوہ ہے جتھے جاری

وچہ بچولیاں سابق ہو یا رحمت نال الہی
دو زخ حاصل اسدے اندر لو کیں سارے دردے
دو زخ تھیں ہو دو جے پاسے بھدرا پھر اسائیں
پاس اسان اکھڑا ہو جاوے رحمت ب وراہیں
مثل حلیل ہووے کل فوراً واہ اسدی خوشحالی
دو فرزند ہوئے اس کمال وصل ذات غفاری

ساقی بخش پیانی مینوں ورد محبت والی

مست ہوواں میں پیئے ہنوں امر شوق جلالی

وچہ مناقب سید صالح نام محمد عالی

نسل و چون شاہ جید صفد و جگدا و والی

غزل

بہت مبارک بہت مبارک سید صالح ساقی
 نور و چون حسین ہویدا ایہ نوری چسکارا
 لطف کرم تھیں طالب نعل اسدی پشت پتاہی
 مرقد پاک انہاں دنیا قبلہ گاہ جہاناں

نال علی شاہ جید رملد اوچہ درگاہ الہی
 روشن چہرہ نور عرفانوں جیونکر عظم تارا
 وقت مصیبت دین جہانیں واہ چنگا ہمراہی
 کرن یارت لوکیں افرحمت رب جہاناں

مثنوی

نال کمال محمد صالح سید عالی شانان
 پہلے اندر خدمت نوشتہ جس ویلے ایہ آیا
 عرض کرے یا حضرت مینوں شوق وصال الہی
 نگاہ کر دوں میرے حضرت رحمت نال اتھائیں
 پس فرمایا نوشتہ آگے توں خود مالک شاہی
 مینوں خاک رومی دامنصب بلیا وچہ جہانے
 عرض محمد صالح کردا کوچے وچہ اسائیں
 نال الطاف کرم دے جھاڑو دیوں خار گواویں
 نوشتہ تائیں اتر ہو جاو صالح دی گفتاروں
 تن فرزند نانا نائے کمال قفر علم دے تائے
 چک ساوہ چہ مرقد صالح جو گوجرات حوالے
 مے اعتقاد وچوں اے ساقی ساغر دینجشائیں

جاہ جلال انہاں نون افرنجشیا رب جہاناں
 نال درست عقیدے بیٹھا وافر ادب رکھایا
 میری طئے اک نظر عنایت کر یو پشت پتاہی
 دا وخواہی نون خاطر ہو یا لبتھاتیرے تائیں
 آل نبی تون خلقت خاطر ہو یوں پشت پتاہی
 پرتوں سید آل محمد عالی شان گھرانے
 خس اتے خاشاک زیادہ جھاڑو دے اتھائیں
 صاف سوئے تاصحن اسافے دل دا آخر تائیں
 اک نگاہوں کردا تکم حکم آسا سرکاروں
 وانگ پردے جاہ مراتب عالی شان پیاہے
 خلقت فیض اٹھاوے لوکیں ہر دم رہن اودالے
 دور فساد کنوں دل سوئے سینہ صاف بنائیں

خوشی تے خود بینی ساری جس نہیں دور ہو جائے
 زہر اس ٹنگ دل تھیں باہراوہ بادہ فراوے

اسمیل دلیل ہائی ہو نجات صفائی

لوکاں فیض لبیا خود وافر آہامرو الہی

غزل

اوہ زبہ درگاہ خدا اسماعیل سہارا
دن تے رات اوہ یاد خدا وچہ اوہ واصفت نیاری
جو کوئی شخص مخالف اُسرا اندر کے زمانے
مثل عیسی دم برکت والے شفا بیماریاں

گراہانوں اوہ دکھڑے آہاروشن تارا
قالاں قیلاں ترک تمامی بندربان پیاری
دوہیں جہانیں کت پائے طرفوں رب جہانے
برکت نال کلام اُنہانے جاون دکھ ہزاراں

مناقب

کسب لال کمائی آہی مسکن جان انہائیں
لوکاں نوں تلقین کریندے آہے راہ الہی
آپ اتے فرزند انہانے آہے پتھے سائے
کوٹلی وچہ مزار انہاندا بیج فیض ربانی
یاد مولا تھیں دے ساقی اسان شراب پیاری

موضع کوٹلی جلال الی سئی حمت رب بتائیں
پہلیاں تالوں سابق ہندے اندر راہ صفائی
یاد خدا دے اندر ہندے نیکو کار پیارے
راہ اندر سلکوٹ اتھے وسیل مسافت جانی
کبریا خودی لیجا دے ایسی چوڑے ہنماری

صفت و بجا صاحب نام فضیل ربانی

زندان تائیں کہدے دریاں نوں زندگانی

غزل

جام عرفانوں چہ خمار پی خاص فضیل سہارا
نال اُس روحی دے خورم باہر بدے گھروا
وانگ مسیح اک دم تھیں زندہ اوہ مردہ فرماوے

بادہ لا او بانی پتیامت ہو یا اک سارا
ثانی عیسی ولی خدا افضل خدا اکبروا
نال غضب اک زندہ تائیں اوہ مردہ کہوے

اک نگاہوں صدہا مفلس شاہ غنی فرماوے
اک قہر دی نظروں غنیاں تائیں خاک ملاوے

مناقب

<p>سی کامل اک نظر من تانبہ تن سونا ہو جائے مست آہ جو عالم شرعی کرن سوال کدائیں فرمایا ہاں آب لیا و وضو اول فرمایے آیا پانی وضو کرے ہتھ کیتے تر دو نوئیں آتش عشق محبت ریدی جذب کسے سب پانی پس علماء معذور رکھا یا ایہ مجذوب الہی کہن آوازہ جتنھے پہنچے جذب احوال ہو جائے کابل وچہ مزار انہا ندوچی خطاب الہیوں ساقی بخش اک ساغر جذبہ وچوں مئے ارغوانی جذبے نال میرادل سینہ طرفے راہ بیائیں</p>	<p>وانگ دیوانے مجنوں تر دانا ملک صحو سداوے وضو نماز شریعت والا ادا کرو کیوں ناہیں باجمہ وضوے جائز ناہیں تراعضا کر لیئے پر پانی سب خشک ہو جاندا دیر نہ لگی اونویں جذتک رواں ہووے پانی جائز وضو جانی فرض نماز نہ اسدے اوپر سودا بے پرواہی ختم بیان بزرگی والا کیونکر کیتا جاوے کابل ملی ولایت اتہاں برکت راہ صفاوں لٹے ہو جائے جلدی جس شخصیں ایہ رستہ عرفانی نفس بارہ باہر ہووے چوں صدر اسائیں</p>
---	---

<h3>عبدالرحمن اک و خدیجہ صفت سنائیں</h3>	<h3>صلبی مران ک نظر تھیں پتی ناہیں</h3>
--	---

<p>عبدالرحمن شاہ ولایت اندر ملک بقائی مست است اوہ عشقی جاموں بیانہ حصن سوائیں نال افراط جذبے مجنوں آہ مرد الہی سرہ چشم خلق اوہ ہو یا اشرف وانگوں بھائی</p>	<p>لامکانے جھنڈا گڈہیا چٹھیا رنگ صفائی ہر بیمار از نظر عطاوں پاوں کل شفا میں تالیلی دی کرے زیارت وافر شوق لقائی جو دروازے نوشہ ڈگاواہ وااوس کسائی</p>
---	--

مناقب

<p>موضع بھڑی اندر وہ ہندے ہو بیان کار کراندے مست ہو یا شاہ حمان فوراز میں اوپر ڈگ پیندا جسوں اک نگاہ اوہ کردا اسدرا کم سوائے زہد ریاضت اندر کمال وافر شوق الہی پوچھاں نال مویشیاں خود نوں ہندے کیں کدائیں</p>	<p>او سے جاگہ گیا خود نوشہ اکو جھاتی پاندے گئی سیاہی نور چمکدا دل روشن فرمیندا حاجتمند کریندے پوری حجت پہلی واسے قبران چہ کیں جا بیٹھے سودا بے پرواہی اندر کھوہ لٹک دے لٹے موتوں در دناہیں</p>
---	--

ریت تتی پر لیٹن گاہے کہیں نہ کرے نرمی
 بھکھہ سپاس اندر نکلیں اوطی ہودی کھاون
 حکم وچہ آداب اچھے خود پای بند ہو جاون
 فقر انہاں داون تے راتیں دو چند رہ دیا
 سال بسالی میلہ ہووے ہندی جمع لوکائی
 لب تازہ دل تازہ ہووے ہوون دور بلائیں
 یاد کراں میں مولا اپنا جان فدا ہو جاوے

کہیں ہون چہ راہ دے مجنوں اگتاپن چہ گرمی
 سرہیاں چہ گھڑے بھڑٹے اوپر سر دے پاون
 کدی غذا صبری کرے غم وچہ بھکھہ گلاون
 دل دریا پستیاب نہ کرے فیض جہان اٹھایا
 بھڑی اندر ہے مرقد انہاں واہ وانیک کمائی
 جام ادب تے صدقوں ساقی بادہ شوق پلائیں
 تا مستوق تمنا دل بغل اندر آ جاوے

عاجز لوگوں دی روئے کدو اپنی پستی

جان قلندر فتح محمد با اخص صفائی

مناقب

عین یقین و احاصل تیر صاحب فیض گرامی
 نام خداداد او پر دل سے سی مقوش انہاں میں
 سب مکشوف او پر اس حضرت ایہ گل جان یقینی
 پیشانی تھیں از ابد خود حضرت ویکہ تہا سے

دین مبین اندر سی قائم فتح محمد نامی
 بادہ نوش عرفان الہی صاحب فوق ورائیں
 راز سماوی تھیں اودہ واقف بھی اسرار زمینی
 جیکر مطلب خاطر کوئی پاس انہاں سے آئے

مناقب

شوق شراب چہ ناویں سغر مزہ حیات و دلا سے
 بے پنی بے ہوشی ہوئی واہ و امر دلی
 بعد زیارت جانیاسے ایہ شوکل اتھا میں
 کھانا بند نہ پیندے پانی واہ و امر دریانی
 اندر بیخ لگا کے تکیہ آخر اس بھیندے
 خود رہتا سوں شہے موضع ساگری شان کمالی
 صدق خلوصوں اس مکانے بیٹھے بانڈیراں
 دل پر کھول مرزوی سخاں کل احوال کھاواں

خواب اندر تین ارہی ہنوں حکم حضوروں آئے
 تہی وار لیا کچھ نوشہ ہوئی جان وندالی
 اندر شوق سنپال آیا لیا نوشہ تائیں
 حالت وچہ تجسد آسے بھلیا کھانا پانی
 دونوں روز واہ اکو جاگہ بیہوشی وچہ رہندے
 موضع ساگری مسکن حضرت جگہ پیدائش والی
 تن تیکے اس موضع اندر ملے ہوئے فقیراں
 دے ساقی عرفانی بادہ تائیں مدح ستاواں

خوشی محمد چہ کنجاہ بن سنائی جاو

صافی ہنو شعر منا انور کھول سناو

مناقب

خوشی محمد نور اک آنا وچوں نور محمدی
فرع اصول مقالے علمی اسنوں از برسائے
ملیا اوس مقام ولایت زراہد عابد بھارا

نظر ہو یا منظور اجیبا وچہ حضور محمدی
نوشہ دے لطف خانے تھیں سنوں استناد
امرئی پر قائم آنا کرے عدول نہ یارا

مناقب

خاص مرید آنا نوشہ دا خوشی محمد نوری
سی موصوف کمالاں اندر زراہد عابد بھاری
اوس زمانے ویسا شاعر و دجاہور نہ کوئی
گستاخانہ سخن کہے جا شعرو زن فرمائے
بہتی خلقت اسدے کولوں فیض حصول کراوے
کل فقیر امیر غریباں محتاجاں خوش حالاں

طے کریدا منزلان فقیری حمت لب ضروری
شاعر تھے نقاد سخن بھی صوت بہت پیاری
اندر خدمت حضرت نوشہ اتنی جرأت ہوئی
سن کلمات اہل شاہ حاجی خوش خندہ فرمائے
خوشبو تھے رنگ اسدی کولوں گل تازہ ہوئے
عقدہ جل کریدے اسدے لطف نظر ہر حالاں

رضی الدین قاضی ضل حکم شرع پر قائم

اوہ بھیرا ہاں لوکان و عظام صح دم

مناقب

قاضی رضی شریعت او پر محکم قدم جماوے
علم اصول فروع تھیں واقف باہر علم قرآنی
ہر گمراہ نوں ستہ دے موٹے شخص ہزاراں

خاص مطیع حکام نبی دار بے اضی فرمائے
راہ خدا وچہ اچا درجہ رکھے مرد ربانی
راہ کفر تھیں طرف ہدایت لیاوے بد کرداراں

عشق اندر ہر ویلے تھیں سی بدہوشی پائی
جذب ولایت قوی آنا اس جانوں لطف الہی

مناقب

<p>اندر اوس زمانے اُس داد و جساہور نہ تانی ایہ وراثت پیشہ جدی حکم قضا چلاوے زہد نماز ریاضت اندر اندر اُس ودہاے راہ سلوک کشادہ ہو یادن تے رات و دہاے نوشہ نوشہ پیاپکے سچا عشق و دہاے ظاہر کرے نہ لوکان و انگون جھوٹے متوال نام نمودی شیشہ توڑاں قائم رکھاں تاہیں</p>	<p>صاحب شریع شریف طریقت قاضی رضی پچھانی پیو دادے تھیں حکم قضا و چہ قبضے تریا آفے دولت مند امیراں لوں اوہ پر سیر رکھاوے بادشاہی لگے جانا سنوں مول نہ بھاوے شوق اتے وچہ ذوق اجیہا استغراق رکھاوے اپیر حوصلہ عالی اُسدا ضبط رکھے ہر حالے دے ساقی رنگ سُرخ گلابی پانی شوخ اسائیں</p>
<p>آہ مغل نوں مسکن صاحب شریف و رہیں</p>	<p>مست محمدی ہو اندی ہنسائیں</p>

مناقب

<p>محبوبان وچہ منزل اُسدی زبدہ مرد گرامی ناسوتی لاہوتی دے سبق تمام استنائیں خفی نہ استھیں رقعہ کوئی نوشہ پاک رکھایا</p>	<p>پہلیاں اندر سابق ہو یا تھی محمد سامی چھری چلائی حضرت نوشہ اوپر حلق انہائیں دفتر پڑھ عرفان بلا شک یاد اُس نے فرمایا</p>
---	---

مناقب

<p>دوہاں جہانان لوں فانغ ایڈی رحمت ہوئی کس لگے تیرانی والی عیدان خلق منائی حضرت تقی لئی ہنہ کار و اوپر حلق رکھائی ادہا خلق جدول کٹ جائے لوک کھڑن جانی زخم بدہا پھر مرہم لائی ہوئی صحت انہائیں سلطان پورے پاس انہاں پھر غلبہ حال ہوئی تیراں سال رہی ایہ حالت جذبہ حال کھاوے</p>	<p>حال انہاں تے غالب اتنا سد بھر ہی نہ کوئی اک دن بچھن لوکان کولوں اج دار و زکیائی اج کرن قربانی لوکیں اندر راہ الہی + فرمایا قربانی میری نوشہ نوں پہنچانی ادہا خلق گیا کٹ لوکان پھر لئی چھری تہیں پر آواز درست نہ ہوئی صاف کوئی نہ آئی مستی دے میدان اندراوہ گھوڑا خوب چلاوے</p>
--	---

اپنے پاس غیر کسے نوں دیندے رہن پیارے ظاہر دے ارکان انہاں تھیں اوہوں پر نہیں دل دے اندر یاد خدا دا بیجا تخم اس سانی غم دے رنگ کنوں دل سادہ تاہو دے ہر گاہی ردمی وانگ آئینہ دل بہت صاف ہو جاوے	اپنی خبر نہ غیراں الی وال ترو لیدہ ساکے نہ پرواہ کسے دھی رکھن ننگے رہن کدائیں وچہ تنہائی رغبت افرواہ والذت پائی لے ساتی دے جام شرابوں بادہ حق رسائی چینی وانگوں دوجا کوئی نقش نہ پھرہ جاوے
پہنیاں نالو تقوے ساہو جا ستائیں	عبد حمید لگانہ بد اسد صفت ہیں

مناقب

دیکھیا پیر معان تھیں ظاہر اس نے نور ربانی پر مرشد دی لطف نگاہوں صلی منزل پائی نور خدا تھیں چہرہ روشن سوچ وانگ بنایا حق دے راہ وچہا پیر پردہ دور خدا فرماوے	علم سمندر تقوے تھیں اس عبد حمید لگانے علم عبادت حدوں وانسرواہ وامر والہی ماسواد ارتگ اس دل دے شیشے کنوں ہٹایا نال عنایت پیراں پردہ خود بینی پھٹ جاوے
---	---

مناقب

نال کسے دے پنچیا پہلے رحمت دی ارزانی عرض کیتی جو کرن زیارت دو جا مطلب نہیں ایہ سنکے اس حالت بدلی تیر لگا دل تائیں بیہوشی تھیں اہ وچہ کھو دے کد امر در ربانی حکم دتا پھر پاراں تائیں کد ہو جا ستائیں پس آندا اوہ کدہ اس چاہوں عبد حمید لگانا جو کجھ اسدی قسمت آمانہ محروم رکھایا شام صبح سن وصل حق تھیں دوجی طرف نہ جاون	خدمت اندر حضرت نوشہ عبد حمید لگانے نوشہ کچھیا کیوں اتھایوں شخصوا وجہ تائیں فرمایا ہن ہوئی زیارت واپس گھر نوں تائیں ہوش گئی ہو جنوں جاوے واہ مستی دیوانی ادھی رات ہوئی آگاہی حضرت نوشہ تائیں اندر کھوہ فلا نے ڈکا میرے پاس لیانا خاک بوسی دے پچھوں سوں شخصت چا فرمایا مستی ذوق اندر ہر ویلے استغراق رکھا دن
--	---

وحدت بادہ سردی چوں ساتی جام پلائیں
دیواں پاڑ قبا خودی پر پاواں مولے تائیں

بہ منام سید عبد مریدی اجایا

جو اعظم مرزا سی اس نے فضل سوایا

مناقب

عالی شان گھرانہ اچھا سید عبد اللہ نامی
اندر جذبے شوق محبت اس اوہ گرمی پائی
ہر حاجت اس پاس جو جائے پس پوی ہو جا

عشق محبت در راہ اندر اسے شان گرمی
اندر سکر ہو یاد دبالا واہ واہ عشق الہی
شمع جہان بہ نور ضیا اول اشرف چان پاو

مناقب

خدمت اندر حضرت نور شاہ پہلی واری آیا
کر مجذوب یا سانوں حضرت غم تھیں لے پائی
اندر کار اس نفع خلق نول بھی ہو تیز تائیں
فرمایا شاہ جے خود مرضی مستی خود ہو جائے
کھیس اک دتا پہنن خاطر حضرت اسے تائیں
پار چنابوں کر آس نول صدر ہو یا ہمزہ ہی
حضرت اوسے وقت کر خریدے کامل وصل الہی
سیدی اولاد ایہ جاتا کھیس اندر تاثیراں
اوہو کھیس دتا گھل مر کے نوشتہ دے دربارے
ساغر بھر کے دے اک ساقی شوق شراب سائیں
شاہد غیب نکاں میں حسن تھیں بخشیں اوہ پیالہ

عرض کینی میں نہ کوئی ایسے غم نے کھایا
لطف محبت تھیں سر بایا نوشتہ مرد الہی
پر مجذوبی والا غلبہ ہو یا اس دے تائیں
شوق محبت مولی والا خود مجذوب بنائے
حکم ہو یا لے صد الدنیا سنوں پارنگھائیں
واپس اچے نہ آیا آہ صدر اوہ مرد الہی
دنیا چھدی جا پیچھے وجہ منزل ہر رگاہی
جذب تاثیر اندر اسے کم گیاں تدبیراں
ایسوں کھیسوں مجنون ہوئے بندے تھے سارے
دور حجاب کرے جو دل اپرہ رکھے ناپیں
رہے نشان خود بینی داہو وے کم سو کھالا

اندر کر مناقب پاراں سلسلے و نونہا ہی

صاحب شوق اتنے نابیرن جو مرد الہی

اک شادی اک شاہ محمد صاحب شرف کمالی
طرف ہتاس ایہ تنے رہندے صاحب نیک کھائی
وچہ کھلا سکے چیمہ آہا مسکن وطن پیارا

بھی اک محسن پارا یہ تنے کامل سن ہر حالی
بھی مجذوب اک ناتواں صاحب جذب الہی
ساری عمر گزارے اتھے صاحب فضل نیارا

آخر چور شہید کر نیے حضرت نانوتائیس
 بھی اک متنا صاحب جذبہ اثر اندر مجذوبی
 خلقت کولوں نفرت کرے واہ اعزّت پائی
 بھی اک طاہر حافظاً صاحب نیک کمائی
 ایپر کار کشادہ اسدی اس خاطر نہ ہوئی
 پھر یا کل جہان و لیکن حال رو سیاہی
 بہت فقیر تائیس بلیا ہوئے آن سوالی
 اپنا تیس نصیب لیجا و جدوں کانے آئے
 سخن بانوں سنکے حافظ نال استاد تھاپیں
 پھر فرمایا آجا حافظ ہو جا پاک زناروں
 جدوں زنار اتاریا طاہر پس طاہر ہو جائے
 ہو ر علاوہ یار تھیرے باہر حد شماروں
 نظر عنایت تھیں اساقی ساغر بخش شرابوں
 پیہم شوق الی اللہ والے بھر بھر بخش پیالے

بھی دفنایا اوسے جاگنہ بخشے رب انہائیں
 جانوراں تھیں گلاں کردا سایا اوہ محبوبی
 نال و خوش طیور ہمیشہ کرے کلام صفائی
 ملاں شاہ دیاں یاراں و چوں آلا مرد الہی
 کوڑتے پٹھر رکھایا جتو نہ جانے ایہ کوئی
 وچہ پہاڑاں پنڈاں پھر یا ایپر حال تباہی
 فرمایا جو جاوے سبھے وچہ دکان فی الحالی
 فرمایا اے حافظ بیٹھو اندر گوش کر اے
 ہو یا حیران تعجب کر دا سمجھ اس آیانائیں
 گلوں اتار زنار کفر دا حکم ہو یا مسکاروں
 رسم کفر تھیں باہر آیا فضل خدا فرماے
 اس کتاب کنجائش ناہیں ہون شمار اک ارو
 اس تھیں بہتر کار نہ دو جی چھٹے جان غداہوں
 ذوق ہوے با فوق و لاں ہوں کم سکھالے

ت صاحب عالم علم الہی

نوینہ ضہہ لکھا منات کانی
 وچہ شہر و اقدس لکھا منات کانی

مناقب

کبریائی دے حرم اندر جو اپنی جگہ بناون
 ذات حق کنسار و انہائیں ایپر گل ایہائی
 جدوں انہاں طور عشق پس جلوہ گر ہو جائے
 جگہ رجوع عبادت خلقت کے درگاہ انہائیں
 منبع فیض اوہ کان عشق تے بحر حسان بانی
 معشوقانہ خلعت ہر دم انہاں بپنائی
 خالص کوئی مرید انہاں داد و رخ وچہ چاہے

اک نظر وچہ مس جو دی نول اکیر پناون
 بشری جامہ پنیہا ہو یا کر دے کار خدائی
 علوی خواہش زیارت، اندر مرجبا سخن سناو
 اکھ دے اک بلکارے اندر حاجت وابتائیں
 نیم نظر تھیں دشمن سخن کر دے مرد حقانی
 خواہش حق کیا اوہ کر دے بھی خود چیز کیائی
 جدوں حضور خدا کے نال محبت عرض لیاو

راہ حق اک اشاریوں کر دے دا اندر دن آتاں
 مرد خداک گوشے نظروں اہ حق ادا کراندے
 نال توجہ کھی نوں اوہ کرن ہماک واری
 خاک اپنے دروازے نوں اوہ سر کرین سدائیں
 جو زندانہ اندے دروازے رگڑاؤن پیشانی
 تسبیح توڑ زنا راوہ بہن صاحب شرع مداحی
 بلا ریاز اتہان دیاں کارلں کسے شام صبا جس
 حضرت نوشہ سے جو تابع ہوں شام صبا جس

کافر اندر بت پرستی ظاہر صوم صلواتاں
 کافر بت مجنبدے زاہد حج روزے فراندے
 چشم گھاٹن مست جڈن اوہ پوٹوں حال خماری
 کرن زیارت اوہ موئے لادی روک کاوٹیاں
 چوہ ہویں و چند انگوں روشن انہاندی پیشانی
 چکھن گھٹ انہاندی مئے تھیں اہد مرد گرامی
 کوچے وچہ ریائے اہد کراعتکاف اتھائیں
 اہل سعادت جان انہانتوں جہر اپنے تائیں

مناقب

اندر پاک جو داہے ہے مخفی نور ربانی
 فلک بلندی اُسدی دادروازہ اک پچھانی
 اعظم اسم ہے نام انہاندار و زقیامت تائیں
 شبلی وقت جنید زمانہ پہلیاں وچہ گرامی
 دولت مال اتے وچہ عزت اچا جان گھرانہ
 ہر شے حاضر جو کچھ چاہے دنیا وچہ نہائیں
 بند تمام انہانے تاج رحمت رب غفاری
 جھگڑے دا دروازہ کھولیا جو چاہے فرماوے
 اندر فعل لیاوا سنوں قوت نہیں ہر آئی
 جنگ جہل دے شعلے اٹھے سواہے پرواہی
 چاہ کنعان اندر جیوں بھایان لوسف نبی شایا
 لوکاں اندر آفت وڈی حسد بلاشک جانے
 فعل حکیم نہ خالی حکمت اس وچہ راز ایہائی
 ر سبب لگایا یعنی ہو یا شوق ورائیں
 جام شہادت پتیا پیو نے پاسون کھورواروں

قطب وقت تے غوث زمانہ پیر محمد جانی
 عرش عظیم معراج اُسدے دا اکو پاوا جانی
 قضا قدر محکوم اتے سب از معلوم انہائیں
 جام الست پتیا اک واری ہوئے مست مداحی
 وچہ نرالی وطن مبارک صلح عالی شانان
 اہل کمال آہ پیو اُسدا عزت مال ورائیں
 ایس لایت حکم انہاندا ہر اک جاگہ جاری
 رب سبب کم قضا دا کوئی سبب بناوے
 جد کوئی امر مشیت اندر بند ہے پہنسانی
 وچہ اقارب ہو عفار بے ہوں بندی آئی
 ایسا شور بھراواں اندر حسد ہواں نے پایا
 حسد ہواں نے راہ شیطانی کتیا تیز جھانے
 پھر جے پھپھو بچ کہاں میں سی اوہ مرد الہی
 شد کنوں بھی بہتر ہووے صیر پیاراں تائیں
 دونوں طرف لڑائی لگی نال تبر تلواریوں

نال حسین یافت ہوئی پختن دہمراہی
 سرخپیں پدری سایہ جاوے خوب تھی پائی
 آگ غضب دی شتے داراں اُسے گرد جلائی
 آخر قسمت نیک ساں جو پنڈوں ہجرت کرد
 طرف مصروں یوسف جو کر شوق لیا آندی
 اختر طالع طلوع کرینا ساڈے نخت نیارے
 اندر موضع کا لیکے آئے جو دریا کنارے
 مدت بعد ظہور ہوا جو سودا بے پرواہی
 وچہ وجود انہاں کے اللہ بیجا تخم عرفانی
 دامن طلب محبت والے اپنی طرف کھچا یا
 انہاں کیا وچہ قسمت تیری باجہوں یاد الہی
 حضرت نوشہ دی خدمت وچہ ایتھوں جلدی جانا
 طرفے چک ہوئے متوجہ جد ہر پیر گرامی
 راہ اندر جدیڑے ڈیکے دوتن شخص بچھاوون
 ہن کتھوں تک قصد تساڈا کیوں اٹھائی
 خاطر خاص یارت دوروں قسمت چک لیائی
 دیر نہ لاویں جلدی وین کہیں یارت پوری
 رنگ خدا تھیں رنگے لوکاں نوشہ پیر جہانی
 دوتن قدم اگاڑی ہوئے بندہ اگوں آیا
 ایہ ابلیس مکر داپتلا راہزن ہو و نہارا
 طرف جنوں بلاوے خلقت جادو کر اوہ را
 جس جاگہ اوہ پہلے بندے ملدے حضرت میں
 ساری گل سنائی حضرت اک بندے بتلایا
 دوجی واری اوہ فرماندے راہزن بلیا کوئی
 دیر نہ کریو جلدی جاو بجر محبت والے

حضرت پیر محمد نکٹے عمر نہ وڈی سائی
 وچہ ولایت نہ کوئی رہیا ہمدردی ہمراہی
 ابولہب کو وانگوں دشمن ہو جاوون بدرہی
 نخت زینجا بنج محن تھیں تر دا وچہ سفرے
 تیویں اسڈے طرف توجہ ہوئی خاص شہازی
 اسان غریبان الی جاگہ اسڈے شان دولارے
 عمدہ ویکھ مکان سکونت کرے ولی پیارے
 کشش ہوئی از غیبوں جذبہ ظاہر کرے الہی
 اگیا تخم لیا یا جذبہ کشش حضور ربانی
 بھولو پاس گئے تا حضرت سارا حال سنایا
 ہور نہیں کوئی چیز پیاری پاس اسڈے کائی
 پس ترے کریت صافی پیر محمد دانا
 کرے حرم احرام بد ہاول نوشہ پیر گرامی
 کون کوئی تے کٹری جاگہ ایہ مسافر آون
 فرمایا سنپال اندر جتھہ نوشہ مرد الہی
 وانگ فرشتیاں کندے اگوں اہ تیری انائی
 اوہ دربار عشق تھیں بھر پارے رنگ ضروری
 سن حضرت خوش ہو یا جیویں کلی چنڈے جانی
 پہلیاں وانگوں پچھیا اوہو حضرت نے فرمایا
 قسم خداوی ہے اوہ ساحر کے شیطان نکارا
 سن حضرت تر دا پس بندے آوے اتھ سہارا
 عرض کریندے اپن جلدی کیوں اٹھائیں
 نوشہ جادو کر ہے بھارا خلقت راہ بھلایا
 جس بدظن تسانوں کیتا واہ مستحرمی ہوئی
 بادہ شوق الہی واسلے بھر بھر پیو پیالے

راہبر نال ہو یا پھر حضرت پنچکے دربار سے
 صد الدین خلیفہ حضرت آیتوں اتھائیں
 یار دو جے بھی بیٹھے آئے خاطر نوشتہ سارے
 صد الدین کیا یہ آگوں کب سرباؤں بھریا
 نیٹے دوروں جو کوئی آئے نوشتہ پچھداو
 میں جدا کھال میں ہاں نوشتہ ہو رہ نہ دو جا کوئی
 حضرت پیر محمد سن کے حیرت اندر آئے
 پر باقی دیاں باریاں اسی خوب کیتی دل جوئی
 آگے ہو رہ نہ جانا بلکہ بیٹھا اتھائیں
 اک فقیر گیا پھر اندر عرض حضور گزارے
 نوشتہ کیا لے آندر اس دا حال پچھائیں
 نال زیارت چشم منور پیر محمد ہوئی
 نذر دہری تن دام آگے بھی نال ادب بندے
 دام و جا پت وٹے تائیں نوشتہ نے بخشایا
 نوشتہ کیا دس برادر کھڑا وطن تائیں
 حضرت کیا پنڈ نرالی جگہ رہائش والی
 حضرت کیا بیشک و رہیا او پر پڑا تائیں
 در فیضان گیا کھل سارا رحمت رب دی ہوئی
 لی مع اللہ والی جاگہ پنچیا پیر نرالی
 جہڑی نعمت دینے والی سو اسنوں بخشائی
 نوشتہ کیا جاہن ایتھوں حضرت رہنا تائیں
 جائے گھر ایتھوں مڑ کے یاد خدا فرمائیں
 یاد خدا و چہ دن تے راتیں جائے وقت خالی
 قلم شوق خدا دا کھا کھاں حدوں افرارے
 اک ہزاروں پنڈہ او پر پاؤن نگاہ کدائیں

حجرے و توں حضرت نوشتہ جانڈے اندر وارے
 نال خلوص یقین محبت حجرے و چہ تدا میں
 حضرت کچھن نوشتہ حاجی کدہر گئے پیارے
 نوشتہ نوشتہ پیے پکار و نوشتہ مے کتھ ا رہا
 پس کچھو میں نوشتہ نوشتہ جے کوئی راہ بھلاو
 اسی مسداو پر بیٹھا ختم عدالت ہوئی
 کی بکو اس کیتی اس بنے کچھ و اکچھ سنائے
 لے لڑکے غم نہ کر ذرہ جو ہوئی سو ہوئی
 صاحب عزت نوشتہ شاہ ساڈا آئے پس تائیں
 شخص اک باہر ملنے والا آویں باہر پیارے
 حضرت پیر محمد فوراً اندر جان تدا میں
 قدمبوسی فرمائی حضرت خوشی نوشتہ نون لئی
 دم اک لیکے حضرت نوشتہ پت ہاشم توں دندے
 تاج دام دتاپت تیجے رحم خدا فرمایا
 بیوں بہت اڈیک قساہ دی بھی کم بہت تائیں
 نوشتہ کیا بر کر کم دا ورہیا و چہ نرالی
 تن اری ایہ مڑ مڑ کیا دونوں طرف تائیں
 بحر عرفان آیا و چہ موجاں خوب ہوئی دلجوئی
 غیبی شمع تجلی جلدی موسیٰ انگ کمالی
 اسدے او پر در عرفانی کھولیا پیر نوشتہ شاہی
 اسجاگہ و چہ گرگ دندے کھون چیز کدائیں
 پس حضرت مڑ آئے گھر نوں بیر لگائی تائیں
 ہوئی ترقی حدوں افر رحمت رب کمالی
 عشق البناتن من حضرت پیر محمد سارے
 شوق الایہوں اڈن سارے او پر چہ ہوائیں

وانگ فرشتیاں اُن سبھے جان طرف آسمانے
 کل ہوئے ابدالان انگوں گوشے بٹھیں بارے
 اک ہزاروں پندرہ اوپر کرے توجہ پوری
 غلبہ شوق خدا تھیں سڑے حمت ہی از رانی
 نال انہاں میاں کالا آنا اک کھوہ و پر آون
 تھوڑا تھوڑا پانی آوے چووں کھوہ تدا میں
 اے کالا کیوں تھوڑا پانی کھیتی نون پنجاوے
 اس گھوٹے تھیں شور زیادہ کھوہوں با ہر
 ایسے خاطر تھوڑا پانی دیواں کھیتی تائیں
 حضرت سن فرمایا یہ گل سچی ایس سنائی
 گل کھیتی سبکے ساڈی دیکھو حال اپہائی
 اڈ گئے بھی سڑے دوجے رہے سلامت ہیں
 اک ہزاروں پندرہ اوپر کرے توجہ پوری

وچوں انہاں نہیں داو پر نہ کوئی رہیا کھچانے
 مدت چھووں پیر محمد حضرت دوجی وارے
 آتش شوق انہاں تے تائیں دتا ساڑ ضروری
 مدت بعد گئے وچہ جنگل سیر کر نیوے جانی
 جٹ کھیتی نوں پانی دیوے حضرت اوتھے جوں
 نالی آب نہ کھلی آہی حضرت کہن تدا میں
 کالا جٹ کنوں ایہ کچھے جٹ جوا ب سناوے
 کھیتی استھیں سڑ بل جاوے جٹ ایگل سناوے
 تا سب کھیتی اس پانی تھیں سڑ بل جاوے تاپیں
 بحر نظر تھیں میں بھی پہلے افراب دتائی
 نال توجہ پوری جد کدھ خاطر لو کائی
 اسے بعد نگاہ ہن تھوڑی باو طرف انہاں
 اوہ سب قطب ہو جاووں انگوں شبلی مضروری

حکایت

اک دن کوئی جوگی کدہوں خدمت اندر آیا
 بہت ریاضت شاقہ والی صورت نظریں آئی
 تحفہ اک بغل چہ اس دے جوا کسیر بناوے
 باہر کڈھ اوہ رکھے اگے تحفہ ایہ فقیہراں
 پچھیا حضرت دس اسانوں اسدا راز کیا بی
 چند اک چول کی من سونا استھیں کیتا جاوے
 حضرت کیا رکھ طاہے اندر اسنوں کر نہ پانی
 مدت گذری دوروں سوکے اوہ جوگی آیا
 اول کنوں زیادہ فاقہ نظریں اس نوں آیا
 بعد سلام نیاز مندی اس عرض حضور گذاری

فاقہ مستی حال خواری اگے نظریں آیا
 تنگی رزق ہویدا ہوئی اوپر ولی الہی
 استھیں نال عمل دے سونا جان بنا یا جاوے
 یا حضرت منظور کروا یہ سونیدیاں اکیراں
 عرض کیتی ایہ کیمیا حضرت میں جچ آپ بنائی
 چندین تانبہ اس اکیراں سونا رب بناوے
 طاہے اندر دہراڈیہ سیر گیا خود جانی
 سونے نال ظہور ہو یا پر فاقہ آکے پایا
 روٹی نال تعجب اس نے دندان نوں کٹوایا
 فقر فاقہ یا حضرت کیوں افر حال خواری

میں اوہ ڈبہ کیمیا والا پتھے وچہ رکھایا
دو تن پتیاں نیکر کافی سونے دا خروارہ
اوسے طاقتے اندر ہو سی جا کے دیکھ اتھائیں
پس ڈٹھا جا ڈبہ جوگی جس جاگہ رکھوایا
حضرت تدوں ارادہ کر کے اٹھے خاطر پانی
جا ڈیرے فرماون جوگی لیار ڈال اسائیں
جوگی گیا تے اتھہ ڈٹھا خاک جو ابھی ساری
جوگی وچہ جیرانی آیا کیمیا بھلی ساری
رب اسان اوہ تہہ دتا در دیوار طلائی
پر لذت نہ لے ہے فقیری جس چہ فخر رسولاں
پر حضرت نہ کنن اس نوں یوں راہ الہی

نذر نیاز فقیرانہ سی تحفہ پیش کر آیا
حضرت کیا یاد نہ رہیا اوہ ڈبہ ہموارہ
طبع آزرده ساڈی استھیں لوڑ اسان کھپیں
عرض کیتی معمول کرو اس اللہ مال گھلایا
فارغ ہو کے بعد و ضرور مال سٹن برآنی
جگہ فلانی اندر گریا لے آجسد اتھائیں
سونامہراں ہوئی آہی جان کر امت بھاری
حضرت کیمیا ایسی کیمیا کر و تیار اک واری
اک ایشا رہے تھیں ہو جاون رحمت نامتناہی
پاس نبی زروا فرآوے انگ پہاڑ حصوں
جبہ پاس رکھن حضرت رغبت مول نہ کائی

حکایت

اک عورت دے لڑکے نوں ادہ رنگ کدیں ہو جاو
لا دو اکیماں کیتا ہوگ شفا اس تاہیں
طرف نوشہرے شخص کسے نے دتی ایشانی
آخر حضرت پاس اوہ آئے سائل عرض گزاری
حضرت نظر تدوں فرمائی طرف مریض پڑانے
بدن اندر بیماری کوئی اُسے رہندی نہیں
ایسے زناں بنایاں اللہ پسلی کھٹی داؤں
وچہ عقیدے خلل انہدے صدق صفا و
زناں پاس کریندی گلاں اس لڑکے دی مائی
جڈن نگاہے و الامیلہ ڈبہ کاسی نیڑے
بد قسمت اوہ عورت اوہو بچہ لے ہمرہی
لے مائی نہ طرف نگاہے مینوں توں لیجائیں

نہ کوئی دار و اس موافق علت دور کر اوسے
ہو لاچار سپرد خدا دے کر دے اسدے تائیں
فلج اسدا اچھا ہووے پاسو مرد حقانی
اوپر حال بیمار اسادے کر رحمت اکواری
اوہ بیمار چنگیرا ہو یا واہ و افضل ریانی
نوبر نومریض ہو جاوے ہوں رب عطاہیں
راست کدیں ہو وون ہرگز دوری اہ صفا و
مکروپ زناں دیاں کاراں ویکھ قرآن ضروری
سنخی ردر سلطانوں میرے پت شفا مے پائی
خلقت گئی زیارت خاطر جا کے لاون ڈیرے
طرف نگاہے کرے ارادہ پتر گل سنائی
طرف نوشہرہ لے چل بلکہ صحت ملی اتھائیں

پیرنو شہرے دی رگا ہوں مویا فیض اسائیں
 پراوہ مائی اک نہ منی بدبختی سرچائی
 جڈن کئے وجہ جگہ نگاہے خلقت جمع جتھائیں
 ملدے جو رٹن شیخ ہو یا تمل و انگوں پارے
 لوک حیران پریشاں ہوئے اسدی وجہ کیائی
 طرف نو شہرے لچل مائی کراں یارت پیراں
 صحت ہوئی سی اسے کو لون توں کھڑیا ناہیں
 پس جلدی کھڑینوں اوتھے ہونہ جاگہ کوئی
 چندن کچھوں پنچ نو شہرے تو تباب کراندے

دیر نہ لگی اک پل اندر ہو یاں خاص عطائیں
 طرف نگاہے ہوئی روانہ دیر نہ کردی کائی
 اندر چار دیواری آئے آئی مرض تداہیں
 وجہ اعضا سپاں ہن گڈیاں جو میں شکستہ سکا
 لڑکے کہیا میں سمجھا یا آہا تینوں مائی
 پیر محمد قطب مانہ جو صاحب تدبیراں
 اس رگا ہوں پھیر یا منہ نوں فیض اٹھایا ناہیں
 بیل اوپر اسوار کرایا واہ و اعزّت ہوئی
 مرض گئی مژدوجی واری رحم خدا فرماتے

حکایت

اک چرواہا حضرت داخود جو گائیں چروائے
 رات پئی جد آئے گھر پھر آ بیٹھے چار پائی
 دن تے رات طریقہ اسدا ایوہ ہمیشہ جاری
 حضرت نال توجہ پوری روئی اس پچانڈے
 ایسے طور ہوئی کچھ مدت ربدی مہربانی
 حال اہا ہن بدلیا دو جا پائے گنج اسراری
 رات پئی گھر آیا اپنے دیکھا اسنوں خود مائی
 لڑکیاں انگوں پراوہ و نوں کے دراز تداہیں
 بیٹھے تراس منجی اوپر پتر بیٹھے ناہیں
 ماں کندی کھا روئی پتر نیندر چنگی آئے
 ہر چند مائی کرے تقاضا پراوہ ہلے ناہیں
 ہولا چار گئی ول حضرت عرض کریندی مائی
 گل کرے نہ روئی کھا دے اسدی وجہ کیائی
 روئی کھا آسودہ ہو کے خواب آرام کر آئے

بھی اندر سب کاراں حضرت تھیں مختاری پائے
 پانی گرم کر کے لتاں صاف کریندی مائی
 ہر اک کار اہدی لے بھائی قابل غور نیاری
 کھانا کھاوے اوہ چرواہا حضرت پائے بٹھانڈے
 نظر ہو یا منظور شہانے رحمت دی ارزانی
 کاشف راز اسرار ہو یا اوہ بنیا مرد غفاری
 دنگ ہوئی بھی کرے تعجب واہ واکار خدائی
 اوپر زمین نشت لگائی ماں کے استائیں
 عرض کرے نہ بیٹھاں ٹکے اوپر پینگ تسائیں
 عرض کرے نہ کھاواں وئی پھکھ بہتر سے
 گل کرے نہ کھاوے کھانا ماں غم کرے وائیں
 کی کیتا فرزند میرے نوں جو ہو یا سودائی
 حضرت کہیا اسنوں آکھو تندر خوہوے ناہی
 تندر خوئی چھڈ دیوے ساری نہ چہرہ کھلاوے

پت کے چھڑ پچھا میرا نہ کر ماں حیرانی
 ایسے میرے آگے روٹی ہرگز نہ رکھائیں
 پیش گئی نہ میری حضرت لگا زور تمام
 عرض کریندے یار جو حضرت واہ واسٹھری ٹی
 حضرت کہیا داگ اُہدی ہتہ میرے ہی نہ کالی
 اوہ میرے دراکوں بالا اللہ شان و دہائی

پھر مائی جا کندی بیٹا کھاہ روٹی پی پانی
 اوسے نوں جا روٹی دیویں کھانا اوس کھلائیں
 دوجی وار گئی ہن مائی خدمت پیر گرامی
 سن کے حال بدھی تھیں حضرت دین جو اب کوی
 وکھو حال مرید اپنے د اُسدی شکل کیائی
 ودہ تریا اوہ میرے نالوں بدی بے پرواہی

حکایت

بیریاں پکیاں سن جس طرفے ساٹھی اتھ لیجاون
 ہیٹھ اتڑ کے بیر کھاواں کے دل اراز سنائے
 اوہ کہندا خوش ہو کے کھاو پر شکل دیس آوے
 جد تک ڈانگے نال نہ جھاڑن بند خالی پھرے
 او پر چڑھکے مار ہلونا پس حضرت فرماوے
 بلکہ کچے بھی سب تھلے آون گے ہر آنا
 یا حضرت راج رات اتھائیں کر پورات گزارے
 کی کچھ عرض کریندے سارے پر مقصود ایہائی
 اے کالا جے ہمت تینوں روٹی کھا انہائیں
 عرض کرے میں دم شام شان کیے خود عالی
 پس حضرت گھرانہاں جان نالے لطف کماوے
 جاہ جلال انہاں دا ودھیار سیا حساب نہ کالی

اک دن حضرت پنڈ کے چہ خود تشریف لیاون
 حضرت کہیا جٹ کنوں جا پچھ اگر فہ مائے
 خادم کالا طرف اس کھوہ دے جٹ نوں پچھن جاوے
 شاخاں سخت بلند آس مہیاں از خود پیرنگرے
 خادم کلامر کے آیا سارا حال سنائے
 اک ہلونے نال تمامی پختہ بیر گرانے
 سن کے جٹ ڈگے وچہ پیراں عرض کریندے سارے
 حضرت کہیا سن اوہ کالا مرضی تندہ کیائی
 دولت مال یادہ ہووے مرضی ایہ انہائیں
 اسان اجازت دتی تینوں کھانا کھاوون والی
 تیریاں گلاں تیرے لایق کالا سخن سنائے
 وچہ زمانے تھوے واہ واہو یالطف الہی

مناقب

لو لعب تھیں آیا اتھے رنج تعب وچہ پھارے
 پچھکھ کنوں لب او پرائی اسدی جان پچھانی
 نظر بچا کے گاجراں پٹے چاہے بھکھ بھائی

اک دن کوئی لڑکا آیا کھوہ داک کنارے
 پتلا وانگوں ال بدن اس ایڈی ناتوانی
 اس کھو گاجرا ندی اک کھیتی لڑکے نفس نظر آئی

پر جٹ تائیں خبر ہوئی اُس پھڑپاڑ کے تائیں
 حضرت ڈٹھا حال تمام فرح و رحم کر نیدے
 جٹ کنوں چھڑواون سنوں میں پیار اگواری
 وطن میرا بلوال مبارک جگہ بزرگانِ اعلیٰ
 شاہ سلیمان دُئی میں نسلوں پیش میری جاو
 سن حضرت اس لڑکے کو لوں آئے دچہ جیرانی
 جلدی کرو لباس اک تازہ اس عمدہ پہناؤ
 پانی گرم کرو بھی اسنوں مل مل خوب تھلاؤ
 حضرت خود تشریف لیجاوون چہ سنہ پال تہیں
 حال اس لڑکے اچھر سارا نوشتہ نوں سمجھایا
 رنجِ تعب اس پھڑپا ہوا پھکھ افلاس ستایا
 حضرت شاہ سلیمان جایا پھر ہو مفلس بھارا
 نہ معلوم اولاد میری داہوے حال کیالی
 قلم نہیں سن نوشتہ کیا نہ پرواہ رکھائیں
 جو اولاد تیری ہے حضرت اوہ اولاد اسائیں
 یار تیرے سب یار آسائے اہ اوہ دوست داری
 یار تیرے اولاد تیری جو ہوو محشر تائیں
 وچہ دنیا نہ پاوون تنگی رنجِ تعب نہ کوئی
 یار تیرا جس جاگہ جاو میں ہوواں ہمرابی
 نہ غم کرتوں یاراں سندا میں ہاں پشت پناہی
 ویکھ اجیہا لطف کرم پس اپنے پیر رکھائے
 خوش ہو کے پھر پیریں چلکے وطن مبارک آئے
 شکر خدا میں ایسے درد ادا دم آئے گدائی
 اشرف شکر خدا فرمائیں آخرویلے تائیں
 اس خانوے دچوں جو کچھ چاہیا ہر اک پایا

لکیاں تمہجے بارے اسنوں نالے چھڈے تائیں
 اسدی خستہ حالی اوپر ترس ڈا فرمیدے
 اے لڑکے دس وطن پیار اُسے عرض گزاری
 شاہ سلیمان بزرگ خدا جس جاگہ مدفن عالی
 لاغر جسم کیتا بھکھ میرا لڑکا عرض کر اوے
 ادب کریدے یاراں تائیں کہندے ولی ربانی
 کھانا پانی تازہ لذت والا بس کھلاؤ
 خدمت اسدی پوری کرنا ذرہ فرق نہ پاؤ
 دوروں تیرے خدمت نوشتہ حاضر نوں اتھائیں
 عرض کیتا اوہ جو کچھ ڈٹھا نقشہ کل کھچایا
 کیوں پاپال ہو یا اوہ لڑکا حضرت فرمایا
 بیکس تا کس پکھا لسا ہو یا اید بیچارا
 ایسے گل دا فکر پیارے تا آیا اس جانی
 نال اولاد تیری ایہ کہ ساں ہرگز ہرگز نہ پیر
 ایہو حکم اسدا جاری اندر حق انہ سائیں
 آج تھیں لیکے نیک قیامت سن ابر خوداری
 پیر خدا اوہ سب میرے یار اولاد سدا میں
 روٹی دے محتاج نہ ہوں شفقت پوری دے
 نال میرے سب ہوں محشر دیکھن لوں اہل
 حضرت پیر خدا سُنکے وافر خوشی منائی
 اوپر قدماں مرشد کامل اپنے پیر رکھائے
 رحمت بدی اوپر انہاں جنہاں سبیں نوالے
 لطف عنایت دُئی امیدوں اپنی جان گوا
 بلیا تینوں ایسا راہبر جو خواہش اوہ پایا
 صفت تبارک و جوالیق فضل خدا فرمایا

حکایت

اک دن حضرت باہر جانے کا لاسی ہمراہی
 بارش سخت شروع ہو جائے کالے نوں فرمایا
 بیڑے اک مقام فقیراں کالا ادھر جائے
 کہن فقیر مہینے جاؤ اندر اتھ نہ آؤ
 حضرت سن آواز انہاندی دیکھن طرف انہاں
 کیوں آئے وچہ انہیاں لوکاں چلو ہوئے مکانے
 کامل مڑاں دے ایہ جو صلے بہار طبع نہ آیا
 او تھوں حضرت دوجی جاگہ پس تشریفیوں
 بہت مناقب شاہ صاحب کے باہر حد شماروں
 گنتی وچہ نہ آون مہینوں سخن ہزار لکھائیں
 پنجیہ ۲۵ ربیع الاول الی رحلت سی فرمائی
 وچہ نو شہرے روضہ قدس منبع فیض روحانی
 سال بساں ہوئے اک میلہ آون لوک ہزاراں
 ذات جیتی تاریخ وصالی اشرف نے بتلائی
 عارف کامل یار انہاندے رحمت ہی از رانی
 ساقی بخش اک جام شرابوں بادہ حق پلائیں
 دوجی وار نہ دیکھاں کوئی چہرہ درد محن دا

رستے اندر بدل آیا آہا حکم الہی
 جگہ کسے آرام مناسب جیکر اہل پنجیاں
 اگوں ٹھہارند فقیراں کون کوئی ایہ آوے
 کرو تلاش تیس کوئی مسجد اتھوں نکل جاؤ
 ہس فرادون چل اے کالا اتھے ٹھہرناہیں
 ایہ سب اتھے کورا کھیں دے ہوئے بس بہانے
 ورنہ کجھ داکھ کر دیندے ایہ پر رحم کسایا
 جس مطلب نوں آئے ہین اوہ پورا فرادون
 تھوڑے کراں بیان اگے دے فتر ہوں اکوڑوں
 آخر کوچ کریندیں اتھوں اہ اشان انہاں
 بھری یاراں سوئے انی جانے طرف الہی
 خاص چناب کنارے اوپر مرقد خوب پچھانی
 حاجت والے لوک پنجابی آون باجہ شمالاں
 یار انہاندے بہتے کامل کیتے ذات الہی
 تھوڑے ذکر کراں اسجا کہ بندے اوہ رحمانی
 درد اتے غم کیوں آزادی ہووے تہوں سائیں
 یاد کراں ہر دیلے مولا کو چہ مل سخن دا

پیر محمد آفرینداریہ عجب سبیل سارا
 عالیشان منہ والا نور فلک تارا

مناقب

منظر نور خداوند عالم عجب سبیل سارا
 نار عشق دی ٹھی سینہ شعلے مارن تارا
 لی مع اللہ والی منزل پیرالادون تارا
 دوہاں جہاناندے گمراہاں پائی رمز نیادی

واقف لوح قلم دے ازوں تار و بحر عرفانی
اک گھڑی از یاد الہوں جدا نہ ہوو نہا کے
کنوں حساب جو احشر دے اشرف خوف کیائی

بانی کار دو عالم سندے سخی صلیب ربانی
تھوڑا بہت خدا دے رستے خرچ کر نیے سارے
جس امر شد حاجی نوشہ سارا لطف الہی

مناقب

وقت نزع دے پیر محمد پیر نوشہرے والا
عبد الجلیل یگانہ بیٹا فوراً حاضر آوے
پس حضرت فرزند نگینے نون سینے بٹھلایا
اسدے بعد احوال انہا ندا ایسا ہو یاسائی
مشکاں بھر دو بندے پانی حضرت اوپر پاؤں
گرمی تھیں اوہ سارا پانی بدن جذب فرماوے
ملک اندر کشمیر گئے تا برفوں کم ہو جاوے
اپیر آتش عشق اجیسی نال سمندر پانی
بلکہ آب کنوں دریائی بھانبر تیز ہو جاوے
ایسے بن اتے وچہ سوزش چھڈی دنیا سائی
روضہ اندر خاص جگہ جو انہاں لئی بنائی
انہاں کنوں بھی اکثر لوکاں آلا فیض اٹھایا
جے میں لکھاں مفصل گلاں اتھہ گنجائش نہیں
سی فرزند انہاں اکرم جو گدی بٹھلایا
اے ساتی دے ساغر بادہ عشق پیارے والا

پت اسادا حاضر ہووے حکم دیوے فی الحال
حکم ہووے جو میرے کعبہ پت بجالیانے
حکم خدا تھیں شان ولایت اندر اسدے پایا
اندر آگ عشق دے جلیا عبد جلیل سپاہی
اپیر پانی روانہ ہووے بھانبر عشق مچاؤں
رات دنے یہ پانی پاؤں بس اجنہ آوے
گرمی عشق جو اندر تن دے جے مدہم فرماوے
بجھ جاوے کد جاہیز ایگل شاعر کلمے ربانی
آگ عشق وچہ سینے روشن پانی کدوں بھجاوے
ایسے جگہ کر نیے رحلت راضی ات الہی
دفن کیتے ایہ صاحب قسمت آہے ولی الہی
عارف بہت انہاں تھیں ہوئے رحم خدا فرمایا
بعد پدربنچ سال برابر زندہ رہے اتھائیں
اپنی جگہ مبارک اوپر اوہ والی فرمایا
سار دیوے تن ہستی والا ہووے کم سکھالا

آتش عشق کنوں دل میرا بھج کباب ہو جاوے
ایہو تحفہ اشرف اپنا وچہ درگاہ لے جاوے

حضرت اکرم پت نداعالنبیان گھرانہ

اسپان چلایا اندرادی لامکانا

مناقب

اندرستے قرب خدا سے اکرم اکرم سائی
وچہ معراج قریب سے پہنچا برکت پیر سہا سے
آیتناں مصحف پاک الہی ہر دم ورد کلمے
ماں زمانے ایسا پترو دوجا جینا ناہیں

وچہ میدان سعادت سابق آما مرد الہی
اوپر کنگرے عرش کمند اس پائی جا پیا سے
ورقا ورتقا پڑھدار ہند اعازف لطف اٹھاو
اشرف سہرہ خاک انہاں دروازے فی ماہیں

مناقب

رب ممتاز بنایا اکرم عبد خلیلے جایا
علم علم وچہ خلق عمل سے ہو رہ نہ کوئی ثانی
مٹھ اتھاندی ید بیضائی سوچ دی تا بانی
آدمیاں نے اسدی اتوں فخر بلا شک پایا
اسد عشق سمندر وانگوں حد کنسارہ نہیں
جھڑی طرف نگاہ کرینے پٹن حرص ہو ایں
لطف خدا خود را بہر آہار حمت دی ارزانی
یاراں نال صلاحیں کر دے کیونکر حکم الہی
عرض کرینے یارا ساں کدتی طاقت پائی
تمنے تدوں اس جاوں حضرت طرف مزار پیارے
حکم ہووے جو ایں سجاواں او سے وقت تیار
ہر دو مرقدے وچکارے مرقدے نظر س آیا

قرب حضور سی والا اسنوں عرش رنگ چڑھایا
گنجی فتح دعا اتھاندی خاص انگشت پچھانی
دوروں چمکے چہر مبارک جیویں ماہ کنعانی
کیا انا الحق جسے اسپر تنگ طرفی داسایا
طالب اک قطرے دی دنیا پاسوں و تن تیار
یاد خدا وچہ عمر گزار سی واہ وانیک عطا میں
ہجرت وچوں وقت وصل انیرے آیا بانی
کون جگہ ہے مرقدے میرا کرو صلاح اس جانی
ایسے ساڈا میاں صاحب جن بہت امید کھانی
اوپر پیراں ڈگرے حضرت عرضاں کر دے سار
دو ماں مزاراں اندر جاگ آلی نظر اتھانیں
نقل مکان کیتا پچھ حضرت رحمت اتھانیں

وچہ درگاہ خدا سے پیچھے چھڈن دنیا تائیں ،
دو مرقدے وچکارا اتھانوں کر دے مرقدے تائیں

لڑکا پاک انہماذ آہا اعظم سہ نہایتیں

سی حضرت سلطان محمد برج خلق بتیاء

مناقب

منظر فیض تم اوہ آہا جو سلطان محمد
تار و بجز عرفان آہا اوہ مہبط نور الہی
رخ انور ماہتابی چہرہ چند جیویں آسمانی
جے کوئی بندہ اس دنیا تھیں اور دیکھے کھادے
کنوں آسیب حوادث دنیا اشرف نفس غم ناپیں

جام قدم داسانی آہا اوہ سلطان محمد
مخزن سر الہی معدن لطف کرم داسانی
ظلمت شام الم عالم تھیں دور کر سید اجانی
دوہیں جہانیں اکرم ہو جے حق لطف کماوے
خاطر لطف نگاہ پیر اندر فیروز دوہیں برائیں

مناقب

اوہ سلطان محمد کمال اندر قرب الہی
لہندہ چہرے تیکر خلقت بہتہ بہتہ رہے سلامی
ہند قنداروں کرن یارت بہتی خلقت آئے
وچہ میدان بہشتان گھو اسدا سیر کر آئے
فیض جہان اٹھایا استھیں واہ امر در بانی
اوہ سلطان محمد کولوں پاوے فیض کمالی
شاہ محبوب اس بھائی نکا جو مجذوب الہی
لڑکا اس سلطان سکند صاحب علم جوانی

رستہ پایا اس حضرت نے جھکدی کل لوکائی
وچہ نوشہرے دیوار روشن اوہ سلطان گرامی
سلطان بخش مبارک بیار ب انہاں بخشاوے
پیر بخش اک دو جا بیٹا اللہ اس بخشاوے
بحر عشق دریا فیضانی جگہ نوشہرہ جانی
رتبہ عالی شان اس ملیا رحمت ربی عالی
شاہ سلطان اک تیجا بھائی ہادی اہ اصغائی
علم فصاحت علم سخاوت اندر کمال جانی

بھی اک خدا دینہوں ولساں یوچہ پیکانہ

موضع شیخ پوہی اس سکھنے لگانہ

مناقب

حضرت مینہوں یاد خدا وچہ اچا شان کھادے
وچہ تقریریں تے تحریریں ذکر کمال انہائیں

وچہ فرشتیاں شہرت اُسدی رچہ بے دہاوے
تہ سماوے ہر دم کرے بھاویں شام صباہیں

دن تے راتیں یاد خدا و چہل خورسند کھکھے

اسپے یا صفت عشق الہی و میدان چلاوے

مناقب

او پر پستہ دن تے تئیں مینوں ولی گڈھے
 سعی محمد گھوڑا اپنا پستہ او پر لیاوے
 حضرت کند کیوں اے مینوں شوخی ایہ فرمائی
 مینوں کند اس پستے پر کیوں ایہ گھوڑا آیا
 تو بہ کر اس گلوں مینوں ایسا سخن نہ کرنا
 دور ہووے بیہوشی اُسدی ہوش اندر آجائے
 حضرت سعی محمد دوجی وار کوشش فرمائی
 اثر نہ ہو یا مینوں او پر غصہ کھامڑ جائے
 غیرت پاروں سعی محمد چک سادے آرہندا
 پرفسوں جورات تمامی گھوڑا پیا ڈراوے
 فجر ہوئی تا او ہو جگہ پستہ مینوں والا
 دوجی وار ملاقی ہو یا حضرت مینوں تائیں

یاو خدا دا تخم لگاوے اندر قلب پیارے
 غیرت نال نگہ اک کیتی گھوڑا تھلے آوے
 سی ایہ بہ حضرت نوشتہ کیوں بے ادبی چائی
 تسان لوں خود بخشش ہوئی سن حضرت فرمایا
 جاہن پشت گھوڑے پر اپنا دست رک دینا
 پس بہتہ ملیا گھوڑا اونویں ہوش اندر آجائے
 جذب کر اس احوال مینوں اپیش گئی نہ کائی
 ہر چند مینوں عرض کرے اوہ گھوڑا نہ گھوڑا
 مینوں پائیں ٹھہرے ہرگز دلایاں جھڑوں کا سنند
 چک سادہ نہ لیٹھا سنوں مڑ مڑاوتھے او
 بہت ہو یا حیران کیوں ایہ ہو یا کار معالا
 نال خوشی اس خصت کیتا گیا مکان تہائیں

حکایت

ذکر کر اس اک ار ولایت اندر شور پیائی
 جذب کرے احوال فقیراں نعمت کھو کھو ساری
 کل فقیر پئے حیرانی باہم کرن صلاحیں
 حضرت مینوں سن فرمایا غم نہ کر یو کوئی
 اوہ کابل تھیں تے کے آیا صاحب زور تباون
 فرمایا کیا مرضی ایہ جو اندر ملک تہائیں
 کس فقیر مبارک ایہ گل و کچھاں سنوں تہائیں

صاحب زور فقیر اک کابل ساڈے ملک آیائی
 اسدے زور برابر کوئی دو جا شخص بھاری
 رنج الم تے غم دے اندر ٹوڑے اوہ رہائیں
 کس فقیر کیوں نہ ڈریے کر ساڈی ل جوئی
 خطرہ پیا سانوں افر عقل فہم نس جاون
 ایسا شخص زور آور و داہر گز آئے نہائیں
 مینوں کہیا و دلاب پانی دا حاضر کر تھائیں

۱۰۷ دو لای آب - یعنی پانی کا چمخ گزری - رمہٹ ۱۲ پ

تو رڈ تادولاب تندن مینوں نے فرمایا
یاد رہے تاج دا واقعہ مینوں گل سنائی
کشتی وچہ دریا اٹک دے اُسنے قدم نکایا
روح پرواز گیا کرا سدا موت اچانک آئی
فرمایا کئی ظلم کیتوی روانہ تینوں سائی
نہ توں ٹٹھا اوہ مسافر نہ اس تینوں بھائی
یا اس بہرہ ملداسا تھوں یا برعکس دلاندا
پانی اول پتیا استھیں باقی کچھ پچاسا یا
گرمی عشق وجودون جاندی خالی رہ گیا جانی
چند عرفان اس گھاٹے اندر گیا اکواری
شوق خدا دی گرمی تھیں جدانسان پایا
توں ملزم فرمایا مینوں کیتا رنج اسائیں
اسدے نال ایہ جو رجفادی کیوں کار کرائی
مرد خدا نوں اجب حوصلہ بردباری فرمائے
سر تھیں پانی رنج مصیبت گذر گیا ہر حالی

حاضر کرن ڈولاب جدوں چہ اسدے نکایا
ویلا وقت اتے دن اج دالکھ کھوسبائی
اس ویلے دریا کنائے اوہو بندہ آیا
اک قدم وچہ کشتی دہریا دو جادہرتی سائی
جد پھیار حکایت مینوں کولوں گوش کرائی
ظلم کیتوی اسدے اوپر درد مصیبت پائی
اسجا گہ جے اون دیندن سب کچھ ظاہر ہو جندا
اک پیالہ پانی والا پس پھیار منگایا
حضرت مینوں نفل اوہ تاپتیا اس نے پانی
آتش شوق حضور خدا دی ٹھنڈی ہو گئی رسی
عرض کیتی یا حضرت ایہ کی میرے نال کرایا
فرمایا جو پاس محمد عربی میرے تائیں
کتھے اوہ سی شخص مسافرتوں خود کتھے بھائی
لابق نہ سی استھیں کوئی ظلم ایہ کیتا جائے
اے ساقی دے جام شرابوں قسم تحمل والی

درد اتے غم والا بادہ اشرف نوش کراوے
جو وانگوں منصورا نالحتی دعویٰ نہ فرماوے

بقند از بلا و ناسنوا صاحب شاختانی

حافظ قائم دلی بانا پاک پند تھیں جانی

مناقب

رب الفلق والے خجائے اسنوں مزہ چکھایا
عشق محبت لبت لبت والی ہون کس دیکھائی

حق دی شوق شرابوں حافظ قائم جام چڑھایا
پاس خدا اس رتبہ عالی گل وچہ پچھایا پائی

کیتا دور حجاب دوری دالمیا ذات الہی
جامہ پتیا اس عرفانی سابق وچہ اولیائی

مناقب

<p>راہ خدا و چہ پر مبارک فرسودہ ہر حالی کرن بارت مرشد اپنے گھر تھیں باہر آئے خدمت کسے نہ کیتی ہرگز مرضی حق الہی ایسے بھکے آزر دہ کیستار حم خدا فرمائے ایسے چمکے اکٹھا رکھا یا خاطر ایندہن سائی پس سچیا آواز سنی تھے یاراں نوں فرمایا گوہی اندا جس بھارٹھیا بھار بلا شک بھارا سختی نال رہیں دے اوپر چہڑا بھارٹھا دے شہروں باہر دیو کر سنوں رکھو سنوں ناپیں درد اتے تکلیف والے اون سخت آوانے واپس موڑو دوروں آیا درد مصیبت چایا شفقت وافر کیتی اتے کشف ہونے سارے مدت بعد اس خصلت کیتا حضرت نے درباروں اسدے جوش عشق تھیں بھریا عالم سارا جو مقبول حضور خدا رحمت رب تنہا ہیں آدے ہنہ خزانہ غم دیاں دیو پار قبائیں</p>	<p>سید علی نسب آجا جو حسبوں نسبوں عالی پاک پٹن اس وطن مبارک ہن بھی اوسے جائے رستے وچہ مہمانی کیتی اسدی کسے نہ سائی چھل تر بوڑاں رستے اندر حضرت کھانڈے آئے پاس نو شہرے دوروں آئے جد اوہ مرد الہی وقت عشاء دے سٹے جا کے موٹن سخن سنایا اے یارو ایہ کون کوئی ہے دانشمند پیارا کہندے یارو ایہ حافظ قائم پٹی نظریں آوے حضرت کیا رخصت کر بو ایسے وقت اتھائیں جدوں گئے لے باہر سنوں کھل گئے دروازے حضرت جدوں آواز سنی اس کرم لطف فرمایا دوڑ فقیراں آندا سنوں حضرت دے دربارے تیکر عرش کھولے اس پر دے رحمت شفقت پوراں نال خوشی گھر جاندا اپنے عاشق صادق بھالدا نال غلام رسول آواز ند قبول انہا میں بادہ قرب حضور والے ساتی بخشائیں</p>
<p>مرحوم و مان نال ہا فر حضور می پاد</p>	<p>نتھے نہایاں ہا اشتر کھول سناو</p>

مناقب

<p>منظر فیض تھے ہادی راہ دا چشمہ ستر کماہی سر حقانی البیان مزاں تھیں گاہ سدائیں جس دی طرف نگاہ فرماون گاہ رہوون آسانے</p>	<p>سید نتھے شاہ مقرب وچہ دربار الہی شرع نبی دے اندر سنوں موجب فخر بتائیں سو دہرہ اسدی اتوں ہو یا اشرف وچہ جہانے</p>
---	---

مناقب

<p>نیڑے شہر زیر آبادوں قصبہ اوہ شہانا فاقہ فقہر غذا نہاندی آما مرد الہی اک شب طے شیخ محمد شیر او پر بجاون وقت صبح بنہ پی سرفوں حضرت واپس آئے نال عھے فریبا حضرت سن او شیخ شکاری کارا جہی گزری تیتھوں واہ تیری نادانی تیز کریدی نہ کھایا وے مچلی اوہ چھوٹیری شیخ محمدی اوہ تیزی کم ہوئی دانائی بندختی داہے سرایہ جو کوئی کبر کماوے نیز بخیل ہشتی ناہیں حکم نبی دا آیا بخش شراب جو غم تھیں دہوونے کار دے پئے</p>	<p>سو دہرہ قصبہ وطن نہاندہن بھی اوہ ٹکانا لقب ہداسلطان اتے اس نیاترک کرائی شب فوں صوت شیر ہوون یاں طرفے جان اکوں شیخ لگایاں ضرباں سرفوں خم ہنچائے اوہو شیخ صبح نوں آیا کسے عبادت داری میں ہاں اچے سلامت شیخا وچہ میری ندانی نتھاشیر درندہ ہو یا مچھی ویکھ وڈیری سلب احوال کتیا پھراسد اجرایہ گل سنائی خودی تکر ہے بریائی جو نقصان ہنچاے بدگوہر دا اصل تکر سعدی نے فرمایا ساقی بخش پیالہ ڈا وچوں شوق قدم وے</p>
<p>صاحب ق خلوص صدہ صا نشا شہا صاحب ق خلوص صدہ صا نشا شہا</p>	<p>بخت جمال اک دی خدا جو جموں بریا بخت جمال اک دی خدا جو جموں بریا</p>

مناقب

<p>مرغ لاہوت شکارا ہداجو دل اجال شکاری اندر جاہ جلال خداوند آپ کرے دل جوئی اسنوں فیض حضوری بلیا ریدی پشت پناہی قرب الہی وصل حضوری واہ وادرجہ پایا</p>	<p>بخت جمال جہاں امرشد خاص مقرب باری جام مرادوں بھر بھر سوئے مثل ابدے نہ کوئی ہر سروال زبان آنا جو ذکر ذکر الہی پیر اپنے دے لطف کمالوں اشرف فیض اٹھایا</p>
--	---

مناقب

<p>قوم ورائج جٹ آما پر رحمت ذات الہی خدمت وچوں دور نہ رہندا کدن عمر تمامی</p>	<p>جموں پاپس چپالہ موضع وطن مبارک سانی دن تے رات بلاشک آئے خدمت پیرامی</p>
--	---

ہولی ہولی چہ طریقے جدا داخل ہو جائے
حکم ہو یا جا راوی کند ہے یاد خدا فرمائیں
لڑکے ڈنگر چارن والے مکرٹے گھڑوں لسان
اکواری دا ذکر جو آئی وچہ دریا طغیانی
بہتے پنڈ ویران ہوئے تے خلقت نوں حیرانی
غرق ہو یا یا بچیا کدہرے کتیاف کر نوکائی
و کھیں آن سلامت بیٹھا بخت جمال اتھائیں
لوکاں جدایہ کار ڈٹھی متعجب ہوئے سارے
ایسے طرح فقیری انہاں دن تے ات ودہائی
جھنگی بخت جمال ہوراں مشہوی بہتی پائی
لہندے چڑھے طالب اس دے ذکر ذکر الہی
دو تن قطرے منہ اشرف کے اسدے چوں پائیں

بحر عرفان اندر پچھرسنوں استغراق کر دے
پس بیٹے چہ آیا حضرت ذاکر شام صبا حیں
وقت صبح دے پڑھ لہندے او ہو حضرت کھان
کئی اک پنڈ خراب اتے برباد ہون وچہ پانی
فکر کرن اوہ سائیں مویا یا اندر زندگانی
ختم ہوئی طغیانی جسدن دوسری خلقت آئی
گڑے اک لیکر کدھی جو پانی آیا ناہیں
ادب کناں ہتہ بنہ کھلو کے سبیں نوں ہارے
سو ج وانگ ترقی کر کے پنچکے اک جائی
دوروں انگوں چنداویکھے اکثر عام لوکائی
اے ساقی حق بادہ بخشین مووے غموں ہائی
تیز بیاس ہو جاوے اسدی دہدی رہے سدائیں

ذکر مناجات شیخ محمد ہر روز ازل سے

گیند جنت لجاوے پچھے پیر اس چلے

مناف

معدن علم عمل دا آہا منظر نور الہی
فہم کیا ست دا اوہ منبع مرجع اہل سخن دا
مثل آہے میدان عرفانے شاہ سوار نہ کوئی
ملک قناعت دا اوہ راجہ شاہ بر تخت فقیری
اشرف او پر نظر کریدی جو مرشد فرماوے

شیخ محمد نام مبارک ہادی راہ ہو یا بی
گذر فرغ تھیں صل اندر جاوے یا شیر زمین دا
علم الہی اندر حفظ اس لوح محفوظ بھی ہوئی
کار مناہی و توں بیٹھا صاحب خوش تدبیری
دکھ مصیبت رنج زمانے کنوں ہائی پاوے

مناف

اک طالب ازمایش خاطر وچہ دریا و گارے
نال سنگل بہتہ پیر پیرے بھی موہوں سخن سنارے

بچہ بنہ وجود اپنے دامرشدنوں از ماوے
جیکر مرشد کامل میرا ہر جا حاضر آوے

<p>نیک اتنے بد سب کچھ جانے جیکے سپہ اسائیں کڑھ کھڑے دریا کنا سے پتوں ڈونگھے پانی سنو سنو جو ہمت مرشد بنی رفیق اس تائیں بر آفت تھیں جان بچائی ہمت مرشد والی شیخ زبانوں کہند اسنوں نجفی کار چھپانی اوپر میرے رتبے توں اعتبار نہ کیستا کوئی کف دریائی کناں تیکر دیکھ اسانوں آئی اے ساقی اعتقاد سی ساغ کنوں شراب پلائیں فاسد جے اعتقاد ہو یا تہ صابج کل متاعیں</p>	<p>اس ڈونگھے دریاؤں کڑھے آخر میرے تائیں بحر عمیق اندر جا پیندا نام عقول پچھپانی کھڑے سلامت کتہے اوپر نہ بلیاں اندائیں اوتھوں تیرے کے حاضر ہو یا اندر خدمت عالی اے موذی ہن آیوں ایٹھے کار کیتی شیطانی باہواں موڈھیاں تیکر بھنیاں شرم نہ تینوں موئی حکم خدا تھیں سن اوہ موذی تہ تہ رہائی تا کچھ ملے مراد اسانوں صابج ہواں ناپیں جو رہا یہ دل دے اندر اوہ بر باد بتائیں</p>
--	--

<p>میرہ عالی کرمبارک انہاند اتھ آیا</p>	<p>منظر فیض الہی مہبط امن امان تیا</p>
---	--

مناقب

<p>منظر نور لطف اجانوں میرہ لطف الاہوں خم عرفانوں جام خم اس پتیا عشق حقیقی یاد خدا تھیں جدانہ ہوئے ہرگز شاہ کدیں لکھنوال مبارک جاگہ مرجع اہل مراداں</p>	<p>جھنڈا قرب حضور پنجایا اوپر فلک نگاہوں ماطفی ادبی جاگہ دہر یا قدم اوپر آسمانی یاد الہی اندر شائع ہر ویلے ہر دائیں منظر فیض کرم چشمتہ ات اس حق افاداں</p>
--	---

مناقب

<p>وطن مبارک جان کھال مسکن پاک انہائیں اوپر پتے بیٹھن اس امر ہو یا درباروں خلقت بہت دعائیں خاطر پاس انہاندے آوے ایسر ظاہر علم نہ آلا منگن نہ دعائیں اکدن آچھیا رکیا ہن مینوں پس اتھائیں یاو خدا جے ٹھیک نہ آوے از بریرے تائیں</p>	<p>نیرے جو نو شہرے واقع دور و لیکن ناپیں دن تے رات اتھ یاد خدا نوں کردا ہر پور ربح اتے بیماری تھیں ہر اک رہائی پاوے جزو قرآن پڑھن دی خاطر حاصل کرن کدیں کیوں پاس کھایا اسنوں صلی وجہ تباہیں شاہ صاحب فرمایا گوں وجہ وجہ تباہیں</p>
--	---

اصل اندر میں ظاہر علموں میں تک یہی عاری
حضرت کیا واپس کرایہ دل تھیں یاد الہی
اوسے وقت اوہ واپس دتا جزو جو سی قرآنی
غرق شہود اجہا ہو یا خبر جو نہ کوئی
ایس جہانوں جدا اس حضرت حلت سی فرمائی
بعد فن جدیدت گذری زور سنگھاں نے پایا
لگا ملن گزند قرون سودا بے پرواہی
منجی سنے ڈگامنے پر نے حال نہ بوں ہو جائے
لاش مبارک باہر کیتی ہو ر جگہ دفنائے
بادہ شوق حق و چوں ساقی دو ساغرت ایس

ڈھنگا دعا منگن دینوں آسے نہ اک واری
کافی تینوں ذکر الہی دوجی چیس نہ کافی
دل نوں اندر ذکر خدا سے قائم کرے پچھانی
بہتے لوک مشرف آتھیں سنوں خبر نہ ہوئی
سرپشتہ پر مرقد ہو یاد فن کرن اس جائی
قلعہ بلند عمارت عالی اوسے جگہ پایا
اوسے جگہ وچھا کے منجی ستا بندہ کافی
کس لگے جو باہر کڈ ہو فایدہ ایہ نظر آسے
بدن مبارک جوں توں آدا ال اک فرق آسے
ریخ دو عالم فکر علل تا باقی رکھے ناپس

منام اللہ بخشیدے لکھار
شان و بختی قدر تھیں

دیکھے خنیاں یوں اسد تھیں
بلیا و حدت خنیاں یوں اسد تھیں

منافق

منظر علم عمل و اجانوں اللہ بخش رحمانی
بادہ عشقوں جام پیالے نوش اس نے فرمائے
لطف کرم مرشد دی برکت طے سلوک کرایا
یاد خدا تھیں ویلا کوئی خالی جائے ناپس

مسکن خاص جلال پورہ جو رب دی مہربانی
بھی کھلے اسرار ربانی فضل خدا فرمائے
ہر ویلے وچہ یاد خدا اس لطف تیار پایا
ملی نشانی بے نشان دی توں قرب انہائیں

منافق

بحر چناب کنا سے پندر اک عالیشان و سایا
وطن مالوف قدیم آبا کی پیشہ ہو بیاں سانی
اک دن کوئی عورت کمندی پو اسد دے تائیں
باپ کیبائیں کوشش کیتی حق مندانا میں
پاس علماء فقیر جیکیاں سنوں کھر پایا سانی

گل بلوچیاں کہندے سنوں مسکن انہاں آیا
باپ ازناں رنگ سازی کردا آلامر د الہی
اپنا پت دکان بٹھاؤ عمدہ کسب سکھائیں
نیکائے بد خود سمجھایا سنوں شام صبا میں
ملی شفا نہ سنوں کوئی قسمت مندی آئی

کیا کراں نالایق بٹیا پیش نہ جائے کوئی
 کہے زمانہ لیجا اسنوں خاص نوشہرے تائیں
 اس جاگ فقیر ہے جو کامل چہ زمانے
 جے لڑکا اس جاگ کھڑے سبب تم اچھا ہو جاو
 وقت صبح اٹھ باپ نوشہرے پترنوں لایا
 شوق حق تھیں اوہ سیر جادے باقی بھجا کوئی
 پھر اگے خود انہاں کولون بہتیاں فیض اٹھایا
 دے ساقی اوہ جام سنہری جو بادہ ارغوانی
 خوشی خوشی میں اگے پیراں جا مجرا فرمائیں

ٹٹی داگ صلاحیت دی ختم عدالت ہوئی
 اوتھے صحت ہوو گی اسنوں دنگاویں تائیں
 باہر کرے اوہ جگ انہاں جوڑے کرن بہانے
 نوشہرے اوہ بہت موثر بڑھی اوہ سمجھاو
 اک نظر نے تار یا اسنوں مرشد رحم کمایا
 تو سن کلام صبر تھیں قبضے اندر ہوئی
 راہ خدا وچہ کامل ہوئے سد ہارستہ پایا
 کھول دیوے در سخیاں الادور ہے حیرانی
 بادہ خوشی مسرت پیکے سارے دکھ گواہیں

سالک راہ سلوک مبارک خاص صلب الہی

بازمی جنت گیا وچیراں یاد الہی

مناقب

سینہ صاف آئینہ کیتا برکت ذات الہی
 دنیا تھیں منہ موڑیا آلا چھڈ دتی مکاراں
 سوہرے وچہ سکونت آہی کر دے یاد الہی

نام حبیب اللہ ہے سدا صاحب نیک کمائی
 اپنا کسب حلال کر سیدے انگوں نیو کاراں
 اشرف رحمت بادہ پیکے پاوے غموں رہائی

مناقب

نقحہ شاہ جہد پاس انہاندے بعضے دیلے ہوئے
 کھڑی بنے جلا لای بیٹھا پاس اس شے کوئی
 سچے کھتے مندیاں گلاں کر کے ہتہ کی آوے
 پاس فلاںے جدیدین جاواں سخن فلاں سنادے
 آکھے اسکتی شکل ہٹ جائیں پاس آئیں

دو جی گل نہ کر دے کوئی پس ایو فرماوے
 اوہ آکھے ہٹ جاو گئے تیتھوں سختی ہوئی
 اک دن تال حسد دے سید وچہ رہا رسدے
 حضرت کہیا دنیا کتی اسدے اگے جاوے
 دور رہیں توں اکھاں کولوں حاجت تیری تائیں

بادہ شوق شراب پلا میں ساقی اشرف تائیں
 لکرائے غم دنیا و الادب بوسے چھڈ اس تائیں

زاید نوچہ رحمان قلی نو بخش ساری

وحدت خجانیوں باوہ نو بخش ساری

مناقب

اوہ حضرت رحمان قلی خود چشمہ رحمت جاری
جوں نگاہ فرمائی حضرت اس نے پہلی ساری
نال عنایت لطف الہی مشکلاں حل فرماوے
دن تے رات اوہ یاد الہی خالی وقت نہ جاوے
مرقد پاک انہاںدا ہو یا سو دے اندر بھائی

نال خلوص عرفانی منزل تریا عمران ساری
تھوڑے فچہ زمانے ہو یا آہولی غفاری
حاجتمنداں طالب لوکاں محروم رکھاوے
خفی جلی دے کردوں خاص کشادہ درہو جاوے
سستی نہ کر بہرگز اشرف اندر یاد الہی

مناقب

عمر اخیر ہی ہوئی اُسدی امر ہو یا درگاہوں
ضرب اک تیغ پھٹان لگائی تہ شہادت پائی
فوج پھٹاناں ہوئی روانہ کرن تلماش تداہیں
اکھ دن کچھوں اوسے جاگہ پنچی آن لوکاں
جاری خون اجے اس لاشوں کرن تعجیب
لاش مبارک چکی او تھوں اندر چک لیاوے
ایسے نام نشان نہ باقی ہوئی یا یوسی بھاری
ایسے لاش مبارک حضرت لہجھی نہ انہاں
ایسے کھٹک ہی چہ دل دے نظر کیوں آجاوے
اوپر ساڈے حضرت خود اس ظاہر راز کر آیا
میں ماں جگہ فلانی مینوں او تھوں کدہ لیاوے
حضرت سد بردر اُسے انہاں توں فرمایا
ساری گل ستائی انہاں باہر اوس لیاوے
پر خاموش رہے اوہ سارے دل چہ آہے ڈر دے

وچہ نصیب شہادت ہوئی حکم قضا الاہوں
بہتے ظلم بدن پر ہوئے ربدی بے پردہ ہی
لوک تلماش کریدے لاشاں رشتے داراں تائیں
مقتولاں دے تھلے حضرت والی لاش برائی
کامل لی بلا شک ہوسی گے خون فوارے
کفن فن فرمایا یا راں قدرت رب کھائے
دوست بھائی یا رتمامی ہوئوں کئی کواری
بیٹھ گئے ہن تھکے ہاندے ہو یا یوس تداہیں
مدت کچھوں خواب اندر خود ظاہر اوہ ہو جاوے
مدفن الی جگہ بتائی سارا پتہ بتایا
دوست یا ر بردر میرے خبر گیری فرماوے
خواب اندر رحمان قلی خود ساتوں نظریں آیا
اپنی جگہ فلانی اندر لاش اُسدی دفن آوے
دل خوف ہر اس انہاں توں ایسے ظاہر کر دے

حضرت وکھیا خوف انہا ننوں کھدے نہیں دلیری
لڑکا سا ڈانال لیجاؤ لاش نکال لیا تا
پس اوہ جانے رات اندیری پٹن قرا نہائیں
ناخن وال دہے سن بہتے خون آجے خود جاری
ساقی دے اک جام شرابوں من مان ہو جاوے
ند ویکھا نہ دیکھا ہرگز خرد ز زندگانی

نظر عنایت تھیں فرمایا گل سنواک میری
جٹ او تھوں دے روانہ رکھن ایسا فعل کیا
تازہ جسم رحمان آتا وگدا خون تدا میں
لاش زیاد فناون جتھے کیا مرد غفاری
صفت حیوانی آہوں نڈہ ایہ عاجز ہو جاوے
اوس شرابوں موت نہ آوے ہوتا شیر حیوانی

ذکر مناقب یاران احسان آوے

چاروں کھندے چہ نبیا یغصیا ذکر سنا

شاہ شریف کنائے اوی نیک لطیف سہارا
بھی ڈوگر سلطان ڈاک لایق یاربتاؤن
شاہ فرید بزرگ اک آہ عاشق ذات ربانی
حافظ اک سدیق نہایت لایق صدق صفاؤ
بھی حافظ سعد اللہ اہل سعادت بھارا
وچہ قصو مزار انہا ندے جگر یارت والی
نیز پریع الزمان پیار صاحب نیک کھائی
لالہ بیگ اک عشق حقی تھیں سی شہر سائیں
بھی لکھیر تے شاہ میراں ونویں نیک کھائی

یاد خدا وچہ ہر دم رہندا علم عمل داتا را
چھٹے قال اتے ہو حالی مزہ حیاتی پاؤن
ہل من مزید لگاوے نعرے خاطر عشق حقانی
دوہاں جہاناں می ہر شکل وچہ رفیق ہر ابوں
یاد خدا وچہ گوشے بیٹھا فلک شرف داتا را
عالم فیض اٹھاوے کوئی سائل رہے نہ خالی
اک بلاقی دہونج آجا جو صاحب نبی صفائی
بلا حجاب اس رویت پائی اینما فرمائیں
ایہ حضرت دے یار تمامی کامل وچہ صفائی

اند پند گلہوئی سے محبت پناہ ربانی

ذکر مناقب اوس سناواں ہندہ ربانی

مناقب

واقف از الہی سندا محبت پناہ پچھانی
حق مریدان مخلص یاران آہا پشت پناہی
عزت دولت دنیا والی دل تھیں ایس ساری
پانی رحمت فے اس ہو یا سینہ صاف ہو جاوے

وچہ گلہوئی مرقدا سدا جانوں نور ربانی
عارف کامل راہ خدا دار کھے یاد الہی
یاد خدا تھیں منہ نہ پھیرا پائی بر خورداری
اک نگاہوں مرشد کامل اسون پان رنگاوے

مناقب

<p>شاہ مراد غماز آہاک، وچہ کتاب لکھایا اک سوار اکلا راہ وچہ گذرندوں فرماے حضرت نے جد خواہش کیتی سنوں پاس بلایا تدوں مراد کھیا کچھلی ایہ سوار اک جاے نال گلاں دے ساڑیا نئے دل داغ ودایا آپ سڑے فرمایا سنوں قدرت ویکھ الہی اک اندر پیر بہن اسدے غیرت آپ لگائی رکھ غمازی ایہ پھل آندا قدرت رب جہانی یارد و جا سچیا رہور اندر بندار اک سائی جذبہ شوق اس عشق الہی اتنا رنگ چڑھاوے میاں کالاہر ویلے قدم رہندا اوچہ حضوری اکثر یار آہے حضرت دے گنتی وچہ نہ آوں غیبی علم بلاشک رہنوں بے معلوم سدیں پر میں اپنے پیراں کولوں تھوڑا ذکر سناواں</p>	<p>اک دن اوہ سچیا رولی دا ہو ہمسرا ہی آیا حقے وچہ تمباکو پوے وقت فجر بتلاوے کپڑا بدن سوار یا آہا مزہ سُخن دا آیا یاد کرے اس نال بدی دتن من کل جلاوے سن سچیا رخمازی اسدی غصے اندر آیا حقے وچوں اک شرار راہ اٹھیا وانگ ہوائی کپڑیاں سنے سوار اوہ جلیا اک غمازی لائی چھلی دا ایہ اثر ہو یا جو کرو تا اس فانی موضع کو ہسار اس مسکن صاحب عشق الہی اکثر گراہاں بدر اہاں تائیں راہ دکھاوے اک لخط نہ ہٹے حضوروں پوے اجرت پوری چھتی ہزار مریداں اوچہ گنتی لوک بتاوں سو بچ - ذرہ ہر شے استھیں ہرگز واقف نہیں کراں سپر قلم کچھ گلاں عمدہ فابو جاواں</p>
--	---

رحمت شاہلی خدا منظر فیض جانی
ذکر مناقب لکھال اسدے قدر تلبیل کھپانی

مناقب

<p>حامی دین متین آہا بھی نالے قطب زمانہ ضامن آہا روز قیامت ماحی کفر زلیل دا رائض وچہ میدان عرفانی ساقی جام قدم دا تارک کفر ضلالت نالے سالک راہ خدا دا لازرداری اس لی مع اللہ تہریوں ملی حضوری</p>	<p>کاشف شر قایق نالے راہبر خلق بیتا نا واقف علم الہی آہا ہادی اہل عقل دا مرجع اہل مطالب تقصہ کون مکان شہم دا وارث ملک لایت نالے جار پناہ خلق دا اہل دلائل راہبر مرشد جن انسان ضروری</p>
---	---

حافظ علم لدنی آغا صاحب لوح قلم دا مسند علم آراستہ کتبی اختر برج شرف دا تیغ قہر اس اک پل اندر عالم مائے سارا آفتاب اوہ فلک کرم دا چند برج محبت لافتی الاعلیٰ حق حیدر صندر آیا لشکر حرم مریداں ڈوبیا رحمت و دریائے اندر چشم نصیب جنائے علت ضعف بصری اوج وحدت و اشاہباز اسنے نال کندنجایا	منظر نور الہی آغا نائب غوث اعظم دا اوپر لامکان پنجائے ورد بتاحرف دا خارائقے خس ابر عنایت باغ بنا و نہارا اہل حاجت و اکعبہ قبضہ جو کوئی کرے زیارت لاولی الا اتھائیں انہاں حق سنا یا مرقا اوپر سجدہ کرے جو قدوسی آئے سُرمہ نور اکھاں دھوئے مٹی پیر سردی زینہ ہفت آسمان امعراج اہلے داپایا
---	--

(ورد آئینہ سکندری)

جام جہاں نمادل اسد جیویں آئینہ شاہی خوف حشر دے سورج والا اشرف رکھے ناپیں	حرف کوئی نہ مخفی انتھیں اول آخر کائی جس تے سایہ پیر ہوئے جیوں سا بیان سدائیں
---	---

مناقب

دیوا اوہ پیدائش تیرے منہ اوپر پروانہ قرب کمال تیرے داپایہ قاب تو سین بچکانی نوشہ دے دریا اگے منصور اک چینز کیائی اسپ نہ مانہ ران تیری دے تھلے رام سدائیں چشم تیری مخمور اگر خود ساتی اج بن جاوے نال عنایت طرف اشرفے ویکھے پیر سائیں	نام تیرا طائر لاہوتی تائیں پانی دانہ ذات تیری ہی صفت اک آیت رحمت رب جانی وچہ دریائے علم ترے کل عقل غرق ہو جانی ذات تیری اسویر روشن کردا ہر گھڑ تائیں اک قطرے تھیں عالم سارا بیشک مست بناوے اندر نعل امید کھاوے رخ محبوب تداہیں
--	---

مناقب

عالی ذات بلند صفاتاں جس کرم داپانی کل بزرگ انہائے کامل علم حلم دے والی سوہدرہ وطن مبارک آہا تھ بزرگ انہائیں دو دن میل چنابوں دویں ایس جگہ دی آئی	فیض سہاں مجسم رحمت بندہ اوہ رحمانی فقہ جمال کمال اندر اوہ کامل اکمل عالی بیگو و الامر قدر نور زائر جان سدائیں اہل حاجت دی جگہ زیارت کعبہ اہل صفائی
---	---

سولہ سال عمر جد ہوئی اندر ذکر الہی
 حضرت داوہ یاراں پون صاحب صدق صفائی
 شیخ محمد نال انہاں کے اک دن سی ہسراہی
 وچہ مسکن سچا روئی دے حضرت پہلے آئے
 حضرت کیا شیخ محمد اکٹرا ہسراہی
 نیک اعتقاد حبیب اللہ اصا جزا وہ جانی
 حضرت کیا حافظ کیوں پاس اسٹے آیا
 شوق تمام میرے دل حضرت خاطر یاد الہی
 حضرت کیا لگھڑ کولوں حاجت روا کیائی
 عرض کیتی مطلوب اسان دا بیوٹھی سائی
 فوراً نظر توجہ پائی حضرت طرف انہاں میں
 ایسی نظر توجہ کیتی گویا وچہ پیالے
 پھر عالی ارشاد ہو یا جو ایہ گل یاد رکھانا
 اوہ اندر آیات الہی عامل کامل ساسے
 بعض کماں وچہ ضرر بھی ہو دے پس جا اس کاں
 دو جا عمل نہ کر کجھ ایسا انہاں لئی کدائیں
 سوم عمل کوئی چوراں والا ہرگز کرنا نہیں
 پس توبہ فرمائی فوراً چھڈتیاں ایہ کاراں
 پھر رخصت ہو مسکن اپنے قدم رنجہ فرماون
 دو تن روز چھوٹن وافر چھکے پیاس ستاوی
 اک فقیر آما وچہ راہ دے جگہ مکان بنایا
 مہر محبت نال گھانا و گھانا اس دی مائی
 اک دن سردی ہوئی وافر مسجد اندر آئے
 کنبل باجھوون و جا کپڑا ہو رنہ ہرگز سائی
 اک دن خاص کرامت دسی سارا ذکر سنائیں

شوق دو بالا ہو یاد دل اندر قلب صفائی
 ختم ولایت ہوئی آستے چچی منزل پائی
 طرف چناب روانہ ہوئے حضرت ولی الہی
 موضع اوہ نوشہرہ آما وچہ نوح دریا کے
 شیخ کیا ایہ عالی ہمت واہ و امر د الہی
 علم اصول فروع تخصیص افتا وہ مقبول ربانی
 عرض کرن اس شوق الہی خدمت وچہ بیایا
 خوش ہواں معلوم کراں کجھ باطن دی آگاہی
 ہے ایہ ٹھک کر تیرا ٹھکی سچی گل سنائی
 کجھ قساوی خدمت اندر جہری اسان لیائی
 دوہاں جہاناں انعم ثبیا برکت لطف تنائیں
 گھتیا مہر محبت والا ہوئے کم سکھالے
 عامل گل بزرگ قساوی کرے ذکر رہاں
 پر توں ترک کریں ایہ کاراں کرنا کو اسے
 اک جنان اتسخیری عمل کریں اس پاروں
 یاد رکھو ایہ گل اسادی ہرگز بھلونا نہیں
 جس عملوں معلوم ہو جاو کجھرا چور کدائیں
 نعمت پائی حدوں وافر لائق شکر ہزاراں
 وچہ جنگل جارات دے اوہ یاد خدا فرماون
 تہوں بزرگ اوہ کھانے خاطر سوہر واپس
 نام آما فیض اللہ اس دار بسبب لگایا
 بعض اوقات کھانا حضرت کھا و جا سجائی
 خواب آرام کرن اک لمحظہ وچہ کتاب لکھائے
 سڑیاں گرمیاں اندر ایہو ہو رنہ جامہ کائی
 باہم دو بھایاں دے اندر جھگڑا پیا کدائیں

<p>دو ماں چہرے غنا دیا تے آیا وقت لڑائی نیزے ار بہادر سارے نویں جوانی آئی بی بی رانی بھیس انہاندی حضرت پاس نہیں ہے کمزور دلاور دو جا کے فوج گرامی اک جابر تے دو جا قاصر توں پشت پٹہ ہی حضرت کیا فتح دلاور تے ہتہ بیشک آئے پس فرما پورا ہو یا فتح دلاورے پائی فتح زبان ولی پر رکھی قدرت رب نیازی</p>	<p>نام کلیم اللہ سی اک دادوم دلاور سائی اک ہزار جوان اول دانو کر خادم سائی چوئی جوان دلاورے کل جنگ برابر نہیں الی عرض کریندی نالے دے حال تمامی دونویں ویر برابر نہیں کیونکر ہوگ لڑائی حضرت کرو توجہ جیکر فتح دلاور پاوے لے ہزیمت دشمن تائیں اندر ایس لڑائی فوج مخالف نس کھلووے حکم قضا دا جاری</p>
--	---

مناقب

<p>شیخ صاحب اٹھ آو جلدی طرف کان بلایا شیخ گیا بازار اوپر دکان عطار تدا میں روغن لیکے گھر جا آیا دڑیا و اوہو وہی اوہ متعجب ایسے حضرت کرن تسم نہیں</p>	<p>اک دن نال خوشی دے حضرت ایڑ شاہ سنایا جاو جلد بازار لیا و روغن کار اتھ سائیں اگے دٹھا حضرت اوتھے بیٹھے ہوئے سائی اگے گھر جاو دٹھا حضرت اٹھ نشست لگائی</p>
---	--

مناقب

<p>اک دن پاس حضرت دے بیٹھا میر صاحب کجلی سیالکوٹوں اک گل نیاری بند کسے سنائی بیچ اتے یاچھ ہزار اک فوج انہاندی آئی حضرت کیا جے نہ ڈر سیس ہوئے فتح تسائیں آنا فانا بרכת حضرت دشمن نس گیا لی فوج سکھانندی نس کھلوئی اللہ فضل کمایا</p>	<p>میر مچھلہ اک بندہ ہسی اسدا ذکر ایسائی پنج سو جان اسوار برابر اسدے سن ہمراہی سنگھاں فوج جمع کر ہتی کیتی ہج چوڑ ہائی عرض کریندا حضرت اگے تدا وہ میر تدا میں پس اوہ میر چڑھائی کردا دشمن نال لڑائی فتح ملی تے مال غنیمت ہتہ ہزاراں آیا</p>
--	---

مناقب

<p>شہر نظام آبادون باہر سیر ولی فرمائے</p>	<p>اک دن حضرت شہرن باہر چہ جنگل دے آئے</p>
--	--

گل محمد نامی آہا اک حکیم ہم سہ راہی
 او سے راہ فقیر سناسی کئی اک اک جائے
 پیر پھرے اس نال آواہاں پس حضرت فرماو
 عرض کریندا اوہ شناسی بیشک دوجی اری
 وقت صبح گھر آیا مڑ کے اسی شکل وٹائی
 روٹی کھا کے اک لقمہ اس متا امرالہوں
 پھر اوہ شخص روانہ ہو یا اسدے بعد تھائیں
 کون آہا ایہ شخص تباہیں تہہ کچھا تاناہیں
 فرمایا جو روز گذشتہ پاس اسادے آیا
 جان بقینا گل محمد ہے ایہ قطب زمانہ
 کل اسدی داہری ہی پراج لی ساری
 حضرت کیا ولی خاندے جے چاہن صداری
 عرض حکیم کریندا حضرت کیوں تہلی آوے
 پس حضرت نے جسم اپنے دل کو جھاتی پائی
 صحن مکان زمین آسمان تڈوں بھر جاوے
 اسنوں کچھ حکیم سیانا حیرت اندر آیا
 حکم دتا نہ ظاہر کرینا راز اسان ایہ بھائی

سی ایہ مخلص تہہ قدیموں صاحب نیک کمانی
 انہاں دچوں اک کھر سو کے خدمت اندر آئے
 چند دن کچھوں پاس اسادے دوجی اری آوے
 آن زیارت کر ساں حضرت یعنی کسے دہاڑی
 میان صاحب نے پانی روٹی اسنوں رنج کھلائی
 یعنی گل محمد تائیں تاراہ صفاووں
 حضرت کچھ گل محمد اسانوں گل سنائیں
 عرض کیتی میں نہیں کچھا تاناہیں تہہ
 اک فقیر شناسی جہڑا او سے روپ وٹایا
 عرض کیتی گل داہری منان صورت لاج شہانہ
 وانگ مشائخ صوت اسدی لگی لاج پیاری
 بدلن اپنی شکل مبارک اندر کس دہاڑی
 شبہ پیادل اندر میرے کیونکر باہر جاوے
 پھل گیا تہ بدن مبارک بھر جاندا کھڑائی
 جنگل کوہ تمامی عالم خالی نظر نہ آوے
 پھر حضرت نے پہلا جسہ اپنا تڈوں وٹایا
 سفر گئے اس ظاہر کیتا پردہ رہیا نہ کمانی

مناقب

کوٹلی اندر پیر اک آہا شمس الدین گرامی
 بن توں خاص مرید اساد اس کیسا کئی واری
 اوس کیسا گوگے مرشد پھر یا ہو سی کمانی
 حضرت کیسا نرم آوازوں میں گل جنگل جاواں
 وقت صبح اکھ جنگل آیا شمس الدین تہائیں
 او پر س الدین پیارے حملہ شیر کرایا

حضرت نوں فرمایا اسنے سنتوں یاہ کرامی
 حضرت کیسا میں خود اگے پھر یا پیر کیاری
 ایہ دوجی وارا سانوں پھر مرشد اس جانی
 تیس تڈوں آجانا جنگل پھر میں ہنہ پھر او
 شیر بیان میں دوجی طرفوں آیا پاس تہائیں
 ڈریا دور یا حضرت کچھ اپنا آپ چھپایا

حضرت کیسا پھر بن سہنوں چھپنا لایق تائیں
 عرض کرے حیوان نور اور تے بعقل ہر بجا
 پس حضرت دو کن پھٹے اس جنبش نہ فرمائی
 شمس الدین تیں پھر آتے خود اسوار کرایا
 خوف جد اس جاندار سپا خواہش یہ فرمائی
 فخر اعزاز زیادہ ہووے میرا وچہ لو کالی
 پر حضرت نہ ایگل چاہی مرضی اصل ایہائی
 ایسے موقع خادم کوئی نہ رکھن ہر راہی
 وچہ تخر و دنیا قابو اس حضرت فرمائی

تیری جد گھلایا اسنوں نچہ مارا اس تائیں
 مشکل قابو آنا اس دا اس وچہ زور نیارا
 سر سلیم جھکایا اکوں شیر جنگل جو سائی
 اک و واری وچہ جنگل دے کر اسوار پھرایا
 گھوڑا یہ بناواں اپنا شہر کھڑاں ہر گاہی
 عرش ننگ سر پہنچے میرا ہر عورت افزائی
 ایسیاں گلاں پردے اندر لائق نے اخفائی
 بلکہ سفر مجر و کردے اندر یاد الہی
 وانگ ہما زرفیض نڈن بھی موتی وچہ لو کالی

مناقب

مرفضی نام بزرگ کنوں اک گل کتاب لکھائی
 شاہ حسین آہا اک بندہ شوثر اس اٹھائی
 نذر وچوں برابر جو کھا و حصہ کچھ کڈا و
 حضرت عبد جلیل تیں نہ فرصت اتنی سائی
 دونوں ایہ مرید آہے جد قصہ کسے سنایا
 آئے نہیں سلام کرن نون انصاف اوہ بھار
 دن تے رات کر نیے جھگڑا ختم ہو واوہ تیں
 اس کاروں رنج کرے وافر پوہ باز نہ اون
 ایس زمانے رحمت اللہ شاہ ہلی اندر آئے
 جلدی سنکے حضرت صاحب کردے سفر تیاری
 وچہ درگاہ مزار مقدس جد تشریف لیائے
 اک سو پندراں تقدیر دے کڈے شاہ تارا تیں
 عبد جلیل کھا نذرانہ پیش قرار جد تیں
 بھی فرمایا شاہ تیںوں جاتا حق اس تیں

سنو سنواوہ ذکر کران میں لو کونال صفائی
 نال اک عبد جلیل بزرگ جو آہا نیک کمائی
 اس دوچوں شہر بانوں میں حصہ بعض لاو
 جھگڑا نال حسین کرے جو صاحب سخت لڑائی
 حضرت سنکے غصے ہوئے کئی بھی موہوں فرمایا
 دیکھیا جاوے جو کچھ ہووے نہاں اہ نیا کے
 خاطر حصہ مال مجا و جھگڑا کرن سدا تیں
 ہر ویلے گھبراہٹ استغیث وافر رنج اٹھا وون
 اس جھگڑے دی گل حقیقت کوئی جا سنائے
 دن دن اندر گھر پہنچے بدی حمت طاری
 مرقد النور اوپر حضرت فاتحہ نذر چڑھائے
 خدمت عبد جلیل نذر ایہ کرے پیش تارا تیں
 نال الطاف تکمیلے اکوں حضرت طرف تارا تیں
 باقی یار ہوئے برگشتہ شکر گزار اوہ تار تیں

حضرت صاحب صدق صفاؤں سخن کریدے جاری
 تابعدار حکم دار ہساں و ز قیامت تائیں
 وچہ لاہور گئے پھر شاہ جی آئے تدمہر اسی
 لا دعویٰ کر دتا سنوں پیش نہ اُسدی جاوے
 شاہ حسین جس دے پاروں غصہ وافر کھاوے
 دو تن ارطعام اندر اس خفیہ زہر ملایا
 ایسے حضرت نہ اوہ کھاوے زہر طعام ملایا
 حضرت کہندے کھان دیون منو تیرے سنوانوں
 حضرت کہندے ہنہ میر پھر طنبی نے ہراری
 اتھ مفصل لکھیا ہو یا پڑھ جا کے استائیں

میں ہاں عاجز خادم حضرت کرساں تا بعداری
 بہت امید جو لطف شہانہ رکھوئیے تائیں
 بھی اتھ غوغا شور زیادہ شاہ حسین کیتائی
 گردن دامت تھلے سٹے وافر کر کماوے
 مرض عداوت دل دے اندر تخم بدی الاوے
 حضرت رحمت اللہ شاہ تائیں چاہے اوہ کھلایا
 کہندا اوہ کیوں کھاندے پائیں طقساں بکایا
 کہے حسین کیا اوہ کہندے ظاہر کرو بیانون
 وچہ رتنے دے چوزے بٹھائے پڑھ جا کے کواری
 کیوں اوہ مینوں کھان دیون جلد حسینا چاہیں

مناقب

مرضی دوجی ہو حکایت ایسے انگ سنائی
 اگلی طرف کچھ یوں گزریے حضرت نظر اٹھائی
 سی بیٹھا سلطان محمد نال تھل شاناں
 یعنی اوہ سلطان بانوں ایتھا وڈا سائی
 شاہ صاحب دی نظر مبارک اسدے اوپر آئی
 عرض کیتی میں شخص فلانا شاہ محمد سائی
 سنے حضرت میرے کولوں ایہ ارشاد سنایا
 اوسے وقت اس درد شکم نے سخت زحیر بنایا
 سارا حال سنایا سنوں کراں علاج کیائی
 حضرت رحمت اللہ دخی مت حاضر اس فرمائیں
 یا حضرت سی ایہو بیٹا ہور نہ دوجا کوئی
 حضرت کہیا خادم تیرے باہر خدمت ساروں
 دو تن روز پچھوں اوہ ہو یا حکم قضا داجاری

وچہ نو شہرے اکدن حضرت دا آنا ہمراہی
 یعنی دفترے اندر نون جھاتی حضرت پائی
 اک پاسے اس شاہ محمد بیٹا جو سلطاناں
 نواسہ حسین جو مفسد بھارا کرے فساد لڑائی
 پچھیا بیٹھوں دس فلانے لڑکا اوہ کیائی
 دو ہتا شاہ حسین ہورا ند جو مفسد بدراہی
 اجے نہ مو یا زندہ سالم سنوں رب رکھایا
 خبر ہوئی جد نال اسدی نون وند اوس بلایا
 تد سلطان محمد کہندا پتہ طبیب ایہائی
 پس اوہ آئی عرض کریندی سارا حال تداہیں
 اسدے پاروں روح خوش آنا ہن نہ ماسی ہوئی
 خدمت کر سن نال محبت تیری آپ پیاروں
 کفن دفن کریندے ہاں پیو اجرت پائی بھاری

اک گوندل سعد اللہ آہا عرض حضور گزارے
 سکے پیراتوں دریائے لنگہ ہمیشہ جامے
 کیوں نہ خطرہ غرق ہوں واسورے آسرتے تائیں
 عرض کیتی کر کم دکھاؤ حضرت میرے تائیں
 جے کر ایہ خواہش تیری اُس دن ہو ہمراہی
 جدو دریا کنارے پہنچے حضرت نے فرمایا
 ایسے شرط ایہا جو ہر دم دیکھیں طرف اسائیں
 پس اوہ کچھ ہو یا روانہ قدم قدم پر دہروا
 جلد گزرنے دریاتوں جامہ بھٹانا ہیں
 ہوئی تسلی اسنوں جداس ڈٹھی کار تم سامی

لوکیں کہیں جو بھگو جہرا جاو دریا کنارے
 یا حضرت اوہ کیوں گزرنے پیر نہ ترفراوے
 حضرت کہیا کیا توں جانیں تینوں بھی کھلا ہیں
 پس فرمایا روز جمعہ سے طرف نوشہرے جائیں
 روز جمعہ ہمراہ گیا اوہ قدرت دیکھ الہی
 پچھے ساڈے جامہ پھڑلے پس امن پھڑوایا
 ہرگز ہرگز دو جی طرف نظر اٹھانا نہیں
 دو جی طرف نہ دکھاؤ سننے فضل خدا کبروا
 جوتی پیر نہ پانی اندر نہ ہو یا بستلائیں
 اگے نالوں ودھ زیادہ چکے بھار غلامی

مناقب

مرضی نون فرمایا حضرت آہا اک دھاڑے
 مرغ لیا اک سنجھیں پھڑکے خوف رکھیں کالی
 پراک جن بصوت بشری آہ اندر مل جائے
 گلاں بہت ڈراون دلیاں جن اسنوں فرماں
 پر اسنوں دل خوف نہ ہو یا وال برابر سالی

دل محمد گلگولے گھر جاو یار پیارے
 او سے وقت گیا ہو خرم نیت نال نکوئی
 بھی جدایا اوہو آگول راہ اندر ہو جائے
 بھی ہزار کیتا گفتاروں جن کرے بریاں
 دو جی داری اسنوں خطرہ ہو یا مول نہ کالی

مناقب

رحمت نام عقیقہ عورت بچہ اوس نہ کالی
 عرض تمام حضور اندر اس عورت چاسنائی
 حمل ہو یا اس عورت تائیں پر عورت بدرہی
 سینیا حضرت لوکاں کولوں پر ارشاد سنایا
 اوہو ہوسی پیدا اسنوں جو کچھ دتا دانی
 نہ اوہ اندر نہ اوہ باہر جو حملوں بر آیا +

جہت حصول اولاد نیا زون پاس ولی دے آئی
 پڑہ حضرت اجوائن تتی کھا اسنوں لے مائی
 آکھے دلی کرے دو اپس مینوں حمل ہو یا
 جے والی کھیں حمل ہو یا اس مزہ سخن دا آیا
 پس جدو رد جن دا ہو یا نہ شے ہوئی کالی
 زاری کرے نعاں اوہ وافر چنچ پکار سنایا

خاندان اس اچھو آیا عرض حضور گڈا کے
حضرت کیا پچھو جا کے الی مرض گواہے
حضرت کیا عورت تیری نے خود کیا سانی
اوسے نوں ہن سدو جا کے لڑکا باہر لیا مے
ہے یہ وقت مصیبت والا رحم کماون والا
پس فرمایا عورت اپنی حاضر جسد کرائیں
یا حضرت اس آنا مشکل تہذیبی واہ ناپیں
حکم ضرورت نال اوہ بدی ڈولے چہ منگائی
کی کیا سی اسدن تونے حق الامر سنائیں
لیکن نفع نہ ہو یا استھیں بھی نقصان کوئی
کرو توجہ حال میرے پر کر یو لطف لگا ہوں
حکم دناک پانڈی تائیں چک بھلازن تائیں
جد پانڈی نے اوپر ہڈے اس ن نوں رکھوایا
پس اوہ لڑکا خادم کیتا پایا طوق غلامی

سارا حال بیان کریندارو رو گریہ زارے
عرض کرے نہ دانی کوئی نہ کوئی خبر کھاوے
حمل ہو یا خود میرے تائیں یعنی پاسوں دانی
عرض کرے تقییر اسادی حضرت عفو کرے
محنت اتے مشقت والا لطف عنایت والا
دور ہونے ناکل مصیبت چھو کتے تداہیں
اندر باہر پھیالہ کا ترسکے اوہ ناپیں
فرمایا اے رحمت بی بی جھوٹھ نہ بولیں کائی
عرض کرے سچ اوہو کیا اندر حق تسائیں
پرہن تو بہ کیتی حضرت بس خجالت ہوئی
ورنہ جان ہووگی ضائع ہوواں فوت اتھتائیں
چک اسنوں گھر سے شحصا امت نال لیجائیں
پرٹ آدے تھیں حکم لہا ہوں بچہ باہر آیا
نور لہا ہوں فائز ہو یا برکت ولی گرامی

مناقب

اگدن صلاح مرد اک آیا عرض حضور گڈاری
مسجد چہ مکان طہارت چاہاں اسپں بنایا
ایہ ہے جگہ عبادت نالے مڈہ قدموں بھائی
پر اوہ شخص تیاری کردا ہتیار ہندا ناپیں
حکم خدا تھیں بن اہد پھل جاوے یا پھٹ جاوے
اسے بجاوہ ہر چہ نزاری کردا پیش الہی

یا حضرت ایہ خواہش میری لنوں بہت پیاری
حضرت اسنوں منع کریندے نالے ایہ فرمایا
ڈوے ساڈے چلہ کماون جیاں اجازت ناہی
حضرت کتنے نفع نہ ہو اس سوڈے چہ تسائیں
دوجی طرح ہو یا رنگ بدنی صا شکل دہاوے
ایہ نفع نہ ہو یا اسنوں ضایع عمر گواہی

پہلے جداوہ کہے نہ لگیا راہ خلاف گئی

پس تقییر معاف نہ ہوئی سو دا بے پروا سی

مناقب

<p>زن فرزند تھے دولت عزت گھانا پینڈالوں بلکہ اسنوں گھر کے چوں باہر کھڑے کڑھایا سید تقادی خبر لو واس وافرینج اٹھایا پس حضرت تعمیل کیتی جو عزت کرے سوانی ہر ہفتے اس کپڑے بدنی دھوئے صاف کرائے تھے تائیں حضرت صاحب تھے شاہ فرمایا اوپر شیخ محمد صاحب اپنا زور لگاوے باطن اسداواتا صاحب فوراً بند فرمائے</p>	<p>سید تھے شاہ جڈں خود ہو یادور کمالوں رشتے داراں گھریاں لوکاں سبھناں ڈور ہٹایا حضرت گنج بخش لاہوری حکم تدوں فرمایا اندر حالت ترک پیادہ پنج اندوہ و دہائی اک فقیر مقرر کیتا جو روٹی پنچیاوے محکم ہوئی بنا محبت رتبہ اوسس و دہایا وانگول شیر دلیر ہو یا جو حملہ ہن فرماوے داتلج گنج بخش جڈسینا وچہ ناراضی آئے</p>
--	--

مناقب

<p>حضرت محمد سعید نقارہ پیادہ جاوے بھائی در تیرے تھیں نقارہ و جدا دو جا شخص لیا دل دے دردوں حسرت والی ٹھڈی آہ کڈھاوے اوپر کشف اسڈے پردہ ہو یا ہے ایہ بھاری تیغاں دے میدان اندر ہو صاحب از صفائی محمد سعی نہ گڈے مڑ کے روز قیامت تائیں جان اپنی تھیں بہتہ دھوئے اس کھڑ گیا اکھاڑا</p>	<p>دوانے تھیں تھے شاہ دے اکدن گذریا سائی حضرت کہیا بہت تعجب تیرے اوپر آوے تھے شائندوں سن ایگل بھی افسوس کراوے نہ کیاتساں باطن ساڈا ہو یا پندر اکاڑی تیس پرورد سڈے بیشیک سیں تساڈے بھائی پس حضرت فرمایا اکوں مڑ کے آوے تائیں اتفاقانہ آیا مڑ کے محمد سعی و چارا</p>
--	--

مناقب

<p>خواجہ بے امید ہو یا جو راہ خلاص نہ پایا اندر قید تاحق گیا اوہ میر اسکا بھائی کی نقصان اسدا اس تھیں مزہ سخن و آیا اچھا بند چھپن گے اسدے کہند اولی ربانی</p>	<p>عبدالہادی نون جس ویلے آہ قید کرایا عرض کریندا حضرت اگے قیڑوں ہوس لہائی حضرت کہیا جیکر اسنوں قید کسے فرمایا آخر کڈے بہت خوشامد بھی الحاج چھپانی</p>
---	---

ادہی ات گیا گھر اپنے عبد لہادی جسانی
ادے وقت گیا گھر اپنے غم اندوہ نہ کوئی

لیکن باطن چہ صفائی اُسے نہیں چھپانی
لطف کرم تمھیں خوشی منائی خوب عنایت ہوئی

مناقب

چرطصنا سنگھ اک ظالم جسے دو کس قید کر کے
صفر علی دے کرے حوالے کر انہاں نگہبانی
حضرت داہم سایہ ہا بند ہے جس جائے
ہو ر جگہ لجا و قیدی اتھے پاس اسائیں
اوس کیا جو دوجی جاگہ ہو ر مناسب تہیں
حضرت چپ ہے اس گلوں گل کیتی کوئی
اک دن جید شاہ سیراں تائیں بہر لجاوے
دوروں دیکھ انہاں توں حضرت طلب حضور کرایا
نہ کوئی کرے تعاقب پھوون دیکھے مول نہ کوئی
بہت اندوہ اتے غم ہو یا مغلاں غراں اس کاروں
عرض کہ پندے حضرت اگے من ایہ پند اسائیں
کی ہن آہیں جواب دیاں جڈ چھے سنگہ اسائیں
دہ ہزار برابر قیمت اوہ بندے دو جانی
حضرت کیا ضرر کوئی نہ پہنچے خاص تسائیں
حشمت اللہ توں گھلیا انہاں جیوں حضرت فریایا
سنگھ کیا پرواہ نہ کوئی جے ایہ ہوئے فراری
بلکہ خلعت خوب گھلائی عزت ہو ر ودائی

محض جفاؤں شہر نظام آباد اندر رکھوائے
گلیم اللہ دے گھر وچہ دو توں کیتے بند چھپانی
مرنے تے تائیں حضرت صاحب اکرن ایہ فرمایا
نہیں مناسب سانوں بھاوے یہ گل بہر گز تائیں
بہت مناسب ایہو جاگہ نگرانی چھپاسائیں
اسنوں حرف نہ کیا مر کے حجت پوری ہوئی
تا اوہ بعد نچانے انہاں اندر قید لیاوے
جاو دور رانی پاو حضرت نے فرمایا
پس اوہ جاوون او تھوون با اڑی شفق تے
پنڈ توں خطرہ سخت ہو یا جو کپڑ ہو و سرکاروں
ظالم سنگہ خواب کرن پر طاقت سانوں تہیں
زرفدیہ جدمنگے سا تھوون پاس اسان پتہ تہیں
خوف ہر اس اسانوں اسدا کندے فعل چھپانی
شخص کسے نوں بھجو اتھے دیوے خبر انہاں تہیں
سنگھ ظالم توں اُسے جا کے سارا حال سنایا
نہ کر یو غم دل اپنے وچہ کس کڈھا نگا ساری
نیز دلا سا بہت گھلایا برکت ولی الہی

مناقب

سال اک آیا سخت پٹھان اک پانی اس فریانی
لشکر سخت جزار لیا یا جڈں چناب کنائے

سونا بہنا بھلیا لوکاں عام ہوئی جسدانی
شہراں پنڈاں اندر خطرہ سخت ہو یا کوئے

بیزوڈی تلوار ٹھکاناں چاہے مار گویا
بے قراری تے بے چینی ہر اک شخص دہائے
خلقت اوپر آگ دے لیٹے نیندر خورش گواہی
اوہ کیندے ہمراہ اپنے یا حضرت کھڑو سائیں
نال آرام عافیت و سومول نہ آئے خالی
طرف اسائے نہ اوہ آئے کرسن نہ لڑائی
سجے کھتے ہو یا لو کیں کرن تعجب جانی

دلوں ارادہ سن والا لوکاں نے فرمایا
پس اسے جبرانی اندر پاس حضرت کے آئے
عرض کریندے ملی ارادہ حضرت دس کیائی
حضرت کیا حکم خدا جس جاگہ ہووے جائیں
حضرت کیا اپنی اپنی جاگہ رہو تم سامی
لیندے چڑھے لشکر انہاں جاویگا اے بھائی
آخر ایسے طور کیا ہٹ لشکر اوہ افغانی

مناف

سنگھاں نال لڑائی خاطر جمع ہوں اسکاری
دن تے رات لڑائی کر دے بندہ اک گھلایا
نہ پرواہ انہاں دی رکھو حضرت نے فرمایا
پس مانگ اوہ قاصد پس جاویکھے ہر گاہی
نہ گھبراو قلعے اسائے حضرت قدم رکھاوے
ویکھو کیونکر دشمن ساڈا سخت ہر میت پاشے
کراں غلامی ساری عمراں مانگ جا فرماوے

موضع زادہ اندر حضرت جا رہندے اکواری
جنڈ ساہی سنگھاں نے تدریچہ حصار کرایا
عرض کرے یا حضرت سانوں سنگھاں گھیرا پاپا
دن تے رات میں نال تھائے جنگ اندر ہمراہی
او پر قلعہ رواں سن حضرت جا لوکاں فرماوے
قلعے اسائے دی نگہبانی خود حضرت فرماوے
برکت اس نگہبانی اللہ وچہ مان رکھاوے

مناف

بو اسیرن تنگ ہو یا اللہ کرتوں فضل عفاری
کسے کہیا بو اسیرن روئے تنگ ہو یا بیاری
صحت ہو ویگی پس اس پتیا کمال صحت اس پائی

اک شباک بیمار کریندا اللہ گے زاری
حضرت پچھیا کون کوئی جو اید کریندا زاری
حضرت کہیا لستی اندر پیوے جبیکر رانی

مناف

طرف اک شہر خوشی نصیب جان کرے ذکر ربانا
نیکو کار فقیر اجیہا تانی ہو رتہ کافی

سیر کرن فوس سوہرے پتوں حضرت ہوئے روتا
نکا اک روئیں آہا جو حضرت دہم سہری

وچہ مقام بھولو دے ساعت کرن آرام دہگانی
 نکا عرض کرنیذا حضرت آکر ایدی ہوئی
 بلا سلام آداب گئے کیوں نہ ادب کراون
 پل تھیں واپس طایفہ آیا مگر آن کرایا
 پھر حضرت منہ پھیرا ہا طرفی شہر کنارے
 طرف شہر گئے اوہ احمق جاہل جان نہائیں

کر کے سیر مڑے جد گھنوں حضرت ولی ربانی
 طایفہ گذر گیا اک پاسوں کرن سلام نہ کوئی
 پاسوں لنگھ گیا ایہ طایفہ نہ پرواہ رکھاون
 حضرت کیا دیکھ تماشا سوہرے طرف نکایا
 بعد اداب سلام نیازوں مگر کر دے سارے
 پس اوہ طایفہ ہو یا روانہ بلا سلام دعائیں

مناقب

نال اخلص قدم جاچھے باطن خوب صفائی
 تا اس داخل کرن طریقے بیعت رسول الہی
 بہتر ساتھیوں گیا مگر ایہ سال آئندہ آون
 وچہ جمال حسن نے پھسا پس بہتر شریکے
 گو اس خواہش بہت دے نامر دکتیا کواری

اک دن خدمت اندر حضرت موسے پہنچا سائی
 نصر اللہ تھے میان خان و نویں اس موسے ہماری
 داخل کرن طریق اندر نہ بلکہ ایہ سرماون
 دو جے سال کریگا بیعت دل اس اک جائے
 غرض صدیں اس بیعت کیتی چھڑتی بدکاری

مناقب

قبر رانجھی پر بیٹھے حضرت سی ایہ حرم نکاے
 اے رانجھی کیا سچ مچ مویوں کیوں ایہ حال بنایا
 اس بیری اسایہ گئے قبر آتا ہر گاہی
 شہر نظام آباد اندر اس گل نے شہرت پائی

اک دن حضرت فاتحہ خاطر قبر اں دیول آئے
 اوپر قبر سیاں سن ٹھاں حضرت نے فرمایا
 اسے روز بیری دے پتر جھڑن لگے سن بھائی
 دو دن دن چہ گدی او تھوں بیری دور بٹائی

مناقب

جے ہوئے ارشاد ملاں میں سنگھ سلکوٹ جو آیا
 ایہ پس جو ابوں پہلے اوہ سلکوٹ پہنچا و
 وقت غضب و سنگھ اوہ ظالم بدن غلیلے لایا
 حضرت نافرمان تیرا میں روم کھاواں کھلے

اک دن چوہری مانک بندہ حضرت پاس کھلایا
 منع دتا کہ حضرت اگوں سنگھ د پاس نہ جاوے
 وچہ سلکوٹ گیا جانک سنگھاں قید کرایا
 اک دن مانک دوجی اری اک عریضہ کھلے

حضرت کیبیاچ تھیں پچھوں نہ غلبے کھائے

پس تکلیف ہوئی مڑ کے جلد رہائی پائے

مناقب

اک دن حضرت موضع جنڈوسن تشریف لیائے
قلعے تمام جہانے خاں نے پس مسمار کر کے
او تھوں نہ کھ گئے جد لو کیں خطرہ سخت پیائی
اک دن خوشی اندر سن آئے حضرت ولی بانی
پاس جہانے خاں و جلدی باری خاں میں جاہیں
حضرت کیبیا میں ہاں ضامن ضرر نہ دیو کالی
جڈں جہانے خاں میں کھا اکھ تعظیم کرائی
پھر جد آیا خدمت اندر پس حضرت فرمائے

باری خاں قلعہ تھیں نکھا دشمن اعم کھائے
زندہ ایک نہ چھڈاں ہرگز بھی موہوں فرمائے
بیم اتے اندر داوانہ بیجا دل و چہ بھائی
راضی ہو فرمایا باری خاں میں تڈوں پچھانی
اوہ کسند اسپ خطرے الامارے ٹنگ سائیں
طرف جہانے خاں اوہ جاوے جا ملیا ہر گامی
بغل اندر لے اسنوں عزت اسدی بہت ہائی
اپنی حد نہ پس ہرگز نہ کوئی دکھ پہنچاوے

مناقب

جنڈواندر مرغ آجا جو کہند اس سرکاری
نعلبنداں نے کیا اسنوں مرغ دیوانہ نہیں
اوس کیبیا میں چھڈاں تاہیں قیمت دیوں پوری
جد حضرت نے سنیا ساڈا مرغ فلانے کھاوا
پیٹ اندر اس بانگ دیو لگا ساڈا مرغ کدائیں
چنڈن پچھوں خستہ ہو یاٹ گیا کم سارا

باری خاں اتھ کرے تعدی گل سنی اکواری
ایسے حضرت رحمۃ اللہ و جو سرکار سائیں
دو تن لے روپے راضی کر ساں اوس ضروری
فرمایا خود پو لے مرغاجیکر ہے اوہ ساڈا
خواہ اس قیمت دتی پر منظور اسانوں ناہیں
ایسا وقت نہ مڑ کے آیا مو یا کھا عم بھارا

مناقب

مہ سنگھ اندر ماہیچے یعنی قید کے فرمایا
وچر میں لے پیریاں پیرین کینا اس تائیں
اک شب قیدی حضرت آگے کرے سوال تھائیں
حضرت کیبیا اکھ شتابی توڑیں بند متامی

زندگی تھیں ہوتے اسنے دکھ اجیہا پایا
استے رات وچھاون منجی مشکاں بنہ تڈائیں
سخت عذاب اندر میں حضرت مینوں ان چھڑائیں
خواب اندر ایسے کچھ ہو یا اکھیا مرد گرامی

خوابوں میں ہر سنگھٹھکے ڈھکے بند نہ رہ گیا کوئی
 بھی ہمراہیاں نوں اس کیبا آونال اسائیں
 قیدی کہن جو ساڈے سرتے پیرے ہتے سارے
 اوس کہیا میں پہنے جاواں کرسی فضل الہی
 برقنداز اتے سب راکھے چہ تماشے جانے
 کن لگایا تا کوئی بندہ راکھا آہٹ آوے
 کر کے شکر گئے ننھ جملوں بھی قیدی ہمراہی
 جا کے باہر زنجیر توڑائے خوب آزادی پائی

جان لیا شاہ رحمت اللہی یہ عنایت ہوئی
 قید خانے تھیں باہر چلو خوف اسان ہن نہیں
 کیونکر نال ہووانگے تیرے مشکل کار پیارے
 اس پنڈاک برات آج آئی نال تماشاسانی
 مہر سنگھ نڈل آہستہ باہر قدم زینوں پاندے
 ایپر کل دروازے کھلے ہر اک لگیا جاوے
 باہر ہوئے پنڈوں سارے ملدی خوب رہائی
 حضرت دے دربار غلامی اندر نینھاں آئی

مناقب

اک دن کوئی بندہ آیا آن زیارت پائی
 ہر اک حاجت مشکل میری استجیس حل ہو جاوے
 حضرت کہیا مینوں کوئی حاجت اسدی نہیں
 اوس محمد ناصر تائیں تا عمل تدا میں
 جد اس پڑھیا اوہ قصیدوں ہوئے بچ جاوے
 پھر اس عرض کیتی جو حضرت ایس قصیدے تائیں
 حضرت کہیا شاید مینوں ہو یا شرف حضور
 ایس مینوں ایسی کاراں والی حاجت تائیں

اوہ کسنداجو عمل قصیدہ میرے دن جو پائی
 حکم ہووے ناکل سناواں پس حضرت درناوے
 پیرے میرے بھائی نون جو خواہش اسدی تائیں
 طور فلانے اکو ہفتہ پڑھنتوں اسدی تائیں
 ہوئی حضور پیغمبری تر گئے اوگنہاے
 تیس پڑھو بھی افر فایده ہووے خاص تائیں
 تدھ زیارت سر عالم ہوئی آج ضروری
 ایسے دل دے نال حضور مینوں حاجت تائیں

مناقب

اک دن تھا حاضر ہو یا عرض حضور گزاری
 حضرت کہیا کے والے نال اگر آست نائی
 پر جے تیرا واقف تائیں اہل مکہ ہمراہی
 اوس کہیا نہ واقف حضرت میرا اوہ ہمراہی
 رات پئی تا اسنوں حضرت کے وچہ پہنچایا

کراں ارادہ کئے جاواں عمر ماں اتھ ساری
 بیشک جاوین تال ایسے جے تیرا ہو ہمراہی
 پھر کی حاجت سفر کرنی تھو گل سنائی
 پس فرمایا رات رہو اتھ خدشہ نہ کر کافی
 کرے طواف مقدس گھر دامزہ کرامت پائی

اٹھ صبح فرمایا حضرت اٹھ حاجی اس خوابوں
عرض کرے ہن حاجت کبریٰ جو پایا سو پایا

حاجیاں نال کریں حج جا کے چھٹے جان غنابوں
حضرت کیا بہتر جانا ہن آسٹا بنا یا

مناقب

اگر حضرت میر شاہوں ل شیخ پورہ دے آئے
بہت فقیر جمع سن ہوئے کرن توجہ پوری
محمد مراد آئے بندار ایہ دونوں شخص عنادی
رحمت اللہ دے پاران تائیں ہو یاد حد تک تائیں
حضرت رحمت اللہ جد سنیاں انہا نڈیاں راں
سال آئینہ تیک انہا نتوں او ہو وجد باوے
دو جے سال نو شہرے اندر ہو یا عرس پیارے
حالت شوق وجد نہ ہو یا او پر کسے انتھائیں
وقت صبح جد لکھنوال نکل کرن فقیر تیاری
چند فقیراں عرض کیتی پر نہ ہوئی منظوری
خاطر شوق وجد دے آون اتھ فقیر دما می
اگلا شوق ہو یا جے بھنناں جاواں سفر تائیں
حضرت کے مراد آئے جو دو جا اس ہمرای
انہاں کنوں انجبا م ہو وگی کارا جی ساری
حضرت کیا ایہ گل ساری گئی لاہور چھانوں
نال میرے ہن روضے چلو ہواں کل سوالی
دیکھ پھوں منظوری ہوئی جو عرض حضور کرانی
جاو جد سواری کر کے نال خوشی درگا ہوں

اس دن روز چراغاں آہا نظر عنایت پائے
وحد تماماں تائیں ہو یا ہوئے بیوش ضروری
نال عناد آئے کینہ تھیں کینے مرد فساد
حق دا شوق انہاں تغالب دونوں کہن تائیں
کرن توجہ حق انہا ندے اوہ سید ابرار اں
کرن فقیر تعجب ایہ گل وافر شہرت پاوے
بہت فقیر اکٹھے ہوئے اک دو جے تھیں بھارے
کرن تعجب ایہ کی ہو یا حالت دیکھے ناہیں
تد سلطان محمد کیا نہ جاواں اس واری
ساڈے میاں صاحب نے کیا نفع نہ اجرت پوری
ایہ شوق نہ ہو یا کوئی رہندے خام تنامی
ور نہ پھر کی حاجت جائے لماں سفر کدائیں
وس انہا ندے پھور ہناں جے اوہ آکھن بھائی
پر سلطان محمد نا منظور کرے ہر واری
داتا گنج بخش دی خدمت نہ چکی خود جانوں
غرض گئے سب ہوئے سوالی وچہ دربارے عالی
داتا صاحب نے فریاد کر و سواری بھائی
اوسے وقت ہو یا انہا نتوں شوق وجد س جاوں

شیخ پورے تک گھٹ نہ ہو یا ایہ اعجاز نرالا
فیض اسادے حضرت سدا ہوئے کم سو کھالا

مناقب

اجنبی شخص اک آیا او تھے ڈٹھا ولی الہی
 اُس نے گویا نہ کچھ سُنیا کی حضرت فرماتے
 مسجرا ندر حاضری ہندا غم اندوہ درائیں
 کون کوئی توں کتھوں آیوں مطلب کل سنائیں
 چھ ماہ تھیں خود پاس میے ہے ایہ حضرت ہر گائی
 قدم او پرین قدم رکھیندا ہر دم رہاں فدائی
 بے نصیب میے جو حضرت جدا ہو جاواں اونویں
 پر اوہ کہندے کراں باور جو کیا اس جاسی
 بیگو والے اندر رہندے دن تے رات سائیں
 توں کیا چھ ماہ برابر رہندے پاس تسائیں
 پر قطباں توں مشکل ناپن جان لوے ہر کوئی
 کئی اک جگہ ہوون اکیلے صورت ک شکل دے

مسجد چہ نوشہرے اک دن بیٹھا حضرت سائی
 جڈں افرغے ہوئے سب شتم فرماتے
 خود تشریف لجاون گھرنوں پر اوہ شخص تھائیں
 حال فقیر کھیندے ستھیں اپنا پتہ بتائیں
 اوہ کہند جو وطن قدیمی میرے اس جاسی
 دن تے رات کریندا خدمت اک دم نہ جدائی
 اک دن نزد ہوتے پہنچے میں حضرت دونویں
 ایسیاں گلان نال اُنہاں دے کر داسی اوہ بھائی
 جھوٹے کہیں توں منان ناپن حضرت پاک اسائیں
 دوجی جگہ نہ جاون حضرت مسکن چھڈ کر ایں
 کرن تعجب لوک تمامی کیونکر ایہ گل ہوئی
 اک علوں چہ دوجی حالت جگہ مکان بدل دے

مناقب

کڈوں مانہ وصل آدیکا حضرت پتہ بتا دے
 حضرت دے اوہ کرن حوالے چھاتی نال لگائیں
 اک دن خدمت حضرت آیاعرض حضور کرا دے
 بیشک قدم مبارک لوں عزت رب و دما و
 حسب حکم روانہ ہوئے داہ واکم سوکھالے
 سخن اولے پیاسنا دے حتمق وڈا سائی
 اندر سادھی مجلس اپنا قدم دخل نہ پاو
 حضرت پاس جڈں اوہ آوں سارے سخن سنا دے
 ملنا پیاسا نوں ستھیں سچی گل سُنائی

ضعف کمال جڈں آہو دے نتھے شاپچھا دے
 نصر اللہ شاہ لڑکا اپنا نتھے شاہ تدا ایں
 نصر اللہ شاہ عرس کریندا پنجیہ ماہ جد آوے
 اندر عرس غلام اگر کوئی قدم رنجہ فرماوے
 مرضی نوں بھجوا یا حضرت حافظ اگر ممالے
 مجلس جڈں تیار ہو جاوے جیون شاہ اک سائی
 کس لگاجے آو ایتھے مجلس جدا لگا و
 اس نغے تھیں اٹھے او تھوں طرف گھرانے
 حضرت کیا جیون شاہ نے کی کچھ کیا سالی

اس شب پھر تن بندے ڈٹھے صورت شیراں ہوئی
دن نوں دیکھ لیا ایہ سبحان کج حاسد دے تائیں
اگلے سال جدوں اوہ مجلس کنتی گئی تیاری

شیر زبان تن حضرت ہو یا قدرت ربدی ہوئی
گنگے بان نہ بولن جو گا ہوئی شرم ورائیں
خادم بہت گھلائے حضرت دیکھن حالت ساری

مناقب

ماچھی مل نے شاہ حسین نوں اندر قید پوایا
حافظ اکرم اس گلوں تنگے بہت اتھائیں
اسیں بنایا خاص تسانوں میں صاحب گرامی
حضرت کرے توجہ پوری تپ ہند نوں آیا
حافظ اکرم نے جد سنیام داپے اوہ پاری
جے بیہوش رہیگا ہند دیوے کون رہائی
وقت صبح دے اوہ کم تھیں حضرت قدم رکھانے
آیا بدن پسینہ اسنوں دور بخار ہو جانے
اوہ ہند و چہ ہوش آیا جدے اس ہمراہی
کس لگا درویش لیا و گئے فقیر ترائیں
کس لگے درویش لیا و کسبل پوش اتھائیں
غرض گئے جد حضرت صاحب کرن او ترائیں
صدق یقین لوں میں جوار شاد ہو جاوے
عرض کریندا طلب کرو اس نال اپنے لیجانا

گئے فقیر رہائی خاطر اس نے نہ بلایا
پس کہندے سب حضرت تائیں عزت گئی سائیں
کہر توجہ عزت لیکے جاواں اسیں تمامی
دچہ بیہوشی واویلا اوہ کردا بہت سوایا
عرض کریندا حضرت اگے اکرم نال نیازی
اندر ہوش لیا و موزی حل ہو مطلب کائی
یعنے اندر اسے اسدے چنگا اس فرماندے
او تھوں طرف بستر اپنے نال خوشی دے آدے
نال اتھانے گلاں کر دا بھی کہندا بید راہی
وار و وار گئے پر ہند اگوں دیون ناپیں
رحمت اللہ شاہ نام مبارک چماں قدم اتھائیں
چمن پیر اتے اوہ کہندا کی ہے حکم اسائیں
صاحبزادہ نوں اضی کر پوس حضرت فرناوے
قیدوں کدھ حسین لیا یا اوہ محبوب رہانا

مناقب

اکدن حضرت ہوئے روانہ مصطفیٰ دے گھر دے
حضرت جدوں گئے سن نڑے یعنی پاس نہائیں
حضرت کہیا چناب کنارے عجب مکان اسائیں
حضرت کہیا غریب نواز اس اسم مبارک آیا

سن زبان کھڑے دروازے اندر کوئی نہ جائے
مصطفیٰ کہندا کہری جا کہ مسکن خاص تائیں
اوس کہیا دس کہڑا مرشد نیز مکان انہائیں
اوہ کچھ کی شغل تسادا کی کچھ درد پکایا

حضرت کیساختوت کر یوتا پاؤ آگاہی +
پس نامحرم سارے کٹھے رہے اگلے دونوں
درجہ منتہی ہے خود ایہ جوتیں ڈٹھا بھائی
مصطفیٰ صاحب نے فرمایا پڑھو کتاب کیائی
حضرت کیساختوت کتاباں کی ہووے بتلائیں
اوس کیساختوت کتاباں سب کچھ ہووے بھائی
دل تھیں رفع حجاب ہو یا جو شک کتاباں جاوے
میاں مصطفیٰ دیاں گلاں تھیں تیرا جیہی ہوئی
استحیاء پھول رجوع کر نیوے طرف علم ظاہرے

شغل میرا خود ظاہر ہووے جو کچھ ذکر الہی
ظاہر کرن طریق اپنا پھر حضرت صاحب اونوں
اسدے نیرے منزل تیری سمجھ اسان ایہ آئی
جس دے پڑھیاں فیض اٹھایا اچھی منزل پائی
پڑھے اسنوں فایده کھرا ہووے دس سائیں
دل حضرت پس پکا ہو یا طرف کتاب الہی
اندر نتھ کتاباں رکھن مزہ سخن دا اوے
دل اوپر مضبوط گرہ ایہ حضرت تائیں ہوئی
حضرت صاحب شغل زیادہ علم کتاباں پڑھے

مناقب

شیخ محمد طرف چنابے جد کہ جاندا سانی
پاس ادب ذراوے اتنا جھٹھے پھر دانا ہیں
استحیاء شیخ احیا تعجب کردا بہت ورا ہیں
یا حضرت ہے بہت تعجب حضرت شیخ پیارا
حضرت کیساختوت چاہیں اوسے طرح ہو جانا
اوس کیساختوت خواہش میری مشکل کار ہٹاؤ
حضرت کیساختوت ہووے بھی بو آوے تائیں
حاجت بول برار کسی دن سنوں ہوئی تائیں
شیخ احیا نسلی کیتی رحمت دی ارزانی

بول برار نہ کردا آسا طرفے لے بھائی
ضبط کر نیوے دن تے راتیں شبائیں اسدے تائیں
اک دن حضرت پاس ایہ گلان ہو یاں حاصل تھائیں
بول برار نہ کردا رات اتے دن سارا
شکم تیرے تھیں جدانہ ہووے غاکر روز شبانہ
مفت اندر پنج محنت بدنی اوس خلاص کر او
پنج چھ دن تک ایویں ہووے احیا تیرے تائیں
شکم اندر تکلیف نہ کوئی ہوئی اسدے تائیں
خود از مانی حالت دوجی ہوئی کار آسانی

مناقب

حافظ اکرم خدمت اندر اکدن عرض گزاری
کیوں درویش لیا پھر مرشد فایده ہووے تائیں
حکم ہووے میں لیا وال سنوں حضرت تان فرماو

حافظ مینوں طبعہ مالے عمر گوانی ساری
مینوں جلدی مرشد اپنا حافظ پکڑا تھائیں
حافظ اسنوں مال لیا یا خوشی خوشی آجاوے

بے ادب باز آگے ہو کے خوب نشست لگا و
حضرت کیا کون کوئی توں کیوں بیٹھیوں سبحانی
سنکے حضرت نے فرمایا پڑھ قرآن اک جاؤں
بھل گیا قرآن تمامی یاد نہ رہ گیا کوئی
کر کے نجل نکالیا باہر اس احمق نے تائیں
بہت کریندا اگر یہ زاری اے افسوس سائیں
کر و معاف خطا یہ میری لاف نہ مڑ کے ماراں

کبر و گھنڈ علم دا چار پائی پر آوے
حافظ اسیں کلام اللہ دے کہندا کر چپترائی
پیراک حرف زبانوں باہر نہ آیا ہر رہا ہوں
ہر چند سعی کرے نہ آیا واہ و استھری ہوئی
حرف قرآن اک یاد نہ رہیا ناظرہ بھی استائیں
اندر خدمت حاضر ہو یا منت کرے ورائیں
ناظرہ پڑھن لگا ہن مٹکے رحم کیتا سرکاراں

مناقب

(اشعار سنگ)

اک مدار و نامی بندہ پیشہ در بتلا و ن
مرنے صاحب دے گھر آہا یہ مدار و نامی
اک دن وچوں باری دیکھے نالے نظر ڈراوے
خبر ہوئی جد مرنے تائیں کچھ اوہ چند ڈاری
مرنے حکم دتا جو روغن گرم کرا یا جاوے
جے کرا پاک گناہوں موعسی اس آگ جلاوے
ظاہر اتوں ہاں کریندا پر وچوں دل ڈردا
حضرت مشکل بنگی مینوں گل بتائی ساری
اسیں گھلاواں پاس تیرے جو تسبیح اک لیاوے
پھر تسبیح وچہ روغن رکھیں اپنا ہتہ تدا میں
ایسے طرح مدار و کیتا ہتہ نہ جلیا کوئی +
دو جے روز خدمت حضرت آن نذر گذرالی
کے مدار و بلا خطا جو اس نوں ضرر کیائی
دامن پاک گناہوں آہا پھر کی خوف سائیں
جے توں سچا نکل اپنی دیوے پر رکھوا میں
دیوارات جو ٹھنڈا آہا پر سرد الہی

سو دہر دا فوجدار اک آہا قوموں مغل سدا و نا
مرزا اس نگہبانی کردانہ ہووے بدنامی
اندر رحم تکیندا اسدے ایسے خبر ہو جاوے
پر انکار مدار و کیتا قسم اٹھائی بھاری
اسدے اندر ہتہ مدار و اپنا بیشک پاوے
پہجے عاصی ہتہ سڑیگا اوہ منظور کراوے
رات پی آعرض گزارے پیر ولی دے پھر دا
حضرت کہیا وقت صبح اک بندہ نیکو کاری
اوہ تسبیح خود ساڈے والی ہتہ تیرے پکڑاوے
نہ ساڈے ہتہ تیرا آتش نہ پرواہ رکھائیں
بلکہ ہتہ دے وال سڑے نہ رحمت ربدی ہوئی
حضرت پھپھیا کیوس گذریا حال سنا سبحانی
میری اگر خطا کچھ ہندی ہتہ سڑ جاندا سانی
حضرت کہیا نام عقول الافاں مارا تھنا میں
جد رکھی سڑ جاوے فوراً پایاں سخت ایڈا میں
صاحب قوت سیف بانی شک نہ ہووے کائی

مناقب

حضرت دہلی گئے جدوں سی نکات ہم سہرا ہی
 بیچ روپے ہوئی مقرر اس تنخواہ ضروری
 طاق ہو یا دچہ نوکری دادہ اک مصیبت آئی
 اک نظر تھیں ہو سودا کی ہوش جو اس گوانی
 سڑی خبر نہ رہی پگڑی کیتی عشق کمانی
 جہاں کنوں اوہ پتھر سٹھے کھاندا سی ہر داری
 اک دن عرض کریندا حضرت بندہ ہے اک کوئی
 حضرت کبیا روز جمعہ میں اچ پورے فل آداں
 روز جمعہ اس خادم نے سب پتہ نشان بتایا
 گھر اسے جد قدم رکھایا نکاسی ہم سہرا ہی
 اٹھ کر ن تعظیم اس سجھے سودا بے پروا ہی
 مال اسے کیوں گل کرے اسدی جہ کیائی
 عرض کرن منظور اسانوں خفا کران اس زبانی
 عورت کئے تدوں لے نکا پتہ نشان بتائیں
 بن ڈٹھے آرام نہ مینوں بے چینی دل ہوئی
 نکا کے جو روز جمعہ داس جاگہ خود آون
 پس سڑی سب لوکیں سڈے جہاں تعلق سائی
 راہ خدا داساں قبولیا جسٹوں خوش کائی
 میں یواں سب نقدی ہنوں پر میں تائب ہوئی
 ترک کرے دو عالم آکے ہو میرا ہمرا ہی
 پس اوہ عورت حاضر ہوئی حضرت دے دربارے
 دنیا داران دولت لیکے کرے کسب کمانی
 رحم خدا اوپر انہان دے ہویاں بہت عطائیں

دل و چہ خواہش اس نوکری آہی ہونہ مطلب کائی
 جیوں جیوں کار گزار ہی جنگی ملے ترقی پوری
 اک سڑی بازاری اوپر عاشق ہو گیا سی
 مجنوں انکے خبر اس کوئی تن من چیز کیائی
 جد بے دروازے اسدے پتھر بندے سائی
 مڑ مڑ جاے طرف انہان دی ایدی ہوئی خواری
 دین اتے دل میرا کھر داواہ واسٹھری ہوئی
 اپنا اوہ معشوق دکھاوین تادار و فرماواں
 حضرت گھر اس عورت جانے مزہ سخن دآیا
 رخ انور جد ٹھا انہاں کھرے ہوئے سب بھائی
 حضرت کبیا کیوں کچھو حال میرے ہمرا ہی
 اسدا کردار ہر دم خدمت مال صفائی
 ایگل کیکے تر گئے حضرت نکا رہیا اتھائیں
 حضرت صلح کئے کدیں کھیاں جا انہائیں
 پتہ بتا کتھ جاون حضرت ملے اگر میں ٹھوئی
 ہور جگہ نہ ملن حضرت خود تشریف لیاون
 اک اک نوں فرمایا اس نے میں توبہ فرمائی
 مال اتے زرد دولت تھے مریج لواج بھائی
 پھر جو طالب مولی ہووے ان کرے دل جوئی
 دولت مال اتے زرتینا اکثر اتھ لو کائی
 انکا مال لیائی اپنے حال سناے سارے
 بھی اکثر جو چھڈن دنیا اوہ ہون ہمرا ہی
 دولت مال ایشیا کریندے ریدے راہ تداہیں

یاد خداوی خلوت اندراوہ سارے فرماون
 حرص ہو ادازتنگ و لال تقصیر تو بہ نال مصلایا
 سلسلہ اسداوچہ فقیری شروع تدروں ہو جاو
 فیض و حانی پاون استخیں اوہ و امر شد ہوئی

وقتے چھڑ علاقتے دنیا رب راہنی فرماون
 پر دیکھوزن فاحشہ کی کچھ سنوں رب بنایا
 زناں ہزاراں بیعت کر دیاں مزہ سخن آوے
 ہن تک اسدا سلسلہ جاری فیض لہے ہر کوئی

مناقب

اک دن روز چو اغان ہو یا قصد زیارت سائی
 فکر کرن نذرانے خاطر پچھن حال کیائی
 مان بازوں نقد منگاواں خاطر تساں اتھائیں
 میں دریائے سیر کرن نون وانگا ہر گاہی
 دارانان اندر جا پہنچے شہر اندر ملتانے
 چم قدم اوہ عرض کریندا حضرت و دربارے
 اج دی رات اندر نوشہرے میلہ ہوگ چہ اغان
 کیونکہ راج نوشہرے جاو جلدی نال اتھائیں
 حضرت کیا شہر کپڑا ایس جس اندر میں آیا +
 ایہ ملتان شریف بلاون اوہ و اشہر پڑانا
 حضرت کیا کپڑا رستہ طرف نوشہرے جاوے
 راہ اندر کھوہ آیا اگے بیٹھہ طہارت کرے
 چہرہ دیکھ کھڑی ہو جاوے بھلگیا اس پانی
 ہنتہ بنہ عرض کریندی عورت شخص مسافر واری
 دوجے گھرنہ جانا ہرگز میری خواہش ایہائی
 پر حضرت نہ مندی او تھے بلکہ شام جو آئی
 اک عورت نے کیا چون طرف نوشہرے چون
 ایسے تباؤ مینوں کپڑی طرفے جانا
 حضرت پچھن کی اس پنڈو مینوں نام بتانا

گئے نوشہرے حضرت صاحب گھنڈر اس حانی
 کس اگوں گھر چیز نہ کوئی گھڑیاں گل سٹائی
 پس تباؤ جلد منگا و دیر نگا و تباؤ
 حضرت گئے اندر دریا دے لمان سفر سیائی
 اک کلال کریندا سو دا اوپر اک دکا نے
 اس کارول یا حضرت مینوں خوف ہو یا سبار
 پھل کھلے ہر قسم لے بلے بل اندر باغان
 کیوں کر زیارت جا کے دیکھو روختے تائیں
 ایسے سخن تباؤ مینوں پس اس عرض کرایا
 دو روز نوشہرے میں جگہ بھنیں مرضی دس شہانا
 پس اوہ بندہ راہ بتا کے حضرت او دہر جاو
 اک عورت اس جاگہ آئی خاطر پانی سرے
 عصر ہوئی پس حضرت دیکھے طرفے اوس زنائی
 اج مہان اسٹے گھر دا ہو جا اک دہاڑی
 حضرت کیا جے اتھ رہساں میں انکار نہ کوئی
 دوجے پنڈا اندر جاو دیر اگر دے مرد الہی
 بہت فقیر کی اک جاؤں ایسے رستے آون
 کیوں محمد زیارت ہوو مینوں حال بتانا
 کرے عرض چپالہ جموں خاص پہاڑ لگانا

پس اوتھوں نو شہرے حضرت جلدی کر کے آئے | کرن زیارت روضہ آگے واہ و اشان کھائے

مناقب

مرضیٰ اک حکایت کیتی سنو سنو اس جانی
ہندو عابدز اہددا انجسام بتا کیانی
پرین گھر جائے سو نویں خواب آرام کر آئیں
رات پی تا خواب اندر ایہ مینوں حال و کھایا
غوث اعظم بتلایا سارا ہندو عابد والا
عرض کیتی میں حضرت آگے دسو حال کیانی
حضرت کہیا کل بتاواں اصلیت جو آئی
دروہ طیفہ نقل وغیرہ مینوں دسیا ناہیں
اندر خدمت غوث الاعظم مینوں پیش کرایا
جو انجام کریگا اسدا گردن حق تعالیٰ

مناقب

مرضیٰ دوجی کرے حکایت اگردن میر تائیں
پس میں اٹھیا مالش خاطر مالش شروع کرائی
حضرت میرے سینے اوپر پس اونویں سو بخاندے
جس موڈے نون مالش ہوئی اس قدرت مال الہی
ہودا ذکر اوہ موڈا کر وافر ق مبارک نالے
بعد کلام زبانوں جاری ہوئی قدرت پاروں
کی کچھ سنیامیرے کولوں مینوں دس تھائیں
پس فرمایا جو نون سنیاد کرکتے نہ کرنا
میں یہ از چھپا پورا ظاہر کیستاناہیں
ذنا حکم جو موڈے سے ساڈے مالش کروا تھائیں
پچھے پشت مبارک بیکے مالش شروع کرائی
کھتے ہتھوں مالش کروا لطف نیار پاندے
رات گذر دی تیج چھ گھڑیاں سنیاد ذکر الہی
پھر ہر والوں کر الہی جاری سی ہر حالے
توابوں اٹھے حکم ہو یا میں حضرت ددر باروں
عرض کیتی میں سنیاد حضرت ایسے سمجھیا ناہیں
اس نکتے نون ہر نہ کرنا خوف خدا تھیں فرما
حکم ولی دانیا پورا مخفی رکھ سدا میں

منقول

مرضیٰ کولوں ہو حکایت وچہ کتاب لکھائی
اک دن حضرت موضع چند وچہ شریف لیاون
اسدن میں بھی نال ملی دجانوں ساں ہمراہی
چھ سیر آٹا ادھ سیر روغن ادھ سیر کھنڈ تھائیں
پختہ کر کے دل چہ رکھوا سنوں یاد اے بھائی
مانک جٹ آہا اک دوست میں انہاندے جان
مانک حاضر کرے پرانتھے خوب مرغن سائی
بہت لطیف طعام آہا بھی لذت دار ورائیں

نصف طعام گئے کھا حضرت باقی نصف تدبیر
پراس مچوں ہو کر کسے نوں ہر گرو دینا تائیں
عرض کیتی میں اتنی طاقت حضرت کتھوں پائی
سر میرے پر ہنہر کھا کے حضرت نے فرمایا
پس میں کھا داسارا کھانا اپیر جھک نہ جاوے

دینوں بختیا بھی فرمایا سارا بچکے کھائیں
ایہ سب تیری قسمت والا کندا ولی الہی
اکو وقت لو اوں کھا سارا ہمت اسان نہ آئی
کھا جا ایہ سب تیری خاطر حصہ غیر نہ آیا
جوٹھا کھڑا اپنا دینے جھکے تمام جاوے

منقول

مرضی کو لوں ہو رکھایت وچہ کتاب لکھائی
صدق صفاؤں میں بھی اسدن حضرت ہامری
حضرت پچھے کیوں اسجا کہ ہوئی جمع لو کائی
دلا اک برہمن مفسد ڈاکو ہیگا بھارا
شہر نظام آباد اندر تاجا کے کرے لڑائی
حضرت کرو عنایت پوری اوپر حال اسائیں
حضرت کیا دولت خانہ افتخے خاص اسائیں
کیوں عاکراں میں شخصاندر حق تسائیں
عرض کریندیں خود خادم آپ کراں نگہبانی
حضرت کیا رب میرا نہ تینوں اتھہ پنچاڑے
دلا ایہ کل سسکے نادم ہوا کوں بتلاوے
حضرت تینوں کرے روانہ بھی تاکید کرے
سارے لوک تیار ہو جو ہوئے سخت لڑائی
پس میں تدبیر روانہ ہو یا اندر زاہ تمامی
اوس کیانوں کتھے جاویں دس فقیر اسائیں
راہوں موڑ کھڑے اوہ تینوں وچہ کھرج ترائیں
دولت نال لو انکے استھیں ظاہر اس فرمایا
اوس کیا ہے کون اتھائیں جو کوئی اسدے تائیں

ویر کے اک موضع اندر جانے ولی الہی
بسی شخص اک آن زیارت کردا ولی الہی
بسی عرض کریندے اکوں اسدی وجہ یہائی
جمع کریندے لوکان تائیں ایہ مفسدنا کارا
پھراوہ دلا حاضر ہو یا ہتہ بنہ عرض ستائی
فتح ہووے اچ سانوں حضرت ملے ہر میت تائیں
مال اولاد سننے ن بچے ساڈے جان اتھائیں
فتح ہووے گی وچہ لڑائی خاص تسائے تائیں
مال اسباب اتے گھر سارا میں محفوظ کھائی
ساڈے گھر تھیں تینوں اسدے بیشک دور کھاوے
میں چھڑاں اوہ جاگنہا میں سارا شہر لٹاوے
جاگنہا سب یاراں تائیں دشمن اکو اوے
فتح تسادی ہووے کامل مدد رب فرمائی
اسپ اسوار اک ملیا راہ وچہ تینوں مالی نامی
شہر نظام آباد ارادہ دسیا اسدے تائیں
کن لگائیں قیدی اندا خاطر مال ورائیں
بسی نام اک پوربی نوکر گھر تھیں باہر آیا
قیدی لکھے خاطر دولت چھڑاں سنوں تائیں

انے ظالم توں کون ہوویں جو ایسا سخن سنایا
 اوہ اسوار ہو یا شرمندہ نادم ہو تر جاوے
 پس میں تر یا جلدی جلدی گھر اپنے جدا آیا
 ست بندے تیاری کر کے پھر آون سارے
 ایسا جنگ کریندے مومن نال برہمن پازی
 جس اسوار بیوں سی پھر یا مڑا ندر رہے
 تیرا شخص علاوہ استھیں دوزخ جاون مارے
 سخت شکست کفاراں ہوئی بہمن نسیا جاوے
 عرض کرے ہن کرو توجہ فتح ملے میں تائیں

مرضی تیرا قیدی نہیں توں کتھوں بکڑا یا
 توں ہن جاویں جلدی ایتھوں پھر بیسی فریادے
 مرنے تائیں حال حقیقت سارا کھول سنایا
 خاطر جنگ برہمن کا فراسلحہ لاون سارے
 خون و گے پر نالے وانگوں چہیدانے بازی
 اوہو اندر ایس لڑائی پہلے دوزخ جاوے
 بھی پنجاہ کس زخمی ہوئے کافر او گناہے
 حضرت اگے رو رو اپنا حال تمام سناوے
 پر حضرت منظور نہ کینا ہووے رو تدا میں

مناقب

اکدن حضرت گھر چہ آہے دو ہندوسن آئے
 کون کوئی ہو کتھوں آئے اندر اس وریاے
 عرض کرن جٹ وارث نامی توں تنگ کریا
 کرو عنایت جیکر حضرت پاوے اوہ رہائی
 اندر راہ دے بلیا گوں اوہو وارث نامی
 حضرت کہیا تیری طرفے اے وارث ہاں آئے
 عرض کریندیا حضرت ایہ کارنساوی تائیں
 اسنوں چھڈاں نہ میں ہرگز دیاں نہائی تائیں
 تیس بھی اپنا زور لگاؤ کرو رعایت تائیں
 اوہ ہندو یا یوس ہو جاوون اسنگہ چھٹے تائیں
 نال کے دے گل نہ کریو رشوت دینا تائیں
 چوتھے روز خدائے حکموں خوج واس ملے مائی
 تن دن گنیرے رات پئی جدی پئی چور استائیں
 مال اسبابے سب لٹ وارث دی لٹ کھر دے

ادب نیاز سلام کریندے حضرت تڈن کچھائے
 کیوں عنناک پریشیاں ہوئے غم رکھو بسیار
 رائے سنگہ نول اس قید کینا خواہ زور اسان لایا
 حضرت نال توجہ ہوون انہانے ہمراہی
 پچھن لگایا حضرت اج کد ہر قدم گرامی
 راستگہ نوں ہن بخش رہائی حضرت سخن سنائے
 ایسے کم فقیر نہ کر دے جو لائق ایذا میں
 قید اندر میں رکھاں سہوں حضرت تمام صباں
 پس حضرت مڑاؤن ایس کر تکر از تدا میں
 حضرت کہیا گھر جا بیٹھو نال آرام سدا میں
 نہ زرفدیہ عوض کسے نوں نیادرم کدا میں
 انشاء اللہ پاس تہا ہے راستگہ آوے بھائی
 وارث مار یا جانوں انہاں لٹن مال تدا میں
 راستگہ تائیں میں رہائی جاندا طرفے گھر دے

مناقب

بیٹھے آہے نال خوشی دے اندر یاد عقلمائے
حضرت ایسے بزرگ کامل عادت نیک پیاری
پرواہ تارک بیخ نمازاں کدلسی مزدوری
میر بہادر بلیا گوں ہتھ پھڑکے کتڑون
جان کھو جو پڑھاں نمازاں تارک اکوائے
گاہ کیتوئی ناحق ساڈا واہ واسٹھری ہوئی
عرض کریندا بختو حضرت غلطی میں فی الحالے
تساں کنوں کوئی گل نہ بھلی میں ہاں وگہاری
حضرت صاحبے حق اسنوں منع اکوائے
بھی سدا سب گلاں دیاں جو کچھ کراں زبانی

اکدن اندر بیگو والے حضرت وچہ بازار سے
میر بہادر مسجد اندر کرے شکایت جاری
سنت اہل جماعت مذہبی پابندی پوری
حضرت اٹھ دکانون جلد مسجد طرے آون
مسجد چہ کیا کچھ گلاں کیتیاں ساڈے پاسے
پڑھاں نماز شریعت والی ترک کراں کوئی
پرواہ پر سڑے اپنا میر بہادر تالے
استھیں بعد نہ کراں شکایت بھل گیا کواری
میر بہادر پاس اگر کوئی شکوہ آن سناوے
نہ کر گاہ حضور ولی دے ہے اوہ مرد زبانی

مناقب

سوہرے قاضیاں دے گھر رہند اسی اوہ مرد والی
طالب بہت ہو جاوے اسدے سوہرے اندر یارا
شیخ احیا بھتیجا حضرت پھڑوا چال نیاری
دن تے رات کریندا خدمت بھی ہر دم ہمراہی
گذرے ساڈے حضرت پاسوں کس سلام اوہ نہیں
شیخ احیا برادر زادہ اکوائے بولیاں نہیں
دتی اسان آواز نہ بولیوں اس اکوائے فرمایا
رات پئی جد کنوں بھتیجے کچھ لئی اولیائی
لو کو میرے کولوں حضرت کچھ لئی اولیائی
نعمت ہو ز زیادہ دیواں بیشک تیرے تائیں
پر حضرت شب کچھ استھیں نعمت اوس ورائیں

میاں حاجی ورویش اکہ ہلی لوں آبیائی
خود لوں اوہ اویسی کہندا نیک اس دا ورتارا
راہ عرفان سکھاوے سبھناں سونو حکایت ساری
مرشد پھڑے اویسی تائیں اندر صدق صفائی
اکدن مرشد بالکادونویں اندر گلی کدائیں
کرن آواز بھتیجے تائیں حضرت پاک تداہیں
دو جے روز جڈں اوہ ملیا حضرت پھیر کچھ پایا
میں مرشد دے نال ہا تدر و اجواب سائی
شیخ احیا اٹھ فجرے لوکاں اندر کسے دہائی
کے اویسی نہ عم کرتوں نہ پرواہ رکھائیں
پس مرشد اوہ دیوے نعمت شیخ احیا تے تائیں

دن نفس نعمت مرشدیوے شیخ احیاء نے تائیں
 لکن احیاء بی تائیں دیوے پاک صلاصیں
 بی بی کندی حضرت صاحب حد تک آکھے ناپیں
 بی بی صاحب حضرت کو لوں منگے اذن تدا میں
 پر نہ رات پکاؤ دعوت دن نفس کر دتیا ری
 حکم دتا جو شیخ اویسی گھر اندر لے آنا
 کر تعظیم اداب اویسی تائیں پاس بٹھایا
 ہر دو صاحب کھانے کھانا پر گل کھے نہ کوئی
 بھی حضرت نے پنکھا پھریا جھلن اسنے تائیں
 کھلے لوں فارغ ہو کے حضرت نے فرمایا
 جد پیا اوہ لماں تاں پھر سخن کر نیے جاری
 قدر بیاقت تھیں حاجی کرے تدا میں
 دو گھڑیاں جد گلاں کر بیان سجا کہ ہو جاوے
 شیخ احیاءوں حضرت کندے ہو جاوے ہمراہی
 جدوں گئے اوہ گئے اندر حضرت بر چار پائی
 آن نصیر الحق تروں چہ خدمت عرض گزارے
 حاجی کیا جو حال فقیران بچھن بچھوں سارے
 جسے میرا حال بچھندے نہ ظاہر میں کر دیا
 جد احیا گھر آیا اپنے حضرت تروں بچھا لے
 تکیہ جل کے شیخ اویسی کی گلاں سریاں
 پراچیا گیا ہوسن کر دسی گل نہ کوئی
 جدوں نصیر الحق آپ بچھیا کی آگوں سریاں
 شیخ کیا جو حضرت حاجی موہوں ایہ سریاں
 میں دسیا اتوال فقیران ہند ولایت والا
 میری بابت جے کچھ بچھدے سد حال نکوئی

ہر شب استقصی سلب کر نیے حضرت جان سدا میں
 مرشد میرے فی ارج دعوت کھانا خوب بکائیں
 دعوت نہ پکاواں ہرگز بچھاں ارج صلا میں
 حضرت کیا عرج نہ کوئی پس دعوت فرمائیں
 دو بجے روز پکائی دعوت حضرت دو گھر ساری
 جدا وہ آئے گھر کے اندر اٹھیا ولی ربانا
 یعنی اوپر چار پائی کے کھانا پیش لکایا
 حضرت اٹھکے چونکی اوپر بندے شفقت ہوئی
 اوہ کھانے مغروران دانگوں تازہ نان تدا میں
 کرو آرام اس چار پائی پر اسوں لماں پایا
 ہندوئی مرواں اوہ حال بچھن اک داری
 جو معلوم بیان کر نیے حضرت سنن تدا میں
 حضرت کیا دئے جاؤ اٹھ آرام کر اوں
 بستر چک لیجاوے نالے خاطر شیخ اسجائی
 اٹھ آرام کر نیے بچھوں حضرت ولی الہی
 حضرت نال گلاں کی ہو یاں نال نساں ہر داری
 اندر ہند ولایت جہڑے ولی خداوے پیارے
 جو اسرار اسان چہ سینے نہ اس آگے دہروا
 دس سوال جواب کی ہو یا حاجی نال بتا لے
 دہوتا کیوں غبار اس نال گلاں نال پرایاں
 پھر حضرت نے سب کچھ دسیا گل جو میں بچھوئی
 شیخ اویسی حاجی صاحب کی کچھ سخن سنایا
 حضرت حال فقیران آہ میرے کنوں بچھایا
 ایہ حال پوشیدہ اپنا رکھیا سی ہر حال
 منگے حضرت کیا آگوں خوب ہوئی دل جوئی

سارا حال ہو یا میں ظاہر مخفی رہیانا کوئی
احیادی بے سمجھی آہی کہے سبب افراتے
ماشائون ظاہر ہووے ہرگز نہ تک نہیں
حضرت کیا اسد حالوں میں ہے آگاہی
جو کچھ میری طرفوں اوپر مبتدی فیض ہو جاوے
حضرت اوپر ایس سخن تھیں وقت ہوئی طاری
نال اکھاندے قطب نامہ میں خود ڈھکھاسائی
جو کوئی گھر تھیں باہر آوے دولت آپ و دوائے
بہت کیتا نقصان اس اپنا دولت منفت گوانی
طالب سارے گئے سلاموں چھڈن تا بعدری
پس برگشتہ حال اتنے پریشان گھر تر جاوے
دعوائے کرے برابر ہی اولیا نال جو کوئی
لوٹری شیر نال برابر ہووے ہرگز نہیں
ایہو بہتر قدر ماں پر ولیا ندے رکھو ایس

پچھن سن ہی کی حاجت لوڑ اسانوں ہوئی
پر دیکھے جو چشموں دیکھے اوہو دست آوے
جد تک ظاہر نہ فرماون ہو معلوم کدائیں
شیخ کیا جو مرشد میرا کھنڈا نال صفائی
اندر خواب بھی ڈھکھانا نہیں یعنی تسان بتاوے
بھی فرمایا حق کیا اس شیخ تیرے پیاری
پر افسوس اسانوں استخیں افرندوں ہو یا
پر جد تیرا مرشد حاجی گھر تھیں باہر آوے
دو تن روز اندر اس طالب بد اعتقاد ہو یا
دشمن ہوئے محب انہاندے گئی ارادت ساری
یاہر گیا بیچارا احیاء پیش نہ کوئی جاوے
اتش غیرت اوس جلاوے کتے نہ پاوے ڈھوئی
خاصا نال برابر کیونکر ہوون عام کدائیں
امن مان حیاتی اندر رہی شام صبا حیں

منافق

چوراں تھوں ملی شہادت جد میرود تائیں
حضرت کیا پاس اسادے ہرگز آوین تائیں
اوس کیا میں آواں بیشک ہرگز ٹلسان تائیں
حضرت سن کلن آو دی گھر اپنے نون جاون
کہ رضالت تھیں اوہ بھر باشکوہ کسے تائیں
آو سنکے حاضر ہو یا سارا حال سناوے
یا حضرت ہن چہ جو بی کر وہ مقام سدا میں
حضرت کیا گردن میری مار کے اوہ تائیں
خاطر جمع رکھو اے آو جو کوئی مارن آوے

بھائی خان حضرت دی خدمت آیا جان کدائیں
تون میرے تیرے چڑھیا ہے معلوم اسائیں
نال تکیر جاندا او تھوں استکبار و رائیں
دو جی اری اوس دکانے بھائی خان پھر آون
جد تک سخن پیواں اوٹی ہوئی حرام اسائیں
سارا رازہ کر بنیذا ظاہر جو موذی فرماوے
یاہر جو بی و چوں شب نفس قدم رکھانا تائیں
جینا مرنا ہنہ خدا کے ہو رکے دے تائیں
انشاء اللہ اے جاگہ خود اس موت گواوے

وقت صبح کو جرات گئے تاسیر شہر فراوان
نال یقین صداقت او خدمت اندر آیا
اوس کیساتھ تلوار عجیبہ تیزی و چہ برانی
دوے روز صبح نوں حضرت اوس رکافنے آون
خبر لیا یہ شور آوازہ نیڑے سنان کیانی
بھائی خاں دے اوہ بھتیجے مر نیوالے و نوں
حضرت کیامڑ کے جائیں دیکھو وہ زخم کیانی
کہے غلام اوہ موت اڈیکے زخم لگے اس کاری
حضرت کیا او ہو پوئے بوتوں کہیا ز بانوں
اوسے وقت تمامی گھر نے ن مردان مر جانے

اک تلوار غلام قاضی تھیں لیکے پاس کھاون
دیکھو تھلے فرش اساتے حضرت نے فرمایا
دشمن نوں اٹھ کرے کرسی بدلے نافرمانی
شور آواز سنن خود وافر خادم نوں فرماون
عرض غلام کنتی امر کے دیکھتے نسل ہو یا
بھائی خاں خود زخمی ہو یا کیا غلام آونوں
ڈونگھے چوڑے کاری لگے یا کچھ کسے کھائی
زندہ رہنا بہت تعجب جانے رب قہاری
پوری کرے زبان تیری بت حق الامر کھانوں
خاک آلودہ دے سارے کرم انہانوں کھانے

منافق

اک دن روز چراغاں سا دہو حضرت اگے آیا
سب یاراں نون سا دہو کیا دیو کر امت کوئی
ہاں جے پاس کیے ہے کوئی دس کما بھائی
تند ہوا اس جاری کنتی ہوئے روشن ناپیں
ہر اک شخص توجہ کنتی پر اوہ ہندی ناپیں
ہو لاچار تمامی یاراں کہن تدوں دیندارے
ہند ولایت تھیں اوہ آیادت بہت نہ ہوئی
مخفی دولت ہے اس رکھی فیض کس نہ پایا
بعضاں یاراں دیندارے نون انہاں پاس گھلایا
اک فقیر ہوا جیسی منتر نال چسلائی
جیکر جابہ کار نہ ہوئی جاوے و گڑ لو کائی
حافظ کیا تیس دیرے سارے میرے نالوں
کس لگے ہتھکل ساتھ نون درساں خولایا

سارے یار جمع سن ہوئے ہر نوع سخن چلایا
یار تمام کہن اس لایق حالت اسان نہ ہوئی
وچہ ہوا اوہ سا دہو منتر رواں کسے اجائی
اندر اوس ہوا دے دیو اہرگز بلدانا ہیں
بند ہوا نہ ہوئی سب تھیں لیا زور و راہیں
حافظ صغیر کمالیت وچہ کامل ہے ہر کارے
طالبانے مرید اپنا اس پھر یا لے نہ کوئی
یار کہن وچہ کنبل ستا چاہے جلد جگایا
حضرت اٹھ نہ سون ویلا دیندارے فرمایا
دیوار روشن ہون نہ دیوے گو کوشش فرمائی
خلقت ساڈی طرفوں حضرت ہو جاو بدہی
تیس کر و بند تیز ہوا نون اپنے ہتھ کالوں
پیش لگی جڈن خود ساڈی پاس کیے میں آیا

پس وہ حضرت اٹھشتیابی ہندو دول آئے
 اوکا فریتلا اسانوں مطلب تدھ کیائی
 نہیں اوپراوہ ڈگا ہند بندہ ہوا ہو جاوے
 لکھنوال تیں سواری جادو والی سائی
 شیخ پورے آ رہندے مجھے سارے باہر جاوے
 رخصت لے لے جاوے لگے کل فقیر اتھائیں
 حضرت کہیا خون ہندو وا ذمہ کون اٹھائے
 خاک پر اوٹھیں لگا پھڑس نول ہسراہی
 صاحبزادہ فرزند حضرت دا پھر نو شہرے آیا
 ہوش آئی آپریں ڈگا حضرت میرے تائیں
 کرو غلام ہمیشہ اپنا پر حضرت جھڑکایا
 لے موڑی جتھہ مری تیری ساڈیا سون جائے

ویکھ اسنوں خربایا حضرت مطلب آکھ سنائے
 حضرت صاحب اس کافر پر کو نظر اٹھائی
 روشن ہوئے چراغ تمامی فضل خدا فرماوے
 اکدن رہے اتھائیں دو جے روزا وہ مرد الہی
 رخصت کرن فقیر اتھائیں خود تشریف لیاوے
 حضرت پاسوں نال ارادت جاوے لوگ تلبیں
 تک منہ پوچھ ہندو دے تدجاری خون ہو جاوے
 نال اسادھے چہ نو شہرے کرن وانہ بھائی
 اک دواری منہ ہندو دے اس پانی جھڑکایا
 وچہ سلام لیا او بیوں خادم کروا سائیں
 نہ اسد اسلام قبول نہ اس لایق آیا
 مسلمان فقیر اتھے چا مرشد ہو رہتائیں

مناقب

سیدنا نام فقیر آجا جو رہند اسی جنڈیا لے
 ربی نظر عنایت ہوئی خدمت اندر آیا
 رجوع کرنے ل اسدے خلقت ربیدی مہرینی
 اس نے ساری خلقت او تھوں اپنی طرف کھائی
 شخص فلانا آیا ساڈے کل مرید کچاڑے
 جاتوں واپس اسنوں جاکے دیکھ لوپں اکواری
 پس سینے جا ڈٹھا اسول نظر اکوسی پائی
 حال تباہ ہو یا جد اسد اور ہوئی بینائی
 سیداکھے نہ طاقت مینوں پر ای نعمت بھاری
 پس او نال خلوص نیازان حضرت آگے آوے
 آگے نالوں وئی نعمت اللہ ولوں پائی +

یا چھی قوم بلا شک اسدی صلح قسمت نالے
 خاص مرید ہو یا بھی اسنوں اللہ نے ڈیایا
 ہووے فقیر اک اتھے جاندا صاحب جنڈیا کھجانی
 سید اعرض کر سیدا آکے حضرت آگے سائی
 گھر جا کے آرام کریں توں اس حضرت فرماوے
 چہرہ دیکھ اس اپنے گھڑوں جاوے مرو غفاری
 ساری دولت کھی اسدی ایڈ توجہ پائی
 عفو قصور کر اوں خاطر حاضر ہو گیائی
 میرے مرشدوں توفیقان اسجا کہ اکواری
 پس حضرت متوجہ ہوئے بھی شفقت فرماوے
 قدر بلند دتا کہ اسنوں ہنسیا مرد الہی

مناقب

میاں صلح تے حضرت اکرم دونوں سن ہمراہی
 دو تن روز اکتھ دعوت ہوئی جدا جدا سب کھانے
 اکٹھے سن برتن مسی دوجے ہو ریا دے
 چینی روئیں چاندی والے بھی برتن سن آئے
 بخت جمال اہداسی سدھی مدعی پچھانی
 دل وچہ کرے اندیشہ وافر شاہ شریف اٹھائیں
 میں ہاں بہت غریب لیاواں کتھوں کھانے
 گھر تشریف لیاون میرے حضرت اکرم سائیں
 دیکھ اسنوں غمناک اسٹے حضرت نے فرمایا
 بندوبست ہوویگا سارا ہرگز نہ گھبراہیں
 روغن کھنڈا تے کچھ گندم بھیداں بھی سن ریا
 حضرت کیا غم پھرتیوں شاہ شریف کیانی
 جاہن بیٹھ تسی کر کے اسیں تیرے ہمراہی
 ایتھوں تیک جو مرد کنگے آفیر چنابوں
 شاہ شریف لیر جو جے سن فرمان اٹھائیں
 بخت جمال کہے یا حضرت اسدی وجہ کیانی
 حضرت کیا حافظ صاحب نے کوئی گل سنائی
 پھر حضرت گھر اسدے جان شاہ شریف ترائیں
 جو کچھ چیز آہی گھر اسدے کرے حوالے ساری
 کھنڈا تے جو گھی تمامی چیزاں پیش کرایاں
 خرچ کرن ادہ دیکھ مناسب جو کر مرضی ہوئی
 کھاواتے اجاڑوا سنوں فرق کرنا ناہیں
 دو تن روز رہے سب اوتھے ہر چند زور لگایا

جنگی بخت جمال گئے سن اک دن مرد الہی
 طرح طرح دے برتن آہے سارے کم شہانے
 نیچے ویلے قسم عجائب دوجی قسم رکھانے
 شاہ شریف جڑوں ایہ کھاوہ وافر غم کھانے
 دیکھ نہ سکے اسنوں ہرگز بخت جمال ہر آئی
 اتنے برتن کھانے اسنے لکھے پیش انہا میں
 بخت جمال ہے سد میرا بھی بدخواہ دسگانے
 اللہ عزت لکھے میری پاس ال کچھ تاپیں
 پاس اگر کچھ ہووے تیرے تھوڑا بھی سر پایا
 عرض کریندا جو۔ چا دل کچھ تھوڑا پاس میں
 بھی نقدی کچھ پاس اسٹے پر نہ وچہ شماراں
 سینہ دشمن امن چھلن ناخن نہیں ہر گاہی
 ہمت دی تلوار پھرانگے دشمن حق تباہی
 ایڈ لیری ہمت کیتی رتبہ ملے جنتا بوں
 پھر جاندا تر اپنے گھرنوں لیکے اذن انہا میں
 شاہ شریف گیا خوش ہوکے کہڑی گل سنائی
 جسے نال خوشی ہو جاندا اوہ نیرا ہمراہی
 استقبال مناسب کروا بھی اداب انہا میں
 بھی دروازہ کوٹھی کھولیا کھولی کنکٹاری
 بخت جمال ہوراندے قبضے حضرت نے فرمایاں
 درویشاں نوں کیا اس نے عالی ہے کوئی
 ہر شے کھاون نیز گواون سارے شام صبا میں
 ختم ذخیرہ ہو یا ناہیں بسکھاں حسد محسبایا

نال توجہ حضرت صاحب کوٹھی کنک اوچھالے
حضرت جدوں وانہ ہوئے شاہ شریف تداہیں
ایہ سب چیزاں خاص ڈیاں ساں تعلق ناہیں +
حافظا گے عرض کریندے حضرت پاک اسائیں
سب شے اسنے نذر گزارے نال اخلص پیاروں
سوئے چاندی تانبے دے جن جن جمع کرانے

ہر شے دودھی جاوے ہر دم برکت ولی مکالمے
عرض کریندے ایہ سب چیزاں ہرگز میراں ناہیں
ایہ سب نذر تسادھی حضرت اپنے نال لیجائیں
شاہ شریف ہر مخلص دوست کھوٹا ذرہ پیراں
پیرہ بخت جمال اجیا جو پیراں تکب اروں
نال مگر اٹھدے بہند سب شے بند رکھانے

منافق

نال خلوص اسائے حضرت اکدن باہر جانے
وقت صبح پھر رخصت منگی رقبداں پر دے
اج رہو خود ایس مکانے خواہش اسان ایہائی
حضرت اکرم نے فرمایا ایہ گل جنگی ناہیں
شاہ حسین لڑائی خاطر تو جمع فرمائے
حضرت کیا جد تسادھی ہر دم نال اسائیں
حضرت سفر و چہ سائے ناصر کرن حمایت پوری
شاہ اکرم پھر رخصت دتی جاوے رب حوالے
ایہ پھر اندر راہ بیٹھے سائے گھات لگائی
پئے اڈیکن حضرت تائیں پس حضرت آجانے
حضرت کیا جس کم خاطر آئے تیس اتھائیں
عرض کریندے سائے اندر حضرت طاقت ناہیں
ونگی نظر تسان دل باواں طاقت اسان کیائی
چور گئے پھر گھر توں نام ہو کے نال خواری
پر جد ہو یا یوس گئے اوہ ملدے اسنے تائیں
کس نکا کی کر کے آئے کر تفصیل سنانا
جان اسادی باری تو نے ایہ پر رب چپائی

وچہ شریف نوشہرے حضرت قدم رنجہ فرمانے
حضرت اکرم حضرت آگے پر ایہ خواہش کرے
حضرت کندے رخصت کرے عذر نہ میرا کائی
اتنی جلدی لور نہ کوئی رخصت دیواں ناہیں
اج اتھائیں ہو مناسب نظر اسانوں آئے
ہر اک جاگہ ناصر حامی سائے شام صبا جس
پھر کی لور تباؤ میری خادم اسیں ضروری
خیر سلامت گھر پہنچو جد خبر دیو ہر حالے
تیغ کمان ہتھیار لگانے جنگل وچہ اخفائی
ایہ پرتہ بند خدمت اندر اوہ سلام کرانے
جٹری کار سپرد تسادھے کرے اوہ کیوں ناہیں
اس کم اندر حرج اسادا بھی وافر ایڈائیں
پس حضرت اٹھ ہوئے روانہ اوہ رہندے سجائی
شاہ حسین کھڑا وچہ راہ دے غازی دن بھاری
جان گیا اوہ کار نہ ہوئی ملی مراد اج ناہیں
کس لگے وچہ غصے بھر کے تیرا قدر شہانا
شیر گئے توں پایا سانوں کی تیری دانائی

چاروں طرف اسان خود ڈٹھا لشکر نظریں آئے
سانوں تال انہاں کی طاقت کر کے خوب لڑائی
اپنی جگہ کھڑے ساں سارے ہتہ بہتہ جان بچائی
تال خیریت گھرنوں جانے حضرت ولی بانی
دنیا ساری پھر تلواراں وار اگر فرماے

تیر تفنگ اتنے تلواراں ہتہ اندر پکڑاے
اپنی جان عزیز بچائی واہ تیری دانائی
شاہ حسین ہو یا شرمندہ پیش نہ جاوے کوئی
دشمنان تھیں محفوظ رکھیا حضرت رب جہانی
حکم خدا بن ال نہ کٹن حکم قرآن بتاے

مناقب

لاوی کرن روایت اک دن گنج بخش لاہوری
بعد حضور بھلا ہو کہ انا نوب خاص ضروری
اک اوہ جس دیاں موڈیاں اوپر ہوگ نشانی گائی
اک دوگر سلطان اتے اک شاہ شریف پچھانوں
چوتھا حضرت رحمتہ اللہ شاہ بیگو والیہ جانی
ہر اک شخص انہانے چوں خواہش رکھدا سائی
ایسے تین بزرگ جہانوں جانے طرف الہی
ہر دو موڈیاں اندر اسدے دو نشان پچھانی
جو نعمت اس حاصل ہوئی ضلع نہ فرمائی
سینے وچہ اسرار نہانی اس مخفی رکھواے
اس خاطر جو یاہ تمامی گلاں رہندے کر دے
پچھوں ایساں گلاں کر دے رو برو کر دے پس

پاس انہانے یار کر سیدے یعنی عرض ضروری
فرمایا چونہ وچوں ہوئے نائب اک ضروری
دو ہلالاں والا نقشہ ہووے گا ہر گاہی
شاہ فرید لاہور جو رہندے موتی بحر عرفانوں
انہاں چوں اک خلیفہ پچارے مرد در بانی
بنے خلیفہ گنج بخش دا صاحب نیک کمائی
رحمتہ اللہ شاہ باقی رہندے صاحب نیک صفائی
مثل ہلال ہویدا ہے کامل ہوئی نشانی
کمی بیشی نہ کیتی اس وچہ واہ و امر والی
اوس شمع تھیں نور ہویدا نہ حضرت فرماے
حافظ نول کل نعمت بخشی سینہ اسدا بھرد
اس خاطر محروم رہے واہ فیض اٹھاون ناپس

مناقب

اک دن حضرت کار کے نوں رستے اندر جانے
وچہ قلوب اسدا رہے باراں ایہ گل نہسانی
پس بہتر زماناں سا جو گلاں مندر ماون
طرف درخت اک نظر کیتی جو اوپر اوش پچھانی

پنڈ کے نوں جانا آنا ایہ قیاس کر اندے
پچھوں کر دے ایہ پڑھا ہر نہ کرے رحمانی
سچیاں میں یا جھوٹھ انہاں وچہ پس لازم زماناں
بہت جناور بیٹھے آہے ڈٹھے ولی ربانی

چوہیاں لیں فرمایا حضرت تال توجہ پوری
 سب چوہیاں جھڑھلے پیاں زندہ ہی نہ کوئی
 اکھو زندہ ہو کے سارے اڈ درختے جانا
 حضرت جاتا نعمت ساری ہوئی پاس سائیس
 پر اک روز ساڈی قسمت دا اظہار کریا
 بے موقعہ اوہ گلاں کر واپس حضرت اس پاروں
 ورنہ ہندوستان تمامی ہو یا انہاں حوالے
 اندر ایس ملکے جنہاں کیتی تابعداری
 مجل شان بیان انہاں اندا کرنا لازم آیا
 روز عطار د پدھ آیا جو حضرت ایس جہانوں
 گھر گھر تا تم سوگ آیا جو گزرے شاہ جہانی
 بیگو والے وچہ انہاں د امر قد لوک بناون
 اصل اندر نہ مرے سارے جو جو مرد الہی

صفت قہاری غالب ہوئی مر پواتھ ضروری
 صفت رحیمی ہر کیتی پھر کرے دل جوئی
 پس اوہ سب جناور اٹے ہو یا حکم ربانا
 مخفی رکھن سینے اندر ظاہر کر سیدے ناپس
 جیون شاہ تخصیص گلاں کیتیاں جیون اگے لکھویا
 چند کس اندر بیعت لیاون نعمت بخش پیاروں
 باہر نہ رہند بیعت لولوں جو زندہ فی الحالے
 کرن غلامی حضرت اگے بھی فرماں برداری
 شاہ صاحب نفل حکم وصال اللہ جڈ گھلایا
 رخت کرامت بدھا حضرت حکم جیویں جمانوں
 ایس مکان فناہے وچوں جانے مر و بانی
 خلقت اکثر کرن یارت دوروں دوروں
 نقل مکان بلا شک کرے موت نہ انہاں کالی

مناقب

اکدن حضرت بی بی انی وقت نکالاں آئی
 کی دیکھے جو حضرت صاحب پہن لباس نورانی
 بیٹھا دیکھ ولی نوں بی بی بیبت اندر آئی
 سوم شوال مہینے اوپر مرقد پاک انہاں
 دین اندر اوہ سوچ روشن اس خاطر فرمایا
 شاہ صابراک لڑکا آنا چھوٹی عمرے مویا
 ہر دو چشم چراغ ولی دے رحمت ربی طاری

لین چراغ مزار اتوں اوہ حضرت بی بی مائی
 نال اسے وج جسم مقدس اوپر قبر بچپانی
 لڑہ بدن پیاتا واپس گھر شریف لیائی
 روشن کرن چراغ بلا شک ایہ معتاد سائیس
 اوہ نور شیدہ دین آما حق اس تاریخ ستایا
 شاہ صاحب بھی وچہ جیاتی مویا جنت ڈھویا
 وچہ دربار رحمت دے شامل ہون مرد غفاری

صاحب شاہ یونہی نہ صاحب جزادہ سی

ذکر مناقب کرن انہاں مجل حال سبحانی

علم نبی عالم آہ صابر شاہ ربانی

صاحب حکم آیات نبی اوہ کامل رحمانی

ضامن روزِ حشر دا ہو یا حق و چہ تا بعد ازاں
راحت جان آہا بیماراں خستہ دلی گواہے
وچہ میدانِ عشق دے حملہ اس حضرت فرمایا
رات اندھیری ہجرت والی دی اوہ صبح نورانی
سوج وانگہ خشاں آہی اُس دی ات نورانی
لازم اسان جو پیراں تھلے سر اپنا رکھو ایں
وچہ درگاہ انہا دے حاضر ہونا فرض سائیں
قد مومسی اشوق ہمیشہ اندر قلب سما دے
کرم فضل تھیں جیکر حضرت شرف زیارت پاواں

ساتی جامِ قرب درگاہ دا وچہ ٹولے برابر اں
گھرتا ریک لانا دا دیوار روشن رب کر دے
دوہاں جہانناں دا سز نامہ اندر عشق ہر پایا
راہ خدا بھلاون الیاں دی اوہ شام کچھ پانی
اندر صادق لوکاں آہا صادق مردربانی
خدمت وچہ دوام انہا دے اپنی کمر چھکائیں
حاجت روا ہے ات انہا ندی و زقیامت سائیں
ایہو شوق زیارت سانوں پس بچیں رکھاوے
پس مقصود جو دل آہیو حاصل کل کراواں

منافق

حضرت صابر قرب خدا تھیں اچی منزل پائی
علم عمل و چہ ثانی اسدا ہو رنہ دو حیا کوئی
رات دے وچہ یاد خدا دے رہندا مرد الہی
اک دن مسجد اندر پہلے کر دایا د الہی
جس نفس دا شغل آہا جو نال توجہ پوری
حال مفصل عرض کریندا کر دل تھیں آرزوئی
وکیھا حضرت حال اجیا نغش اک نظریں آئی
حضرت کیا سد و جلدی آون اتھ قوالی
تدں قوال حکم ولی آپہ بھتے سارے
تا پانی مڑجاری ہووے نہر اندر اکواری
مخفی راز کنوں ناواقف ہن لوکین سارے
چنگ باب اتھے دف بریط کی ہو ترانہ سائیں
اک دن ات گزریا ایویں موہے پئی قوالی
جینش ہوئی اندر اس مرے سو دا بے پڑی

پہلیاں اندر سابق ہو یا فتح بازی فرمائی
وچہ میدان سعادت استوں حال سبقت ہوئی
عرص ہو ادنیا وی دی امید تمام گوائی
پاس آہا اُس دے کوئی اندر اس تنہائی
شخص اک آیا خدمت اندر خاطر غرض ضروری
طرف مکان اس جانے حضرت نال توجہ پوری
وچہ دروازے رکھی ہوئی سو دا بے پردہ ای
نال آواز سیریلی غزلاں آکھن نیک سوالی
چنگ باب و جاوے آکے پون لطف نیارے
کرن تعجب ہن لوکین ناواقف اسراری
کھن لگے جو او پر مرے گیت سناوے کھارے
وکیھ تعجب کرے وافر ایسپر سمجھن تاہیں
رحمت دا دیکھلیا آخر ہو یا لطف کمالی
اٹھ بیٹھا اوہ مردہ آخر برکت ولی الہی

منع کرنیے حضرت مٹ کے کار نہ ایسی کرنا

ایسا شغل نہ ہووے مٹ کے خوف خدمت میں ڈرنا

مناقب

اک دن پنڈ کے تھیں گذرے حضرت سن اگوری
اس خاطر اس کھانا پکا رنگ برنگ تدا میں
کہن مسافر لوکان میں ساڈی خواہش ایہائی
خوشی سانوں ہووے وافر دم رنجہ فرماؤ
ایسے طرح اسٹے حضرت جدس طرفوں جاؤن
گو حضرت انکاری آپے پراوہ چھڈن زاپیں
گھر جا کے فرمایا حضرت اول اسان کھلانا
پس گھر والے نال ادبے حضرت نون بھلاؤن
حضرت کھانا کھانندے سارا گوشت سوٹی ساری
ہو حیران کھڑے سب ہن کی کریمے کاراں
حضرت صاحب نے فرمایا لوک بلاؤ سارے
اوپر کھانے حضرت صاحب بل اپنا پایا
بھر کے پیٹ لوہ کھاؤن سارے کسٹھ چھڈی کوئی
جد سبے رچ رچ ہٹدے پکھا رہیا نہ کوئی
پہلے جتنا کھانا آگھٹ و دھ ہو یا ناہن
سب لوکیں آداب نیازوں برقیال پڑ پڑے

شخص کسے نے کار خوشی ہی کیتی اوس دھاڑی
کھانے خاطر پھڑ کے لیاؤن ہراہ گذر تاپیں
ساڈے گھر چل کھانا کھاؤ برکت ولی الہی
اسیں غریب اسٹے گھر تھیں جیکہ کھانا کھاؤ
لوک نہانوں عرض کریندے تاکھانا جا کھاؤ
آخر خوش ہو جاؤن گھرنوں حضرت نال انہا میں
سب لوکان تھیں پہلے پھولوں کھاؤن لوکیں کھانا
نال خوشی دے رنگ برنگی کھانے پیش نکاؤن
ختم ہو جاوے سارا کھانا کرن تعجب بھاری
پر تھوڑا سی کھانا باقی پر نہ وچہ شماراں
پڑھ بسم اللہ کھاؤن بیکے سنیو سخن ہمارے
میل اتے سب دے بندے آن تماشا لایا
دو-دو-تین تین ہاری یون اہ و اسیری ہوئی
کنبل حکن حضرت صاحب بہت حیرانی ہوئی
شکر سپاس حضور خدائے کرے لوک تدا میں
نال خلوص صداقت دل بے خوب غلامی کرے

مناقب

کرے ذکر جو اگوری جد حضرت وچہ جوانی
اندر بیت لیاے خلقت حضرت باجہ شماروں
اوہ سب لوکیں واپس خدمت وچہ انہا میں
کون کوئی ایس اسانوں سانجھی سخن سناوے

پنڈ کے چند روزہ جا کے کہ بندے ولی ربانی
پھر جد مٹ کے گھرنوں آؤن حضرت نال سپاویں
رانجھی آہا حرم مقدس چھن ولی تدا میں
ایہ لولہ فقرا جو خدمت اندر حاضر آوے

حضرت کچھے کون جگہ تھیں آئے بہتے سارے
 اٹھ حضرت تشریف لیاے بیعت اسان فرمائی
 رسوا کرو اسانوں گویا لائق ایگل ناہیں
 خلقت ہی سوائی کرنا نہ مقصود اسائیں
 گھر لجاؤن چک انہانتوں قدرت دیکھ الہی
 کھول اکھال فرمایا رونافیدہ دیوئے ناہیں
 انہاں گلان چہ فایده ناہیں بلکہ ضرورائیں
 راہبر ہے گمراہاں مسند ربی مہربانی
 دوجی ہو رکتا بنے جے لکھان مناقب سارے
 سودہرہ چہ انہاندا مرقد رحمت دی از رانی

عرض کریدے جگہ فلانی مسکن اسان سارے
 حضرت کیا بیعت اسان کیتی ہرگز سائی
 دوجی وار اتھائیں ہنا خوب نہ ساڈے تائیں
 سخت آزار اک پیدا ہویا لے وقت انہائیں
 سرتے آن کھلوتی اونویں فوراً حضرت مائی
 حضرت سن کے ایہ سب گلان کتیا حکم تداہیں
 مرتضیٰ سی فرزند انہاندا صاحب شان عطاہیں
 لکھان مناقب سارے جیکر ختم نہ ہوون جانی
 لکھے مناقب گویا کوو چوں اک ہزار سے
 جگہ مبارک برکت والی اوہ مرقد نورانی

مرتضیٰ نامی شاہ صاحب دایرہ فرزند بگانی

نظام آباد انہاندا مسکن خوب بگانی

لے دل خواہش ہر دم ایہا رہو غلام سدائیں
 سرمہ خاک انہاندا پیراں الی لابنائیں
 اسدے دردی خاک او پرتوں ہر دم کھ پچانی
 وچہ محراب اپنے ابرو دے توں سجد فرمائیں
 صدق صفادے رستے جیکر کھیں قدم سدائیں
 جان غریب نواز بلا شک ہے دربار انہائیں
 اشرف خاک انہاندا پیروں جے سرمہ فرماو

او پر در شاہ مرتضیٰ والے خادم وار تباہیں
 نورالاہوں لدریاں کھال پس روشن فرمائیں
 سوچ وانگوں چمکے چہرہ منہ ہوئے نورانی
 براہ خدا دابقبلہ کعبہ کھلائے تیں تباہیں
 شاہد غیبی ارج وکھیں پاویں لطف عطاہیں
 حق الامر سنایا تینوں جھوٹھ ایدو چہ ناہیں
 بدن اہداز سونا ہوئے جے اکیر ایہ پاو

مناقب

نور قمریے انگ پچانی اسدی ذات نورانی
 مجمع اوہ فیوض الہی اس چہ شک نہ کوئی
 جان کلید کتابش غرضان پاک بان انہائیں
 علم علم تے فخر سخاوت کامل وچہ انہائیں

چودہویں دا چند جیویں چمکے وچہ پوری تباہانی
 اوپر عرش کمند انہاندا ہی راہ وار حمت ہوئی
 ہوئی کلام سبج دلانندی خاص عواناں تباہیں
 دوہیں جہانیں مثل انہاندا بیستی تداہیں

جامِ قدم اس مخفی کیست تانال نظرِ جمالی
 دن تے رات خدادے کرس فرصت پچھانی
 ہندا ہے بلا شک لو کو خلقت ہے دوالے
 نال خوشی آمطلب پاؤن طاقف ہون ازاں
 غم دنیا نہ دیکھن ائم اندر خوش آبادی
 مشعل تاب لیاوے کیونکر باسورج نورانی
 ایسا مرشد ایسا رہبر ہوئی پشت پناہی
 خاک پیراندی جان تیری نول مشعل نور صفائی
 خاک انہاندے پیراندی میں سر ہووے سوئی
 دوہاں جہانان اغم جاوے ہون دور ایزدائیں

چنگے خلق سمندر بخشش ماہر سخن نہسانی
 غیر خدا تھیں ل پڑ مردہ آلام درد بانی
 سال اندر دو وار چراغاں اندر بیگو والے
 ہر اک طرفوں خام آون خاطر ادب نیازاں
 خضری عمر انہاندی ہووے ہے ہمیشہ شادی
 وصف انہاندے لکھتے جاوون حمت می زانی
 اشرف شکر بجا لیاوین نعمت وافر پائی
 دوہاں جہانان اندر تینوں غم بتلا کیائی
 اے ساتی دے جام سنہری فکر ہے نہ کوئی
 حضرت مرقی دے پیرانچ اشرف سر کھواییں

حضرت شاہ ضیاء اللہ دی جو میرے مراد الہی

دوہاں جہانان اندر اشرف تابدین شہ پیری

شاہ ضیاء اللہ داتا تاج ہو سی نال صفائی
 اک نظر تھیں کرے رہائی وچہ درگاہ الہی
 ہر کوئی مست شراب نوشہ تھیں عالم چہ ضروری
 تابش سورج کولوں سنوں خوف نہ بھی تھیں
 سگ رہانی والارتبہ حال ہواک دالے

جن بندے نول حال ہوئی معقل تے دانالی
 جن کشفقت شاہ صاحب ہی سد حال الہائی
 اسے ساغر لطف کنوں عسبالم نول مخموری
 چہ سایہ نوشہ والا اندر روز جزائیں
 اشرف نول امید ہو جو وچہ اسے دربارے

منافق

خودی تکبر والے بازو دور کریں اس کاری
 حاجت روا ہووے تا تیری نالے کم سو کھالا
 یاد خدا تھیں بد بیضا اول چہ صلیب ہوئی
 شرع اندر ممتاز اجہا مثل اہے نہ جانی
 ذات خدا تھیں اولنگائی چھڈی دنیا فانی
 اوپر دار چرٹ لایا جاوے خوب سبب ملن دے

بلبل سخن رخت زبان می کھول زبان کواری
 کھول دیوں دروازہ مدحت میے مرشد والا
 مطلع شمس انوار غیبی جان ضیاء اللہ
 فقر و رع تے علم علم وچہ اسد کوئی نہ ثانی
 وچہ دریائے عشق الہی اودہ تیر اک پچھانی
 نہ منصور وانگول کم ظرفی خاطر اک سخن دے

عشق ازل تھیں بھر بھرتے اُسے لال پیالے
 بتے سال بے وچہ ہلی صاحب شان نیلے
 نظر عطاؤں حضرت جنہاں اللہ تیک پہنچایا
 ویلی وچہ تسلی ایپر حضرت دی نہ ہوئی
 بانی سال تلاش اندراوہ ہندے سن بگاہی
 اندر بیگو والا آسے میسے کر پیر گرامی
 قدم رکھیا راہ عرفانی واہ و امرور بانی
 غیر خدا تھیں موڑ یاد لوں دیکھن حق دتائیں
 پنڈ سدا سن وطن مبارک واہ و انور الہی
 آخر چکیا دانہ پانی جا کے اندر آون
 مدت تیک رہے اسجاگہ رب دی مہربانی
 گوشے دکھن مغرب ہو یاد فن پاک اُنہائیں
 صدق صفاؤں جو کوئی بندہ طرف اُنہاندے جاو
 لطف کرم تھیں مطلب اُسدا پس فوراً ہو جاو
 پنج فرزند اُنہاندے کامل اندر عشق الہی
 اک فرزند نہ بلیا کہہ رہے کم خد افرامے
 ایپر تن فرزند لگانے مانن پیسے جوانی
 عمر خردی پاون شالا غم و کھین نہ کوئی

پراک ساہ نہ باہر آنداجیوں منصور خیالے
 بہتے باطن صاف اجیسے جواز ماون ہا کے
 صافی صوفی مرداں او پر شاہ صاحب سایا
 آخر وطن پنجاب اندر آجاون حضرت سوئی
 آخر اختر طالع ساڈا کرے طلوع ایسے بھائی
 اک نظر کے اندر عقدہ کرے حل تمامی
 درجہ خاص فناہ ا حاصل کیتا فرد حقانی
 چشم یقینوں دیکھن اللہ پردہ رنگیا ناپیں
 کچھ مدت اسجاگہ رہے ربی پشت پناہی
 سیالکوٹوں دل دکھن جلے دوفرنگ تیاون
 مرقد پاک مزار اُنہاندے ایسے جگہ پچھانی
 زائر لوکاں ماوہ قبلہ شک ایسے چرناہیں
 مطلب حاجت خاطر حاضر جو کوئی اتھ آوے
 حاجت منداں ہی کوئی حاجت نہ اٹگی رہ جاوے
 اک فرزند حیاتی اندر پیتیا جام فسانی
 دنیا و چہ حیاتی والا نہ کوئی ثمرہ کھاوے
 سیر کریندے عاشق ربیے اندر راہ عرفانی
 شکر خدایں خادم بردہ رحمت ربی ہوئی

مناقب

خاک اُنہاندے جوڑے والی گویا فیض روحانی
 روح مبارک جُدا ہو یا جد تن خاکی رہ جاوے
 سال وفات اُنہاندے مینوں ہاتھ غیب سناوے
 اے ساتھی بھر جام شرابوں مینوں نوش کر ایسے
 عرض کران رہا اُنہاندے نال خلوص صفائی

ایسے خاک اندر رب رکھے میں چاکر درباری
 حلہ کفن بہشتوں آیا فضل خدا فرماوے
 اوہ دریائے فیض من اللہ شرف سے ہنٹے آوے
 نال صفائی صدق خاوصوں حلق اندر الطائیں
 ہر اک حاجت دل اپنے دی تاہو پوری بھائی

بین سنی پر اپنے دی ایہ مناجات سنا میں

تاجا فرعون پوری حمت نال سدا میں

مناجات مؤلف

میاں صاحب آو کھو میری حالت زار کدیں
ذات تیری بن دو جا کوئی لایق پشت پناہی
روزِ حشر جو بعت نشر و اخطرہ اسان کیائی
جس اٹھاں میں قبریں حضرت کران زیارت بھی
کرم فضل تھیں بنوں حضرت در تھیں دی پناہی
غیراں دا محتاج نہ کرنا لطف کمال پیار و
وانگوں مورندامت وافر بنوں حضرت پوری
کھول دیو در رزق اسان بگر کے کرم ضروری
خواہ اشرفی عاصی حضرت ایپر ج رکھانا

کار میری سر انجام کروا کر کے لطف و راہیں
یا حضرت چہ وہاں جہانناں آوے نظر نہ کائی
میرے عیبیں بخشاؤ کر کر شیت پناہی
نال جمال کمال ہو جائے مینوں پوری سیری
میں کتا در گاہ تیری دا دیکھ نشان اسلیں
یا حضرت میں خادم شاہی سندلی سرکاروں
بخش گناہ میں لطف کرم تھیں مدد و ضروری
توں عنخوار نہ دو جا کوئی آس کرو میں پوری
اپنا شوق زیارت والا ہر دم اسان و دانا

بیت مؤلف

وطن قدیم اساڈا پانڈو کا جد قدیم اٹھاپیں
منچرو چہ اساڈی قسمت تربیت فرمائی
دردائے غم نہ کوئی ڈٹھاپیں اندر اس جائے
پر جد و اخزاں دی جھلی نال قضا الہی
سی سرار غلام محمد دنیا چھڈ سداوے
درخشش حق کھولے اس پرواہ واہ مرالی
شکر خدا ایہ نسخہ عالی آخرتیک پہنچایا
ایہ طغراء ہے دینی بیشک ہا توف غیب سنایا
یا خدا انجام پلاویں اے ساقی میں تائیں

پیو دا در تھیں دس دے اوتھے آہے اسیں سدا میں
اٹھ قبائندوہ غماں دی ٹکڑے کر دکھلائی
بلبل و انگ رہیا خوش دم اللہ فضل کماے
خوشبوئی دے ورق تمامی اڈن چہ ہوائی
محل چک بہشتیں جاوے فضل خدا فرماوے
شاہ جیلانی دے دروازے دا وہ خادم سانی
سر بنجیہ اس دامن تیکر اللہ نے پہنچایا
پس طغراءے تاریخ مبارک اشرف خوب سنایا
تائیں راہ شریعت اوپر رکھان قدم سدا میں

اشرف سر تھیں تہ کے حاضر ہو دیگا ہر حال
وچہ دروازے پر جہانندی درگاہ وڈی عالی

شرح شجرہ عالیہ حضرت اقا دریہ شاہیہ رضوان اللہ علیہم اجمعین از

کنز الرحمۃ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

رب دا ایہ اسم ذاتی	ورد کہاں دینہ راتی	اکم غافل نہ تھیواں	رہاں نہت چنار دا
نبی احمد پاک نوری	رب دا ہر دم حضوری	ہو یا سوار براق آتے	شب معراج سدنا ردا
نبی کے اوہ یار چائے	چن کے جیوں پاس تار	شرع او پر رہن قائم	نور شمع انوار دا
سر پسر ذات الہی	سلسلہ رحمان شاہی	میرت الرحمان دے	نور پروردگار دا
حضرت نوشاہ حاجی	غیر سے بے احتیاجی	معرفت دا بحر ڈونگھا	باہوں پھڑکتا ردا
حضرت شاہ سلیمان	غنیچہ گلزار ایسان	راہ بسراہ الہی	واقف کے اسراہ دا
حضرت معروف سچا	دور کیتا کفر کچا	ہو رہیا مشہوجاگیں	نام بزرگ وار دا
حضرت شاہ مبارک	ماسوئے اللہ کا تے تارک	جانشین لی مع اللہ	دیکھ رہے تباہ دا
شاہ محمد غوث دولا	عشق دا گلزار پھولا	لطف کے آسان کرائے	کار جو دشوار دا
سیدس الدین جانوں	جان دل سے صدق انوں	فضل سے پیرا تارے	پارہیں بدکار دا
حضرت شاہ میر میراں	عاجزاں دہراں میراں	حل کرسی مشکلاں سب	کار جو دشوار دا
ورد ہے سید علی کا	خطبہ ناد علی کا	لافتا کا یا خاصہ	حائے سرکار دا
سید مسعود غازی	عشق دی لی جت بازی	مردی جس نظر دیکھے	پھر نہیں اوہ ہار دا
سید احمد ولی ظاہر	ذات جسدی پاک ظاہر	برس دہر دم تجھے	چاند جیوں چمکار دا
سید صوفی کی صفائی	میل عصیاں کی گوانی	زنگ غفلت کل لائیں	صیقل کر اتار دا
بونصر جد نظر کرسی	عید اجد چند چڑھسی	رہنے نہیں غمی کائی	ہوگ کرم ستار دا
سلسلہ عبدالوہابی	مدحہت سے شرابی	مست بادہ جام عرفاں	ساقی ہے سرشار دا
غوث اعظم پیر پیراں	حائے شاہ و فقیراں	نائب خاص محمد	قطب کوٹ چہار دا

دار و ہر ہمیار دا	طائر سدرہ معانی	باوہ وحدت ساقی	بوسعید ہے اشتیاقی
رنگ جیوں گلزار دا	کھڑے گلشن آرزو کا	درد و غم ہو دور جاوے	حضرت بلو الحسن آوے
پردہ اغیار دا	دور کیتا ذات حق میں	قرب او اذنی سے والا	بو الفضل کا رتبہ بالا
رشتہ زنا ردا	خادمان کے دل سے توڑ	آس و لکی سب پہنچائی	بو الفرج کر رہنمائی
شوق ہے بیدار دا	آرزو کچھ ہو رہا نہیں	کم سارے ہون جاری	شیخ شبلی کرے کاری
کار نہو بیکار دا	جو کہے کھکھ سے زبانی	ایزدی و قرب لایق	حضرت جنید فایق
ذرہ ناہ تھڑ مار دا	حق آتے سے ثابت	ماسوی اللہ توں نیارا	سری سقطی پیر بھارا
زخم لا تلوار دا	بیخ دشمن کی گوائے	دور کرے آفات چرخ	حضرت معروف کرخی
نور سرجن مار دا	دیکھ سہوں نظر آوے	پاک جسدی بے کمائی	حضرت داؤد طائی
کر کے صیقل رنگار دا	کرے دلدا صاف شیشہ	عشق دے تنج مگر می	کرے کرم حبیب عجمی
کار جو دشوار دا	لطف تھیں آساں کسبگا	کار ہے مجھ کو مدامی	حسن بصری کی غلامی
حیدر کرار دا	جان و لیسے میں ہاں بڑہ	دشمنان سے نہیں ڈرنا	مرضی دے پاؤں کھڑنا
دہرو اس او گنہار دا	حضرت ختم النسبی	زیر کیتا نفس کتے	مہر ہوئے عاجز آتے
کھڑا نیت پوکار دا	بندہ درگاہ اشرف	عیب سب میر چھپاؤ	جام کو شر کا پلاؤ

کرسی نامہ جدی

حضرت شیخ غلام مرضی بن محمد صابر بن حضرت غریب نواز رحمۃ اللہ شاہ بن حافظ
 حبیب اللہ بن شیخ محمد حسن بن حاجی احمد بن جلال بن شیخ ایوب بن شیخ سعد اللہ بن ہجم
 بن ہو با بن کلو اس بن دلابن کوح بن کانجن بن ذبیرہ بن رانا سدرہ بن محمد بن سندر
 بن زادم بن اکرام بن کلاب بن عبدالعزیز بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد المناف فقط
 یہاں تک اصل کتاب کنز الرحمۃ منظوم فارسی مولفہ حضرت شیخ محمد اشرف صاحب
 ساکن پاٹوکا مرحوم کا ترجمہ منظوم پنجابی مع شجرہ خاندان عالیہ قادریہ نوشاہیہ و کرسی نامہ جدی
 شیخ غلام مرضی صاحب مرحوم ختم ہوا

چونکہ منترجم اس کا خاکپائے بزرگان سلسلہ قادریہ فقیر محمد حبیب اللہ عفی عنہ
 مذہباً حنفی و مشرباً قادری ہے۔ جو اس کتاب سے نسبت معنوی و ظاہری رکھتا ہے۔

معنوی اس لئے کہ بزرگان مندرجہ کتاب ہذا کا سلسلہ حضرت محبوب سبحانی قطب بانی شیخ عبدالقادر
جیلانی رضی اللہ عنہ سے جا ملتا ہے۔ اور مترجم کا بھی یہی سلسلہ ہے۔ پھر ظاہری تعلق اس
کتاب سے یہ ہے۔ کہ اس نے اس کو فارسی زبان سے سلیس پنجابی میں منظوم کیا ہے۔ اس لئے
ضروری ہوا کہ وہ بھی اپنے سلسلہ خاندان قادریہ کا شجرہ اس جگہ نقل کرنے تاکہ پڑھنے والے کو
انکی یاد سے رحمت الہیہ سے حصہ ملے۔ اور اس خاکسار کو بھی عاتیر سے یاد دہا کر باجوڑ ہوں۔ وھو ہذا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

بشنوا ز من شجرہ اہل تقا بہرہ ور شد از جناب احمد بدال شد شہابِ یلت دنیا و دین نور یاب از حضرت عبدالکریم شاہ گھٹن مست طاہر بندگی عاشقانِ خاصگانِ و الجلال نشہ گداز من و س الدین کلاں اور شرف الدین گشتہ بہرہ یاب پیر پیراں دستگیر عاجراں ہر دم از یادش بود رطب اللسان بو الحسن ہنگاری آن دانائے راز عبدالواحد ^{ابو الفضل} وحید الاولیا فخر امت حضرت جنید پیر پیشوائے اولیا فخر کرام خواجہ عجمی حبیب پاک تام صاحب بیعت شد از دست علی شیر مرداں خاصہ درگاہ رب	ہم درود رحمتہ اللعالمین عاجز و مفلس حبیب ناتواں از شہاب الدین آن عالیجناب بود آن مصباح انوار رحیم گشت دلہائے جہاں زو منجلی شاہ اسکندر درگاہ کمال شد ز شمس الدین چمن موئے کلیم نشہ بہا و الدین از عبدالوہاب ہست لائتانی بزریر نہ رواق سید محی الدین آن قطب ناں در ہمہ چیز از ہمہ بردہ سبق بو الفرج یوسف امام التقیا خاصہ درگاہ رب گردگار سری و سقوی و عبد اللہ نام کوشد از داؤد طائی راہنما آن حسن بصری نام است ولی صاحب لوق است از دست رسول	بعد حمد پاک رب العالمین اصلہا فی الارض فرخ اندر سما حضرت احمد چوں گشتہ فیضیاب مستفیض از خدمت روح الامین شاہ سدا عارف کامل ولی لغت شان کئے ہم شوڈرز زندگی شاہ فضیل آن صاحب خلق عجم نشہ عقیل پاک دین پریش بدال سید عالی نسب عبدالرزاق اعتصامی دیکبین در مکان بو سعید آن برگزیدہ راہ حق مفتدائے عارفان پاک باز بو بکر شبلی امام روزگار سالکان راہ حق را دستگیر حضرت معروف کرخی پیشوا از حسن بصری شد گارش تمام والد سبطین آن نوح بتول
--	---	---

ابن عم مصطفیٰ والا نسب
صاحب لولاک ختم المرسلین
امتناں را شافع و ہم غمگسار
یا الہی از طفیل جملگیں
دنیا و عقبی سلامت و السلام

حیدر کرار و مولائے ہمہ
مقتدائے اولین و آخرین
باو رحمت حق درود صد ہزار
ہا ہیاں بجز اسرار یقین
دوستانش مرد و عالم شاد کام

اوست راعی عارفان ہمگی رہہ
احمد مرسل رسول کردگار
بر رسول و آل اصحابش شتار
عاجز م عاجز حبیب اللہ نام
از طفیل حضرت خیر الانام

جنت الفردوس احمد را بدہ

وز طفیلش خاتم یارب بہ

طِصَاع

کتاب ہذا کے تمام حق حقوق ترجمہ بموجب ایکٹ ۱۹۱۲ء
کاپی رائٹ ہند مجریہ ۲۴ فروری ۱۹۱۲ء کے ہمارے نام
محفوظ ہیں۔ لہذا کوئی صاحب طبع نہ فراویں ❖

تھران

المش

ملک فضل الدین ملک چن الدین ملک تاج الدین لکھنؤ

ناجران کتب قومی منزل نقشبندیہ بازار کشمیری لاہور
کوچہ کے زبیاں بازار کشمیری لاہور

جذب الصغیر الی فضائل المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

یعنی جناب نبی عربی فداہ روحی امی ابی صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل پر ایک صوفیانہ قرآن حدیث سے تلخیص مصنف صاحب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل کو قرآن و احادیث صحیحہ اقوال بزرگان عظام سے ثابت کیا ہے۔ عاشقانِ رسول کریم کے لئے ایک نیا ہیئت مستند اور اعلیٰ درجہ کی کتاب بالاجواب ہے صوفیان صفا کیش اس کو حرز جان بنائیں قیمت ... ۴۰

القول المقبول فی علم غیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

یعنی جناب نبی عربی فداہ روحی امی ابی صلی اللہ علیہ وسلم کے عالم غیب ہونے پر ایک محققانہ اور محدثانہ قرآن احادیث صحیحہ سے ثبوت بمصنف صاحب نے اس بات کو نہایت عمدہ اور واضح طور پر قرآن و احادیث سے ثابت کیا ہے کہ آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کو علم غیب حاصل تھا۔ بس قابل دیدہ اجاب کتاب ہے۔ اعلیٰ درجہ کے سفید کاغذ پر خوشخط چھپ کر نیا ہیئت قیمت ۶۰

انہیں المشائخین الی حیات سید المرسلین

اس سال میں جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے حیات البنی ہونے پر قرآن اور احادیث کے علاوہ علمائے عظام کی تصنیف سے بھی مضامین اخذ کر کے بحث کی گئی ہے اور نہایت قوی دلائل سے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حیات البنی ہونے کا ثبوت دیا ہے از تصنیف جناب حافظ سید محمد امین صاحب اندرابی قادری کبیر عدالت لاہور جو نہایت عمدہ خوش خط چھپ کر نیا ہیئت ہے عاشقانِ رسول اکرم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منگوا کر حرز جان بنائیں قیمت ... ۸۰

در پائے حقیقت

یعنی پنجابی دوہڑے حضرت اشتم شاہ قادری علیہ الرحمۃ کی اعلیٰ تصنیفات میں سے ہیں۔ حضرت نے نظم پنجابی میں منازل فقر کے علاوہ عمدہ عمدہ مضامین ایسے عجیب لہجہ میں بیان کیے جن کے سننے سے وجد ہو جاتا ہے۔ قیمت ... ۲۰

اردو ترجمہ کتاب خلاصۃ العارفین

یعنی مجموعہ ملفوظات حضرت خواجہ قطب قطاب حضرت بہاؤ الدین ذکریا ملتانی جو حضرت بابا فرید الدین گنجشکر و حضرت موم جانیان اور محبوب الہی نظام الدین قدس اللہ سرہ کی زبان مبارک سے لکھے گئے ہیں۔ خوشخط کاغذ اعلیٰ قسم قیمت ... ۴۰

عقائد الوار

عقائد عامی روح مندرجہ سلسلۃ الذہب کا جامع اور نظم اردو ترجمہ قیمت ... ۱۰

اردو ترجمہ ہشت شترالط حضرت خواجگان نقشبندیہ

یعنی بزرگان عالیہ نقشبندیہ کے ہشت شترالط قابل دیدہ نسخہ ہے اور خوش قلم اعلیٰ درجہ کے کاغذ پر طبع ہو گیا ہے قیمت ... ۲۰

اردو ترجمہ رسالہ نقشبندیہ

اس رسالہ نقشبندیہ طریقہ کے ذکر اور لطائف قلبی مراقبہ وغیرہ کا بیان ہے اور اس کے ساتھ طریق مراقبہ بھی بتایا گیا ہے اور دل کا نقشہ لکھا گیا ہے اس کاغذ پر طبع ہوا ہے۔ مطالب مولانا کے لئے نعمت غیر مترقبہ ہے۔ قیمت ... ۲۰

اردو ترجمہ کتاب مونس حایل

حضرت شاہ ابوالحسن قادری کی تصنیف ہے اس میں پانچ مقامات ہیں ۱۰ میں جہاں بقا ہے ۲۰ میں احادیث کلمات صحیحہ میں محبت ۳۰ میں بات اور زیاریات ۴۰ میں ذکر شریعت نہایت ہی دلچسپ کتاب ہے اور روزانہ تصوف کو دلکش پیرایہ میں بیان کیا گیا ہے قیمت ... ۲۰









